خلاصہ
مطالبِ قرآن

جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن

سوغاتِ حُرمت

Marfat.com

Marfat.com

خلاصہ مطالبِ قرآن

جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن

مطبوعاتِ حُرمت

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

۲۹۷۔۶۱۰۲
ت ۸۶۹ خ

25522

DATA ENTERED

طبع اول ـــــ دسمبر ۱۹۸۱ء

تعداد ـــــ ایک ہزار

مطبع ـــــ خورشید پرنٹرز لمیٹڈ، اسلام آباد

ناشر ـــــ زاہد ملک

قیمت : -/۴۰ روپے

(پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر خصوصی پیشکش)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(یہ کتاب خدائے) رحمٰن و رحیم (کی طرف) سے اتری ہے

(حٰمٓ السجدہ ۴۱:۲)

Marfat.com

Marfat.com

۱۔ الٓمٓ

۱۔ سورۂ فاتحہ:۔ اللہ رب العزت کی ثناء جمیل، اللہ رب العزت ہی معبودِ حقیقی واصلی، اللہ رب العزت ہی سے تمام حاجتیں طلب کرنے کو بندے کے حق میں لزوم اور بندے کی طرف سے صراطِ مستقیم کی درخواست۔

۲۔ سورۂ بقرہ:۔ صراطِ مستقیم کی درخواست کا جواب، قرآن مجید کتاب ہدایت بصفاتِ متقین، کافروں کی پہچان، منافقین کا بیان، عالمِ انسانیت کے لئے توحید کا پیغام، آنحضرت صلعم کی رسالت پر ایمان لازمۂ توحید، قرآن مجید ایک ابدی معجزہ، ابلیس اور تخلیقِ آدم کا قصہ، بنی اسرائیل پر نعمتوں کی بارش، ایمان کے بعد اعمالِ صالح اختیار کرنے کی تلقین، فرعون کی غرقابی اور بنی اسرائیل کی رستگاری، بنی اسرائیل کا ارتداد اور نافرمانی، سزائے عدول حکمی، منافقین مدینہ کا ذکر، منکرینِ حق پر لعنت اور کافروں پر ذلت آمیز عذاب کی وعید، قومِ یہود کی بے عقلی، ان کی شرارت، نسخ آیات کا بیان، مسجدوں کو اجاڑنے والوں کے حق میں تنبیہ، حضرت ابراہیمؑ کا امتحان لینے کا ذکر، بیت اللہ کے جائے امن قرار دیئے جانے کا بیان، حضرت ابراہیمؑ کی دعا، دعا کی قبولیت اور آنحضرت صلعم کی بعثت، کتمان شہادت کی مذمت۔

۲۔ سیقول

سورۂ بقرہ (جاری) تحویلِ قبلہ کا حکم اور اس کی غایت، امتِ مسلمہ کے امتِ معتدل ہونے کا شرف، وصفِ اعتدال انسانیت کا جوہر، صبر و صلوٰۃ کے ذریعے مدد حاصل کرنے کی تلقین، حج و عمرہ کے احکام کا بیان، حلال اور پاکیزہ چیزوں کے کھانے کی تلقین، حلال روزی لازمۂ عبدیت، شراب اور جوئے کی مذمت، اسلامی قانونِ قصاص کا ذکر، روزۂ رمضان کی فرضیت، احکامِ طلاق کا بیان، ایامِ عدت کا ذکر، عورتوں کے مہر کے احکام کا بیان۔

۳۔ تلک الرسل

سورۂ بقرہ (جاری) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت، ہدایت اختیار کرنے میں انسان کے اپنے ارادہ واختیار کا دخل، سود اور سود خوری کی مذمت، عام قرض اور ادھار کے معاملہ کو لکھ لینے کی ہدایت۔ کتمانِ شہادت کی مذمت۔

۳۔ سورۂ آلِ عمران:۔ یہود و نصاریٰ اور اہلِ ایمان کا بیان، غزوۂ بدر کا واقعہ، دنیا کی چند روزہ زندگی، اللہ کے نزدیک منتخب اور پسندیدہ دین صرف اسلام، مریمؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم

Marfat.com

کی پیدائش، عیسیٰؑ اور بنی اسرائیل کی باہمی آویزش، مرتدوں کا بیان ۔

۴۔ لن تنالوا

سورۃ آلِ عمران (جاری) صدقات و خیرات کے مقبول ہونے کا معیار، بیت اللہ کا ذکر، مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کا بیان، اپنے علاوہ دوسروں کی اصلاح کی فکر، اُمت مسلمہ بہترین اُمت، غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کی آزمائش، بخل کی مذمت، اہلِ کتاب کی بدعہدی، مسلمانوں کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین ۔

۴۔ **سورۃ النساء** :۔ انسانی مساوات کا نظریہ، صلۂ رحمی کی ہدایت، عورتوں کے ساتھ نکاح کا بیان، مہر کی ادائیگی کی تلقین، احکامِ میراث کا بیان، ایسی عورتوں کا ذکر جن سے نکاح جائز نہیں ۔

۵۔ والمحصنٰت

سورۃ النساء (جاری) باطل طریقے پر ایک دوسرے کا مال کھانے کی ممانعت، ہوسِ مال کی مذمت، عورتوں پر مردوں کی فضیلت، مرد و عورت میں ناچاقی کی صورت میں ثالثی کی تلقین، حقوق العباد کی ادائیگی کی ہدایت، باہمی معاملات میں خدا خوفی اور فکرِ آخرت کا خیال، امانتداری اور عدل و انصاف کی ہدایت، احیاءِ دین اور احیاءِ کلمۃ الحق کے لئے جہاد کا حکم، قتلِ خطاء کا بیان، اللہ کے دین کی نصرت کے لئے ہجرت کی فضیلت، حالتِ سفر میں نماز میں تخفیف کا ذکر، خیانت کرنے والے دغابازوں کی طرف سے وکالت کا عدمِ جواز، عام مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلنا، عائلی قانون، یتیموں اور عورتوں کے حقوق کا بیان، عدل و انصاف قائم کرنے پر زور، منافقین کا ذکر ۔

۶۔ لایحب اللہ

سورۃ النساء (جاری) بُرائی کے اظہار کی ممانعت، یہود کی عہد شکنی، عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کا بُطلان، میراث کے ضمن میں کلالہ کا مسئلہ ۔

۵۔ **سورۃ مائدہ** :۔ معاہدات اور معاملات کے بارے میں ہدایات، نیکی و تقویٰ کے کاموں میں تعاون اور ظلم و عدوان سے لاتعلقی، عدل و انصاف کی تلقین، جرم و سزا کے ضابطے، اللہ کے احکام سے ڈرنے اور اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعے اُس کا قرب حاصل کرنے کی ترغیب، حدِ سرقہ کا حکم، اللہ کے احکام میں من مانی تاویلات کی ممانعت، رشوت کی بُرائی، قانونِ الٰہی میں تحریف، یہود و نصاریٰ کو دوست بنانے کی ممانعت، یہود کی مذمت ۔

۷۔ واذا سمعوا

سورۃ مائدہ (جاری) قسم کے کفارہ کا بیان، حرام چیزوں سے اجتناب، شراب، جوئے، بت پرستی اور پانسہ پھینکنے کی حرمت، خود اپنی اصلاح اور بقدرِ وسعت دوسروں کی اصلاح کا حکم، وصیت کا حکم، روزِ قیامت کا بیان۔

۶۔ **سورۃ انعام** :۔ قیامت کے دن مُردوں کے دوبارہ زندہ کئے جانے کا ذکر، کفار و منکرین قرآن کے حق میں تنبیہ، انبیاء علیہم السلام کی تکذیب پر عذاب کی خبر، اُمتِ مسلمہ کو عملِ صالح کی ترغیب، صرف ایک اللہ کی تلقین، شرک سے اجتناب، اتحاد و اتفاق کی تعلیم اور ایسے لوگوں کی صحبت سے کنارہ کشی

Marfat.com

اختیار کرنے کی ہدایت (جو اللہ کی یاد سے غافل اور دنیا طلبی میں ڈوبے ہوئے ہیں) حضرت ابراہیمؑ اور بت شکنی کا قصہ، مظاہر فطرت کو اللہ کے تابع فرمان جاننے کی تعلیم۔

۸۔ ولو اننا

سورۃ انعام (جاری) حلال جانور پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بلاشرکت غیرے لینے کا حکم، اسلام ــ اللہ کی طرف سے سیدھا راستہ، زمین کی پیداوار پر اللہ کا حصہ (عشر) ادا کرنے کا حکم، والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت، یتیم کے مال میں تصرف کی ممانعت، پورا ناپنے اور تولنے کی ہدایت، ہمیشہ انصاف کی راہ اختیار کرنے کی تلقین، دین کو جدا جدا کرنے کی اور لوگوں کے گروہ در گروہ بن جانے کی مذمت، شریعت کی پیروی کی تلقین، ہر شخص کی اپنی اپنی ذمے داری کا اصول۔

۷۔ سورۃ اعراف:۔ روز قیامت جزا اور سزا کا بیان، تخلیق آدم، شیطان کے بہکانے اور آدم علیہ السلام کے زمین پر اتارے جانے کا بیان، ستر پوشی کی ہدایت، بے حیائی کی باتوں سے پرہیز، جنت و دوزخ کی کیفیت کا اظہار، آسمان و زمین کی پیدائش، رات اور دن کی مسلسل گردش، چاند ستاروں کے امر ربی سے مسخر ہونے کا ذکر، تمام حاجات کے لئے اللہ ہی کی طرف رجوع کرنے کا حکم، حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت دین اور قوم نوحؑ کی نافرمانی اور بالآخر غرقابی، قوم لوطؑ کی نافرمانی اور اس کا انجام، قوم شعیبؑ کے سرداروں کی دھمکی اور زلزلے کی پکڑ۔

۹۔ قال الملا

سورۃ اعراف (جاری) حضرت موسیٰؑ کا قصہ، آنحضرتؐ کی رسالت عام کا بیان، قوم موسیٰؑ پر احسانات کا بیان، عہد الست کا ذکر، قیامت کا علم، قرأت قرآن کے وقت خاموش رہنے اور سننے کا حکم۔

۸۔ سورۃ انفال:۔ مال غنیمت کے احکام کا بیان، غزوۂ بدر کا واقعہ اور اللہ کی مدد و نصرت کا بیان، اسلامی قانون جنگ کے بعض قواعد، کفار کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم۔

۱۰۔ واعلموا[۱۳]

سورۃ انفال (جاری) مال غنیمت کا بیان، غزوۂ بدر کی بعض تفصیلات، اتحاد و اتفاق کی تلقین، کفار سے جنگ کرنے کے لئے حسب قدرت تیاری کی ہدایت، غزوۂ بدر میں کفار قیدیوں کے ساتھ سلوک کرنے کا ذکر، شرکاءِ بدر کی فضیلت، قانون میراث کا ایک قاعدۂ کلیہ۔

۹۔ سورۃ توبہ:۔ بعض غزوات اور ان سے متعلقہ واقعات کا ذکر، مشرکین سے معاہدات سے دستبرداری کا اعلان، ایام حج میں جدال و قتال کی ممانعت، کفار و مشرکین کے حدود حرم میں داخلہ پر پابندی، اہل کتاب کو ایمان لانے یا جزیہ دینے کا حکم، جہاد میں سستی کرنے والوں کی مذمت، زکوٰۃ کے صرف کی مدات کی تعیین، منافقین کا بیان، اہل ایمان کی پہچان۔

۱۱۔ یعتذرون

سورۃ توبہ (جاری) ان منافقین کا ذکر جو جہاد سے جی چرا کر گھر بیٹھ رہے، مہاجرین سابقین الاولین اور مجاہدین کی فضیلت کا بیان۔ تفقہ فی الدین پیدا کرنے والی جماعت

Marfat.com

کی ضرورت ۔

۱۰۔ سورۂ یونس ؑ :۔ اسلام کے تین اجزاءِ ترکیبی، توحید، رسالت اور آخرت کا ذکر، مشاہدۂ کائنات اور تاریخی واقعات و قصص کے ذریعے عبرت انگیزی، قرآنی حکم کی اطاعت، حضرت نوح ؑ و حضرت یونس ؑ کی قوم کی نافرمانی، حق کی دعوت کا فریضہ ۔

۱۱۔ سورۂ ہود :۔ قرآن کتاب مبین ہے اللہ تعالیٰ کا علم محیط ہے ۔

۱۲ ۔ وما من دآبّۃ

سورۂ ہود (جاری) تمام جانداروں کا رزق اللہ کے ذمے ہے، پیدائش کائنات کی حقیقت، حضرت نوح ؑ کی دعوت و تبلیغ، ہود ؑ کا قوم عاد کی طرف بھیجا جانا، قوم عاد و ثمود کی سرکشی اور انجام، حضرت موسیٰ ؑ کا پیغام توحید، فرعون کا تکبّر ۔

۱۲۔ سورۂ یوسف ؑ :۔ نزولِ قرآن کی غایت، حضرت یوسف ؑ کے خلاف برادرانِ یوسف ؑ کی سازش، کنوئیں میں ڈالا جانا، قافلہ والوں کے ہاتھ آنا، بازارِ مصر میں فروخت ہونا، زلیخا کی فریفتگی، جھوٹا الزام، قید میں ڈالا جانا، حق کے راستہ میں آزمائش اور ثابت قدمی، فرعون کا خواب اور اس کی تعبیر ۔

۱۳ ۔ وما اُبرّئُ

سورۂ یوسف (جاری) حضرت یوسف ؑ کی جیل سے رہائی اور وزارت خزانہ کے منصب پر سرافرازی، ملک میں قحط کا پڑنا اور برادرانِ یوسف ؑ کا غلّہ لینے کے لئے مصر آنا، یوسف ؑ کا خود کو ظاہر کرنا، یعقوب ؑ کی بصارت کا لوٹ آنا، خواب کی تعبیر ۔

۱۳۔ سورۂ رعد :۔ قرآن کتابِ حق ہے، توحید و رسالت کا اثبات، موت اور بعث بعد الموت، سرکش اور نافرمان بندوں کی خصلتیں ۔

۱۴۔ سورۂ ابراہیم :۔ قرآن روشنی ہے، رسالت و نبوّت کے بارے میں چند مزید وضاحتیں، اثباتِ توحید کے لئے حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت ابراہیم ؑ کے واقعات سے شواہد، توحید کی سربلندی اور کفر و شرک کی مذمت، دُعا کے آداب، منکرینِ حق کے لئے ہولناک عذاب ۔

۱۴ ۔ ربما

۱۵۔ سورۂ حجر :۔ قرآن کتاب مبین ہے۔ منکروں کو اُن کے حال پر چھوڑنے کی تلقین، کتاب قرآن کی حفاظت کا ذمہ، آسمان و زمین کی پیدائش، اللہ کا نظامِ ربوبیت، ابلیس کو ایک مدت تک کے لئے ڈھیل دیئے جانے کا ذکر، قوم لوط پر ان کی خرمستیوں کے سبب عذاب، اصحاب ایکہ اور اصحابِ حجر پر اچانک عذاب کی خبر، قیامت کے آنے سے ڈرنے کی تلقین، تسبیح و تحمید کی تلقین ۔

۱۶۔ سورۂ نحل :۔ تخلیق کائنات اور اثبات توحید، اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا کوئی شمار نہیں، ہدایت و گمراہی کا سلسلہ، حق کو جھٹلانے والوں کا انجام، قرآن میں غور و فکر کرنے کی ہدایت، دینِ حق کو باطل کرنے والے لوگوں کو مہلت دی گئی ہے، فلاح و نجات کا طریقہ قرآن کے اتباع میں مضمر ہے، عدل و احسان کا حکم، حلال اور پاک روزی حاصل کرنے کی تلقین، توبہ و اصلاح کرنے والوں کو اللہ کی مغفرت کی خوش خبری، لوگوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ اللہ کے دین کی طرف بلانے کی ہدایت ۔

Marfat.com

۱۵۔ سبحٰن الذی

۱۷۔ سورۂ بنی اسرائیل (اسراء) واقعۂ معراج کا بیان، بنی اسرائیل کے بارے میں دو اہم واقعے، ہر شخص کا عمل اس کے ساتھ لازم و ملزوم ہے، قیامت کے دن حساب لیا جائے گا، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، اقرباء کے حقوق کی ادائیگی، خرچ میں اعتدال، بدکاری اور قتل ناحق سے اجتناب، پورے ناپ تول کی ہدایت، قیامت کے دن دوبارہ زندہ اٹھائے جانے پر دلیل، حضرت موسیٰؑ کے معجزات، فرعون کی مخالفت اور انجام بد۔

۱۸۔ سورۂ کہف :۔ نزولِ قرآن کی غایت، اصحابِ کہف کا قصہ، انسان کی اور اس کے مال و دولت کی چند روزہ رونق، روزِ قیامت اور جزا و سزا، تخلیقِ آدم اور ابلیس کا غرور و انکار۔

۱۶۔ قال الم

سورۂ کہف (جاری) حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے سفر کا ذکر، ذوالقرنین کا واقعہ، قیامت کے دن صور پھونکے جانے کا ذکر۔

۱۹۔ سورۂ مریم :۔ حضرت یحییٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ اور بعض دیگر انبیاء کا تذکرہ، تمام انبیاء ایک ہی دین، ایک ہی دعوت، ایک ہی پیغام لے کر آئے تھے، حضرت مریمؑ کی عفت و پاکیزگی کا ذکر، حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش، حضرت ابراہیمؑ اور ان کی دعوتِ اسلامی کا ذکر۔

۲۰۔ سورۂ طٰہٰ :۔ قرآن نصیحت کے لئے اتارا گیا ہے۔ موسیٰؑ اور کوہِ طور کا واقعہ، موسیٰؑ اور معجزۂ عصا و یدِ بیضا، موسیٰؑ کی فرعون کے گھر میں پرورش کا ذکر، موسیٰؑ کا دربارِ فرعون میں پہنچنا اور جادوگروں سے مقابلہ کا ذکر، موسیٰؑ کا شہر سے نکلنا، فرعون کا تعاقب اور بالآخر اپنے لشکر سمیت غرق ہونا، بنی اسرائیل کا وعدہ خلافیوں اور نافرمانیوں میں حد سے بڑھ جانا حتیٰ کہ بچھڑے کو خدا بنا لینا، قیامت کا ذکر، نماز کی تلقین

۱۷۔ اقترب للناس

۲۱۔ سورۂ انبیاء :۔ روزِ قیامت اور حساب و کتاب کی تیاری سے غفلت، حضرت ابراہیمؑ کا توحید کو پیش کرنا، بت شکنی کے جرم میں آگ میں ڈالا جانا، آگ کا بحکم الٰہی گلزار بن جانا، داؤدؑ اور سلیمانؑ اور شیاطین کے تابعِ سلیمانؑ ہونے کا ذکر، حضرت ایوبؑ کی تکلیف سے رستگاری، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا، ایک اللہ کی اطاعت کی تلقین۔

۲۲۔ سورۂ حج :۔ بیت اللہ کے طواف اور شعائر اللہ کی تعظیم کا بیان، اصل چیز دل کا تقویٰ ہے، نماز کی تلقین، ملتِ ابراہیمی پر قائم رہنے کی ہدایت۔

۱۸۔ قد افلح

۲۳۔ سورۂ مومنون :۔ صفاتِ مومنین، اثباتِ توحید کے لئے کھلی نشانی، تخلیقِ انسان، اللہ کی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ واسعہ کا بیان، اقرارِ توحید کی دعوت، قومِ نوحؑ اور دیگر اقوام کی سرکشی اور ہلاکت، روزِ قیامت کا ذکر، کافروں کا فلاح نہ پانا۔

۲۴۔ سورۂ نور :۔ زانی اور زانیہ کی سزا، بدکاری کی تہمت (جھوٹی) لگانے کی سزا، قصہ افک، منافقین و مفسدین کے لئے دنیا و آخرت میں لعنت کی وعید، بعض اخلاقی آداب کا ذکر،

Marfat.com

پردے کے احکام۔

۲۵۔ سورۂ فرقان: قرآن۔ فیصلہ کی کتاب، اللہ کی شان کبریائی، منکرین کا استکبار، رسول اکرمؐ کے ساتھ استہزاء قیامت کا انکار اور قرآن کی تکذیب کرنے والوں کا ذکر

۱۹۔ وقال الذین

سورۂ فرقان (جاری) منکرین حق کا بیان، قوم نوح اور عاد و ثمود کا ذکر، آثار فطرت کا بیان، توحید باری کے اثبات کے لیے چند مزید دلائل، اللہ کے نیک بندوں کا ذکر، منکرین حق پر وبال آنے کا ذکر۔

۲۶۔ سورۂ شعراء: حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ، حضرت ابراہیمؑ کی دعوت اسلامی، قوم نوح، عاد و ثمود کی سرکشی اور ہلاکت، کم ناپنے تولنے والوں کا انجام، شاعروں کی ہرزہ سرائی اور پریشان خیالی، بعض مستثنیات۔

۲۷۔ سورۂ نمل: قرآن۔ ہدایت و خوش خبری اہل ایمان کے لئے، حضرت موسیٰؑ کو پیغمبری مل جانے کا بیان، حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا ذکر، قوم ثمود و لوط پر عذاب آنے کا ذکر۔

۲۰۔ امن خلق

سورۂ نمل (جاری) دلائل توحید، ذکر قیامت، علم غیب صرف اللہ ہی کو ہے۔ قرآن مجید اہل ایمان کے لئے ہدایت و رحمت۔

۲۸۔ سورۂ قصص: موسیٰؑ و فرعون کی کشمکش، قارون کا واقعہ، تکبر کا انجام، اصل فلاح و نجات کا انحصار، عاقبت متقیوں کے لئے ہے، کافروں کے حمایتی اور مددگار بننے کی ممانعت۔

۲۹۔ سورۂ عنکبوت: مخلصین اور منافقین، صادقین اور کاذبین کے درمیان فرق، انبیاء سابقین کا ذکر۔

۲۱۔ اتل ما اوحی

سورۂ عنکبوت (جاری) تبلیغ قولی اور تبلیغ عملی کے جاری رکھنے بالخصوص نماز کی تلقین، رزق کا اصل ذریعہ حق تعالیٰ کی عطا ہے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جد و جہد کرنے والوں کی ہدایت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے

۳۰۔ سورۂ روم: موجودات کی تخلیق کا مقصد، دلائل توحید، اسلام دین فطرت ہے۔

۳۱۔ سورۂ لقمان: قرآن کتاب ہدایت و رحمت ہے۔ آثار فطرت کے ذریعے پیغام توحید، حکمت کی چند باتیں۔

۳۲۔ سورۂ سجدہ: کتاب قرآن کی حقانیت، انسان اشرف المخلوقات ہے۔

۳۳۔ سورۂ احزاب: ظہار اور تبنیت کے احکام، آنحضرتؐ کی شان محبوبی، اللہ پر توکل، باہمی مشاورت کی تلقین۔

۲۲۔ ومن یقنت

سورۂ احزاب (جاری) ازواج مطہراتؓ کے لئے ہدایت، تخییر طلاق، پردہ کے احکام، رسول اللہ خاتم النبیینؐ۔ احکام نکاح و طلاق۔

Marfat.com

۳۴۔ سورۂ سبا :۔ انسانوں کا دوبارہ جی اُٹھنا، قوم سبا کی نافرمانی اور سیلاب کا عذاب، آنحضرتؐ سارے انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے۔

۳۵۔ سورۂ فاطر :۔ حمد و ثناء کبریا، توحید و رسالت کا پیغام، منکرینِ حق کے لئے مہلت۔

۳۶۔ سورۂ یٰس :۔ قیامت اور حشر و نشر۔

۲۳۔ ومالی

سورۂ یٰس (جاری) منکرینِ حق کا انجام، قیامت کی ہولناکیاں۔

۳۷۔ سورۂ صٰفٰت :۔ توحید و رسالت، اور آخرت کے بارے میں چند مزید دلائل، منکرین کے شبہات اور اعتراضات کی تردید، اہلِ دوزخ کے حالات، اہلِ جنت کا تذکرہ۔

۳۸۔ سورۂ صٓ :۔ قرآن نصیحت سے پُر ہے، شرکاء کی آپس میں حق تلفیاں، عدل اختیار کرنے کا حکم، آخرت کا اثبات، منکرین کو دوزخ کی وعید، امتحان و آزمائش کے وقت توبہ و استغفار کی ہدایت، حضرت ایوبؑ کا ذکر۔

۳۹۔ سورۂ زمر :۔ اخلاص فی العبادت، اہلِ ایمان کی مدح، قرآن میں ذرہ برابر کجی نہیں۔

۲۴۔ فمن اظلم

سورۂ زمر (جاری) قرآن کو جھٹلانے والے ظالم ہیں، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اثباتِ توحید میں چند نظائر۔

۴۰۔ سورۂ مومن :۔ اثباتِ توحید کے لئے چند نشانیاں، قیامت کے دن حساب و کتاب، جزا و سزا، موسیٰؑ کا ذکر، فرعون، ہامان اور قارون کے واقعات باندازِ دگر، قرآن میں آیتوں میں جھگڑنے والوں کا انجام۔

۴۱۔ سورۂ حٰم سجدہ :۔ اثباتِ توحید کے لئے فطری مظاہر کا تذکرہ، قرآن کے ساتھ بے ادبی اور بے حرمتی۔ قرآن ایمان والوں کے لئے رہنما اور شفا ہے، منکرینِ قرآن کے حق میں تہدید۔

۲۵۔ الیہ یرد

سورۂ حٰم سجدہ (جاری) قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے، اللہ کی قدرتِ کاملہ پر خود انسان کی ذات شاہد ہے۔

۴۲۔ سورۂ شوریٰ :۔ تمام ادیان میں بحالت اصلی توحید، رسالت اور آخرت کے عقائد مشترک تھے، آنحضرتؐ کے دعوائے نبوت کا انکار، اللہ کی صفت ربوبیت کی ایک حکمت، عملِ صالح کا اہتمام، قرآن نور ہے۔

۴۳۔ سورۂ زخرف :۔ ابراہیمؑ کی اپنے باپ اور قوم کے شرک سے بیزاری، قیامت کا ذکر۔

۴۴۔ سورۂ دُخان :۔ لیلۃ المبارکہ کا بیان، منکرینِ قرآن کا انجام۔

۴۵۔ سورۂ جاثیہ :۔ اصلاحِ عقائد، اثباتِ آخرت کے لئے دلائل، منکرین کے شبہات،

Marfat.com

دہریہ لوگوں کی تردید۔

۲۶ ۔ حٰمٓ

۴۶۔ سورۂ احقاف :۔ توحید و قرآن کا اثبات، منکرین حق کے عذاب بھگتنے کا ذکر، قوم عاد پر باد صرصر بھیجنے کا ذکر۔

۴۷۔ سورۂ محمد :۔ کفار سے جنگ و جدال کے احکام، منافقین کے لئے وعید، آیت جہاد کا نزول۔

۴۸۔ سورۂ فتح :۔ صلح حدیبیہ کا بیان، فتح خیبر کا واقعہ، اللہ کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا فریضہ۔

۴۹۔ سورۂ حجرات :۔ اصلاح نفس کے احکام، معاشرتی آداب، انسانی مساوات کا نظریہ، اعمال کی مقبولیت کا دار و مدار

۵۰۔ سورۂ قٓ :۔ آخرت، قیامت اور بعث بعد الموت کے منکرین کو جواب، تخلیق انسانی، آخرت کے عذاب کی وعید۔

۵۱۔ سورۂ ذاریات :۔ آخرت، قیامت، بعث بعد الموت، حساب و کتاب، ثواب و عذاب، صفات مومنین، حقوق کی ادائی۔

۲۷ ۔ قال فما خطبکم

سورۂ ذاریات (جاری) ابراہیمؑ کے پاس فرشتوں کا بشکل انسان آنا، قوم لوط پر عذاب نازل ہونے کا ذکر، قوم موسیٰؑ اور فرعون، قوم عاد و ثمود اور قوم نوح کا واقعہ، توحید کا اثبات، رسول اکرمؐ پر ایمان لانے کی تاکید، انسان کی غایت تخلیق، اللہ کی احدیت و معبودیت کے منکرین کے لئے عذاب، آخرت کی وعید۔

۵۲۔ سورۂ طور :۔ قیامت کا حال، منکرین حق کے لئے عذاب کی وعید اور متقیوں کے لئے جنات نعیم میں رہنے کی خوشخبری۔

۵۳۔ سورۂ نجم :۔ آنحضرتؐ کا رسول برحق ہونا۔ وحی الٰہی کی حقیقت، توحید کا ذکر، انبیاء سابقین کی امتوں کا ان نبیوں کے جھٹلانے اور عذاب آنے کا تذکرہ، ہر شخص کی اپنے عمل کے لئے خود جوابدہی۔

۵۴۔ سورۂ قمر :۔ قرب قیامت کا ذکر، معجزہ شق القمر، قرآن کا آسان بنایا جانا، قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور قوم فرعون پر عذاب کا ذکر۔

۵۵۔ سورۂ رحمٰن :۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا بیان، اللہ کی نعمتوں کا ادراک، احساس اور استحضار، نعمت قرآن، نعمت علم، تخلیق آدم، قوت گویائی، کائناتی اور انسان کی انفسی اور آفاقی نعمتوں کا ذکر، نعمت دینے والے کی پہچان، انسان کا فانی ہونا اور روز قیامت جزا و سزا۔

۵۶۔ سورۂ واقعہ :۔ واقعہ قیامت کا ذکر، جزا و سزا، تسبیح و ذکر الٰہی، آخرت کی تیاری۔

۵۷۔ سورۂ حدید :۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ اور قدرت کاملہ کا بیان، اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی تلقین، اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد و میثاق کی یاد دہانی، پل صراط کا ذکر، دنیاوی

Marfat.com

زندگی کی بے ثباتی، اللہ کی رضا و خوشنودی کی طلب، مصائب کا مقدر ہونا، عدل و انصاف کا قیام۔

۲۸ ۔ قد سمع اللہ

۵۸۔ سورۂ مجادلہ:۔ ظہار کا مسئلہ اور اس کا حکم، سرگوشی کی ممانعت، منافقین کی یہود سے دوستی، منافقین کی قسم کھانے کی عادت، منافقین کے لئے عذاب کی وعید۔ مومنین کے لئے جنت کی خوش خبری۔

۵۹۔ سورۂ حشر:۔ فئی مال کے مصارف، نیک اعمال کی فکر، توحید کا ذکر، اعمالِ صالحہ کی پابندی۔

۶۰۔ سورۂ ممتحنہ:۔ کفار و مشرکین کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کی ممانعت، مسلمان عورتوں کے کفار پر حرام ہونے کا ذکر، رسول اکرمؐ کا عورتوں سے بیعت لینا، ایمان و عقائد کے ساتھ احکامِ شرعیہ کی پابندی۔

۶۱۔ سورۂ صف:۔ جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت، قول و فعل میں تضاد، آنحضرتؐ کی آمد کی نوید، دینِ اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ، دینِ اسلام کی خاطر جہاد کی تلقین۔

۶۲۔ سورۂ جمعہ:۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس، رسول اکرمؐ کی بعثت، جمعہ کی نماز کی ادائی کا اہتمام، تلاشِ رزقِ حلال، اللہ کے ذکر سے غفلت کی ممانعت۔

۶۳۔ سورۂ منافقون:۔ منافقوں کا ذکر، یادِ الٰہی کی تلقین، اللہ کی راہ میں صدقات و خیرات کرنے کی ترغیب۔

۶۴۔ سورۂ تغابن:۔ انسانوں کی دو گروہوں میں تقسیم، حشر و نشر، مال و اولاد کا فتنہ ہونا، فلاح یاب لوگوں کی پہچان۔

۶۵۔ سورۂ طلاق:۔ طلاق کے بعض احکام، عدّت کی مدت۔

۶۶۔ سورۂ تحریم:۔ چیزوں کا حلال یا حرام ہونا، سرپرست خاندان کی ذمہ داری، توبہ کرنے کی تلقین، حضرت نوحؑ کا ذکر، حضرت لوطؑ کی بیوی کا بیان، فرعون کی بیوی کا حال، حضرت مریمؑ کا ذکر، آخرت میں نتیجہ کا عقیدہ و عمل پر انحصار۔

۲۹ ۔ تبٰرک الذی

۶۷۔ سورۂ ملک:۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ، تخلیقِ انسانی کی غرض و غایت، قدرتِ کاملہ کا اثبات، آسمانوں کی تخلیق، قیامت کے دن جزا و سزا۔

۶۸۔ سورۂ قلم:۔ منکرین کے طعنوں کا رد، متقین کے لئے جزا، منکرین کے لئے عذابِ آخرت کی وعید۔

۶۹۔ سورۂ حاقہ:۔ قیامت کے ہولناک واقعات کا ذکر، منکرین کے لئے سخت سزا کی وعید اور متقیوں کے لئے جزائے خیر کی خوشخبری۔

۷۰۔ سورۂ معارج:۔ روزِ قیامت کا ذکر، انسان کا ناشکرا پن، متقیوں کی خصوصیات۔

۷۱۔ سورۂ نوح:۔ قوم نوحؑ کا انکار اور ضد اور ان پر عذابِ الٰہی کا آنا اور مومنین کا عذاب سے بچائے جانے کا ذکر۔

Marfat.com

۷۲۔ سورۂ جن :۔ جنوں کے اسلام لانے کا واقعہ، غیب کا کلی علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں

۷۳۔ سورۂ مزمل :۔ آنحضرتؐ کے عبادت کرنے کا ذکر، توحید کا مضمون، قیامت کا حال، آخرت میں جزا و سزا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے گناہوں کی مغفرت طلبی۔

۷۴۔ سورۂ مدثر :۔ بندوں کو شفقت و محبت کے ساتھ ڈرانے کی تلقین، قرآن مجید اللہ کی صفات رحمت و غضب اور ثواب و عذاب یاد دلانے والی بے نظیر کتاب۔

۷۵۔ سورۂ قیامتہ :۔ روزِ قیامت کا حال، قرآن کی حفاظت اللہ کے ذمہ، انکارِ قیامت کی نفسیاتی وجہ، روزِ قیامت انسان کے اعضاء کی اس کے خلاف گواہی۔

۷۶۔ سورۂ دہر :۔ انسان کی ابتدائے آفرینش، بھلائی برائی سمجھنے کی تمیز، قرآن ایک نصیحت ہے، ظالموں کے لئے دردناک عذاب کی وعید۔

۷۷۔ سورۂ مرسلٰت :۔ قیامت کے دن کی آمد، منکرین کی ہٹ دھرمی اور کفر و عصیان میں سرکشی۔

۳۰۔ عم

۷۸ :۔ سورۂ نبا :۔ قیامت کا انکار کرنے والوں کے لئے قیامت کے آنے پر عقلی دلیل، دلائلِ توحید، اللہ کی قدرتِ کاملہ کا بیان، وقوعِ قیامت کا بیان، جزا و سزا۔

۷۹۔ سورۂ نازعات :۔ قیامت یقینی ہے، خواہشاتِ نفسانی سے رُکے رہنے والوں کے لئے جنت کی خوشخبری۔

۸۰۔ سورۂ عبس :۔ آنحضرتؐ کی ایک اجتہادی فروگذاشت پر تنبیہہ، روزِ قیامت نفسا نفسی کا عالم۔

۸۱۔ سورۂ تکویر :۔ وقوعِ قیامت کا حال، قرآن کی تصدیق اور اس پر عمل کرنا موجبِ نجات۔

۸۲ :۔ سورۂ انفطار :۔ قیامت کا دن، تمام تر اللہ ہی کا حکم۔

۸۳۔ سورۂ تطفیف :۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب، نیکوکاروں کے لئے اعلیٰ علیین میں جگہ۔

۸۴ :۔ سورۂ انشقاق :۔ ظہورِ قیامت، منکرین کے لئے دردناک عذاب اور عملِ صالح کرنے والوں کے لئے بے انتہا ثواب۔

۸۵۔ سورۂ بروج :۔ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ قرآن ایک باعظمت کتاب، لوحِ محفوظ۔

۸۶۔ سورۂ طارق :۔ انسان کا ہر عمل لکھا جا رہا ہے جو روزِ قیامت اس کے سامنے پیش ہوگا۔ قرآن قولِ فیصل ہے۔

۸۷۔ سورۂ اعلیٰ :۔ اللہ کی تسبیح بیان کرنے کا حکم، صاحبِ تزکیہ بامراد ہوا۔

۸۸۔ سورۂ غاشیہ :۔ واقعہ قیامت کی

Marfat.com

تکبر، روگردانی کرنے والوں کے لئے آخرت میں سزایابی۔

۸۹۔ سورۂ فجر:۔ یتیموں کی عزت نہ کرنے والوں، محتاجوں کو کھانا کھلانے کی تاکید نہ کرنے والوں، مردے کا سارا مال سمیٹ لینے والوں اور مال سے خوب پیار کرنے والوں کا دوزخ میں داخلہ۔

۹۰۔ سورۂ بلد:۔ فتح مکّہ کے دن مکّہ میں لڑائی کا حلال ہونا، انسان کی تخلیق اور آخرت میں اس سے بازپرس، صاحبِ ایمان ترکِ ظلم کی فہمائش کرنے والے جنّت میں داخل ہوں گے۔

۹۱۔ سورۂ شمس:۔ قومِ ثمود کا بُرا انجام، نفس کا تزکیہ کرنے والا بامراد ہے۔

۹۲۔ سورۂ لیل:۔ بخیل اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والا سختی میں مبتلا کردیا جائے گا۔

۹۳۔ سورۂ ضحیٰ:۔ یتیم کا مال دبانے اور سائل کو جھڑکنے کی ممانعت، اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھنے کی ہدایت۔

۹۴۔ سورۂ انشراح:۔ آنحضرت ﷺ کا آوازۂ شہرت بلند کیے جانے کا ذکر۔

۹۵۔ سورۂ تین:۔ انسان کی تخلیق احسن طریقے پر مگر فسق و فجور کے سبب وہ سب سے نچلے درجے میں پھینکا جائے گا۔

۹۶۔ سورۂ علق:۔ علم کی فضیلت، نماز پڑھنے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کی ہدایت۔

۹۷۔ سورۂ قدر:۔ شبِ قدر کی فضیلت اور اس رات میں نزولِ قرآن (اوّل اوّل) کا ذکر۔

۹۸۔ سورۂ بیّنہ:۔ صرف اللہ کی عبادت کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم۔

۹۹۔ سورۂ زلزال:۔ قیامت رُونما ہونے کا ذکر، آخرت میں ہر اچھائی اور برائی کا پورا بدلہ ملے گا۔

۱۰۰۔ سورۂ عادیات:۔ انسان کا ناشکرا پن، مال کے ساتھ اس کی محبت۔

۱۰۱۔ سورۂ قارعہ:۔ قیامت کا ذکر۔

۱۰۲۔ سورۂ تکاثر:۔ مال کی محبّت کی مذمّت۔

۱۰۳۔ سورۂ عصر:۔ صاحبِ ایمان و عملِ حق اور صبر کی تلقین کرنے والے فائدہ میں ہیں۔

۱۰۴۔ سورۂ ہُمزہ:۔ عیب جُو طعنہ دینے والا، مال کے حریص کی مذمّت۔

۱۰۵۔ سورۂ فیل:۔ اصحابِ فیل کا واقعہ معمولی پرندوں کے ذریعے تاخت و تاراجی۔

۱۰۶۔ سورۂ قریش:۔ ربِ کعبہ کی عبادت کرنے کی تلقین۔

۱۰۷۔ سورۂ ماعون:۔ یتیموں کو دھکے دینے والوں اور محتاجوں کو کھلانے کی تاکید نہ کرنے والوں اور نماز کو چھوڑ بیٹھنے والوں اور ریاکاروں کی مذمّت۔

Marfat.com

۱۰۸۔ سورۂ کوثر :۔ آنحضرت ﷺ کو جنت میں حوض کوثر عطا کیے جانے کا ذکر، نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کی تلقین۔

۱۰۹۔ سورۂ کافرون :۔ شرک و توحید کے درمیان خطِ امتیاز۔

۱۱۰۔ سورۂ نصر :۔ فتح مکہ اور لوگوں کے جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام ہونے کی خوشخبری۔

۱۱۱۔ سورۂ لہب :۔ ابولہب کی شدید مذمت

۱۱۲۔ سورۂ اخلاص :۔ توحید کی روح، اللہ کی احدیت اور صمدیت کا جامع ترین بیان۔

۱۱۳، ۱۱۴۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس :۔ استعاذہ یعنی اللہ سے پناہ مانگنے کا بیان، ہر قسم کی دنیاوی اور اُخروی آفات سے حفاظت کا مضبوط حصار۔

Marfat.com

مقدمہ

قرآن مجید بنی نوعِ انسان کی فلاح و بہبود کے لئے خدا کا آخری فرمان ہے جو نبیٔ برحق، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عالمِ انسانیت کی ہدایت کے لیے اتارا گیا۔ وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات اور جامع قانون ہدایت ہے۔

قرآن پاک آسمانی کتب میں افضل تمام حکمتوں اور خوبیوں کا منبع اور مخزن ہے

اللہ تعالیٰ کا اس اُمتِ مسلمہ پر یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے الیوم اکملت لکم دینکم کی خوشخبری عطا فرمائی اور دین اسلام کی تکمیل فرما کر اس کی حفاظت کا بھی عجیب و غریب انتظام فرمایا کہ قرآن مجید کو تحریفِ لفظی سے محفوظ رکھنے کے لئے مسلمانوں کے سینوں کو اس کا محافظ بنا دیا اور شارع علیہ السلام کے قول و فعل کو حُجّت بنا کر معانی قرآن میں تحریف کا ہمیشہ کے لئے سدِّ باب کر دیا۔

افسوس ہے کہ مادی ترقیوں کی چکا چوند نے ہمیں قرأت و حفظ قرآن کی طرف سے غافل اور اس کے کبھی نہ ختم ہونے والے فیوض و برکات سے محروم کر رکھا ہے اور ہم یہ حقیقت فراموش کرتے جا رہے ہیں کہ قرآن مجید ہی ہمارا راہنما اور نجات دہندہ ہے۔

قرآن پاک تمام آسمانی کتب میں افضل اور تمام حکمتوں اور خوبیوں کا منبع اور مخزن ہے۔ اس کا علم حاصل کرنا سارے علوم میں اشرف اور احسن ہے۔ قرآن مجید اللہ کا کلام

Marfat.com

ہے، اس کی فضیلت اور عظمت کا اندازہ انسانی قلب و ذہن نہیں کر سکتا، البتہ احادیث نبویؐ اور اقوال صحابہؓ کے ذریعہ جن فضائل کا علم ہم تک پہنچا، ان کا ذکر اور ادراک کسی حد تک ممکن ہے۔ ذیل میں حضرت رسالت مآبؐ کی چند احادیث فضائلِ قرآن کے بارے میں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو آسمان وزمین کے درمیان چیزوں میں سب سے زیادہ محبوب قرآن پاک ہے۔ (دارمی)

۲۔ حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ ہی سے مروی ہے کہ جس کے سینہ میں قرآن ہے اس کا سینہ خزینہ نبوّت کا ہے، سوائے اس کے کہ اس پر وحی نہیں آتی۔ (حاکم)

اس حدیث سے حافظِ قرآن کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

۳۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جائے اس میں خیر کی کثرت ہوتی ہے۔ اور جس میں نہ پڑھا جائے اس میں خیر کی کمی ہوتی ہے۔

۴۔ حضرت انسؓ سے ہی ایک اور حدیث مروی ہے کہ قرآن شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا جانے والا ہے۔ جس نے قرآن کو سامنے رکھا یعنی اس سے ہدایت قبول کی۔ اس کو قرآن جنت میں لے جائے گا اور جس نے پسِ پشت ڈالا، اس کو جہنم میں لے جائے گا۔

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جس نے اپنے بیٹے کو قرآن پڑھایا اس کو یقیناً قیامت کے روز جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔

۶۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے مروی ہے کہ تم لوگ قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت کرو، کیونکہ قرآن مجید کی مثال اس شخص کے حق میں جس نے اسے

Marfat.com

حاصل کر کے تلاوت کی اور اس پر مداومت کی، ایک ایسے برتن کی ہے جو خالص مشک سے بھرا ہوا ہے اور اس کی پاکیزہ خوشبو ہر طرف مہکتی ہے اور جس شخص نے قرآن کا علم حاصل کیا مگر غافل رہا اس کی مثال ایسے برتن کی ہے جو اگرچہ مشک سے بھرا ہوا ہے مگر اس کا منہ بند ہے:

۷۔ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا "تم میں افضل وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا"۔ (بخاری ومسلم)

۸۔ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ اگر کسی نے صبح کو جا کر قرآن کی ایک آیت سیکھی تو وہ سو رکعت نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے: (ابن ماجہ)
(ایک آیت سیکھنے سے ایک آیت کا تفصیلی علم، معنی و تفسیر مراد ہے)

۹۔ حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا "عنقریب فتنے رونما ہوں گے"۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ان فتنوں سے محفوظ رہنے کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا کتاب اللہ کو مضبوط پکڑ لینا۔ اس میں پچھلی امتوں کے واقعات، ان کی آگاہی کے لئے تنبیہہ اور تمہارے لئے حکم ہے، فیصلہ ہے کہانیاں نہیں ہیں۔ جو سرکش کتاب اللہ کو چھوڑ دے گا، اللہ تعالیٰ اس کو کمزور کر دے گا اور جس نے اس کے سوائے کہیں سے ہدایت ڈھونڈی اس کو اللہ تعالیٰ راہ راست سے دُور فرما دے گا۔ یہی اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ یہی ذکر حکیم ہے، یہی صراطِ مستقیم ہے۔ یہ کتاب اللہ ہی ہے کہ اس پر عمل کے ذریعے انسان اپنی خواہشات میں کج روی اختیار نہ کر سکے گا، اور زبانیں شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوں گی اور یہی وہ کتاب ہے جس کے ساتھ علماء سیر نہیں ہوتے اور بار بار تلاوت سے پرانا نہیں ہوتا۔ اور اس کے عجائب کبھی ختم نہ ہوں گے جس نے اس کے ساتھ

Marfat.com

کلام کیا وہ سچا رہا اور جس نے اس کے ارشاد پر عمل کیا ثواب پایا، اور جس نے اس کے موافق حکم دیا، انصاف کیا اور اس کی دعوت پر لبیک کہا، اس نے راہ راست پائی (دارمی)

۱۰ — حضرت علیؓ ہی سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور دل سے ظاہر کیا، اس کے حلال کو حلال رکھا اور اس کے حرام کو حرام رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے خاندان کے دس ایسے آدمیوں کے حق میں قبول فرمائے گا جو نار جہنم کے مستحق تھے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

۱۱ — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہو، وہ گھر آسمان والوں کو اس طرح روشن نظر آتا ہے جس طرح زمین والوں کو تارے دکھائی دیتے ہیں۔

۱۲ — حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: "میری اُمت کی بہترین عبادت قرآن کی قرأت ہے۔"

۱۳ — حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اپنے گھروں کو نماز اور تلاوتِ قرآن کی روشنی سے منوّر بناؤ۔

تلاوتِ قرآنِ پاک سے دلوں کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک کی تلاوت دل کے لئے صیقل (صفائی) کا کام کرتی ہے۔ جب شیشہ زنگ آلود ہو جاتا ہے تو اسے صیقل (آلہ) سے صاف کرتے ہیں۔ اور وہ شیشہ چمکنے لگتا ہے، یہی کیفیت کلامِ پاک کی ہے۔ جب شیشہ دل گناہ سے زنگ آلود ہو جائے یا اس پر غفلت کا پردہ پڑ جائے تو تلاوت قرآن کا صیقل اسے پاک صاف کر دیتا ہے۔ حجاب دور ہو جاتا ہے، انوارِ الٰہی کا پرتو اس دل پر پڑنے لگتا ہے، اور وہ پھر دل

Marfat.com

خود بھی چمک اٹھتا ہے اور دوسروں کو اپنی ضیا پاشی سے فیض یاب کرتا ہے. جس طرح بارش سے خشک زمین لہلہانے لگتی ہے اسی طرح قرأتِ قرآن کے ذریعے ایمان و ہدایت سے سخت دلوں کے خشک چشمے ٹھاٹھیں مارتے سمندروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں. مگر جس طرح ایک شیشہ کو صاف اور قلعی کرنے کے کچھ طریقے ہیں اسی طرح شیشہ دل کو صیقل کرنے کے بھی کچھ آداب ہیں یعنی قرآن پاک کی تلاوت کے آداب۔

قرآن پاک کی تلاوت کا سب سے بڑا ادب تو یہی ہے کہ یہ پڑھنے والا یقین کرے کہ وہ اللہ کا کلام پڑھ رہا ہے۔ یہ ذہنی یا روحانی ادب ہے، ظاہری ادب یہ ہے کہ پاک صاف اور باوضو ہو کر تلاوت کے وقت پاک جگہ پر قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور پھر جمعیت خاطر اور اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔ اس طرح کہ ایک ایک کلمہ زبان سے صحیح طور پر ادا ہو. قرآنِ پاک تلاوت میں ترتیل مسنون ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : قرآن پاک ترتیل سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو. حضرت امِ سلمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم بڑی وضاحت کے ساتھ حرف حرف نمایاں کر کے پڑھا کرتے تھے. صحیح بخاری میں حضرت انس رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کشش صوت کے ساتھ ہوتی تھی. حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رض سے مروی ہے کہ "بے شک بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن کو پڑھتے ضرور ہیں مگر وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترتا. کاش اگر قرآن دل میں اترتا اور اس میں جم جاتا تو فائدہ بھی دیتا"، علماء نے زیادہ تیزی کے ساتھ قرآن پڑھنا بالاتفاق مکروہ قرار دیا ہے. اور کہا ہے کہ ایک بار ترتیل کے ساتھ پڑھ لینا، بغیر ترتیل کے دوبارہ پڑھ لینے سے بدرجہا بہتر ہے. علماء نے لکھا ہے کہ ترتیل کے مستحب ہونے کی وجہ یہ

Marfat.com

ہے کہ قاری قرآن کے مطالب پر غور کرے۔ اور اس کے علاوہ سنبھل سنبھل کر پڑھنا عظمت اور توقیر کی علامت ہے اور پھر وہ قلب پر بھی خوب اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس شخص کے لئے جو قرآن کے معنی نہیں سمجھتا، ترتیل یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا مستحب ہے۔ ترتیل کے دو درجے ہیں۔ ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے الفاظ پر کر کے ادا کئے جائیں۔ ایک حرف دوسرے حرف سے الگ کر کے پڑھا جائے۔ اس کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ قرآن کی قرأت اس طرح کی جائے کہ جس مقام پر تنبیہہ کی گئی ہے اور خوف دلایا گیا وہاں اس طرح کی آواز پیدا کی جائے اور جس جگہ تعظیم کا موقع ہے وہاں قاری کے لب ولہجہ سے عظمت وجلالت کا انداز مترشح ہو۔

قرآن پڑھتے وقت اس کے معانی سمجھنا اور اس کے مطالب پر غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن پڑھنے کا بہترین مقصد اور اعلیٰ مدعا یہی ہے۔ اس سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کتاب مبارک ہم نے آپ پر نازل کی تاکہ لوگ غور وفکر کریں۔

آیت میں نزولِ قرآن کی غایت بیان کی جارہی ہے کہ کتاب مبارک کا نزول ہی اس لئے ہوا ہے کہ اس کی آیتوں میں غور وفکر کیا جائے۔ ایک اور آیت میں ارشاد ہوا ہے کہ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔

قرآن میں غور وفکر اور تدبّر کا یہ مطلب ہے کہ زبان سے جو لفظ نکلے، دل اس کے معنی پر غور کرتا ہوا آیت کے مطلب کو سمجھے اور اوامر ونواہی پر دھیان دے اور اس بات پر یقین رکھے کہ تمام اوامر ونواہی ماننے اور عمل کرنے کے قابل ہیں۔ نیز گذشتہ زمانے میں اس سے عقیدہ وعمل کی جو کوتاہیاں ہوئی ہیں ان کی عذرخواہی کر کے معافی مانگ لے۔ رحمت کی آیت کو پڑھ کر خوش ہو اور عذاب کی آیت

25522.

Marfat.com

آئے تو ڈرے اور خدا سے پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی کا ذکر آئے تو اس کی پاکی اور عظمت بیان کرے اور دعا کا موقع ہو تو عاجزی کے ساتھ اپنی حاجتیں طلب کرے۔

قرآن کی قرأت میں خوش آوازی اور لب و لہجہ کی درستی مسنون ہے اگر کوئی شخص خوش آواز ہو تو جہاں تک اس سے بن پڑے اپنی آواز کو سنبھالنے اور سنوارنے کی کوشش کرے لیکن اس کا خیال رکھے کہ حد سے نہ بڑھے، راگ اور لحن کے ساتھ پڑھنا گناہ ہے۔ قرآن کو راگ گانے کی طرح ہرگز نہ پڑھنا چاہیئے۔ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھنا مطلقاً ناجائز ہے خواہ آدمی کو عربی زبان اچھی طرح آتی ہو یا نہ آتی ہو، اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ غیر زبانوں میں قرآن کا ترجمہ اول تو قرآن نہیں دوسرے قرآن کا محض ترجمہ پڑھنے سے قرآن کا وہ اعجاز باقی نہیں رہتا جو اس سے مقصود ہے۔ البتہ قرآن کی قرأت کے ساتھ اس کا ترجمہ پڑھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مقصود قرآن کے معانی پر قدرت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

تلاوت قرآن کے لئے دن کا افضل ترین وقت فجر کا ہے۔ نماز فجر سے پہلے یا بعد۔ سورج نکلنے تک نماز فجر کی قرأت کے وقت ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

امام نووی (شافعی) کا قول ہے کہ قرأت قرآن کے افضل اوقات وہ ہیں جو نماز کے اندر ہوتے ہیں اس کے بعد رات کا ابتدائی حصہ بعد ازیں رات کا پچھلا نصف حصہ قرأت قرآن کے لئے موزوں ہے لیکن مغرب عشاء کے درمیان قرأت قرآن کرنا بہت محبوب پسندیدہ ہے دن کا افضل وقت نماز فجر کے بعد کا ہے۔

قرأت قرآن کا سننا مسنون ہے اس وقت جب کہ قرآن پڑھا جا رہا ہو۔

Marfat.com

بات چیت بند کر دینی چاہیئے۔ اور شور و غل نہیں کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو اس کو سنو اور خاموش رہو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔"

ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان میں نماز کے دوران یا نماز سے کچھ ہی دیر پہلے اگر اہل ہنود کا تاشہ باجا مسجد کے سامنے سے گزر جاتا تھا تو مسلمان لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے لیکن آج پاکستان میں ایسی مسجدوں میں جو تمام تر مسلمانوں کی ہی گھنی آبادی والے علاقوں پر واقع ہیں اور اس کے چاروں طرف مکانات واقع ہیں ان گھروں سے نماز مغرب و عشاء کے دوران ٹی وی میں ہونے والے گانوں ڈراموں اور دوسرے پروگراموں میں نشر ہونے والی بلند و بانگ آوازیں نمازیوں کے کانوں سے ٹکراتی رہتی ہیں اور نماز میں مسلسل خلل واقع ہوتا رہتا ہے تو ان مسلمانوں کو کوئی خیال نہیں آتا۔ یا جن نئی آبادیوں میں جدید طرز کی ٹاؤن پلاننگ کی گئی ہے اور مسجدوں سے ملحق کھیل کے میدان رکھے گئے ہیں، وہاں جمعہ اور عصر کی نماز کے وقت کرکٹ اور ہاکی کے کھلاڑیوں اور نمائش بینوں کی آوازیں شور و غل پیدا کرتی رہتی ہیں مگر مسلمان اس سے غافل ہیں۔

قرآن کی قرأت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھنا چاہیئے جیسا کہ آیت قرآنی اذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ سے ثابت ہے یعنی جب قرآن کی تلاوت شروع کرنے لگو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان کے شر سے "تعوذ" قرآن کے ساتھ مخصوص ہے اور کسی کتاب یا تقریر کے ساتھ غیر مسنون ہے اور نہیں پڑھنا چاہیئے۔ اعوذ باللہ پڑھنے سے دل وسوسوں سے خالی ہو جاتا ہے۔ انسان کی زبان واہی تباہی باتوں سے محفوظ ہو جاتی ہے، اور کلام اللہ کی تلاوت کے قابل ہو جاتی ہے۔ اس میں اللہ

Marfat.com

سے مدد طلب کی جاتی ہے اور انسان اس کی عظیم قوتوں کا اقرار کرتا ہے اور انسان کے دشمن شیطان سے مقابلہ کے لئے انسان اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم پڑھنے کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم سے تلاوت قرآن کا آغاز کرنا چاہیئے اور ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم پڑھنا چاہیئے۔ البتہ سورۂ برأت (توبہ) اس سے مستثنیٰ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کام کے آغاز میں بسم اللہ کہتے تھے۔ قرآنِ پاک میں جابجا اس کی ہدایت ہے کہ ہر کام کو اللہ کے نام سے شروع کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر کام جو بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت رہتا ہے، ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرنے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ انسان کا ذہن ہر کام میں اللہ کی طرف رجوع ہو گویا بسم اللہ کا کلمہ اللہ اور اس کے بندہ کے درمیان ایک رابطہ ہے۔ جس کی بسم اللہ کے ذریعہ مسلسل تجدید ہوتی رہتی ہے۔

ختم قرآن کے دن روزہ رکھنا مسنون ہے، ختم قرآن کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ مجاہدؒ کا قول ہے کہ ختم قرآن کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے، ختم القرآن کے بعد دعا مانگنا سنّت ہے، دارمی نے بواسطہ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قل اعوذ برب الناس پڑھ چکتے تو الحمد للہ سے پھر شروع کر دیتے اور اس کو پڑھ لینے کے بعد سورۂ بقرہ میں سے بھی اولٰئک ھم المفلحون تک قرأت فرماتے اور اس کے بعد ختم قرآن کی دعا فرما کر اٹھتے تھے۔

قرآن مجید کو کمائی کا پیشہ بنانا مکروہ تحریمی ہے۔ قرآن سنا کر بھیک مانگنا حدیث

Marfat.com

ہیں منع آیا ہے (ترمذی) ماسوائے نماز کے قرآن کھڑے ہو کر تلاوت کرنا حنفی فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے (فتاویٰ عالمگیری) فقہاء نے لکھا ہے کہ قرآن کھڑے ہو کر صرف نماز میں جائز ہے۔ افضل یہ ہے کہ قرآن چپکے چپکے پڑھے فقہاء نے زور زور سے قرآن پڑھنے کو صدقۂ جہری (علانیہ خیرات) اور چپکے چپکے پڑھنے کو صدقۂ سری (پوشیدہ خیرات) سے تشبیہہ دی ہے۔ مراد اور مطلوب ریاکاری اور دکھاوے کی جڑ کاٹنا ہے۔ ہاں اگر تنہائی ہو اور دل کا تقاضہ بھی ہو تو زور سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے نیّت یہ نہ ہو کہ دوسروں کو علم ہو کہ فلاں شخص قرآن پڑھا کرتا ہے اور محلہ میں شہرت ہو کہ بڑا عابد و زاہد ہے۔

کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔ ترمذی نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو اس حرف کے بدلے ایک ایسی نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ مسلم نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ "تم لوگ قرآن کو پڑھو" کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع ہو گا۔

وجۂ تالیف

تین سال قبل راقم الحروف نے ریڈیو پاکستان کراچی سے "تعارف مضامین قرآن" کے عنوان سے رمضان المبارک میں ۳۰ پاروں کے مطالب و مضامین کا خلاصہ پیش کیا تھا۔ اتفاقاً جناب زاہد ملک سے اس کا تذکرہ آگیا تو انہوں نے اپنے ادارے "مطبوعاتِ حرمت" کے زیرِ اہتمام اس کی اشاعت کی خواہش ظاہر کی، اور اس طرح "خلاصہ مطالبِ قرآن" زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

Marfat.com

ہیں جناب زاہد ملک کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں پوری دلچسپی لی۔

اللہ ہم سب کو قرآن پاک کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ہدایت و توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

اسلام آباد ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء (ڈاکٹر) تنزیل الرحمٰن

Marfat.com

Marfat.com

سورہ:۱

فاتحہ

سورہ فاتحہ قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے سب سے پہلی سورت ہے۔ سورۃ فاتحہ اللہ تعالیٰ کی بے نظیر حمد اور ثنا جمیل اور بندہ کی اپنے رب سے "دعاء حاجت" ہے مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے الفاظ میں "پوری سورت گویا خدا پرستی کے فکر و وجدان کا سرجوش ہے جو ایک طالب صادق کی زبان سے بے اختیار اُبل پڑتا ہے"۔ اس سورت کا خطاب انسان کے فطری ذوق اور وجدان سے ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ "یہ سورت اللہ نے بندوں کی زبان سے فرمائی جس کا جواب پورا قرآن ہے"۔

کتب تفسیر میں سورہ فاتحہ کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس کو "فاتحہ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ ترتیب قرآن کے لحاظ سے یہ پہلی سورت ہے اور یہ گویا کتاب قرآن کی کنجی ہے۔ مفسرین نے اس سورت کے بہت سے نام بیان کئے ہیں چنانچہ علامہ آلوسی نے اپنی تفسیر "روح المعانی" میں اس کے بائیس نام لکھے ہیں، جن میں سورہ فاتحہ کے علاوہ اُم الکتاب، اُم القرآن، اساس، سورۃ الصلوٰۃ، کافیہ، شافیہ کنز اور سبع المثانی زیادہ مشہور ہیں۔ سبع المثانی اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ سات آیتیں ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں یا اس لیے بھی کہ یہ دو بار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں اور دوسری بار مدینہ میں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا

Marfat.com

ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ۝
تحقیق ہم نے آپ کو سبع مثانی (سورہ الحمد) اور قرآن عظیم عطا کیا۔ (سورۃ الحجر: ۸۷)

سورہ فاتحہ میں پانچ چیزیں بیان ہوئی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء

۲۔ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عالمگیر ربوبیت، رحمت اور عدالت۔

۳۔ جزا و سزا کے لئے مقررہ دن اور آخرت پر یقین۔

۴۔ اللہ ہی کے لئے عبادت اور صرف اسی سے طلب اعانت۔

۵۔ فلاح کے راستے کی نشاندہی اور منزل تک پہنچنے کے لئے طلب ہدایت۔

اس مبارک سورہ میں اشارہ ہے کہ بندہ کا اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں رجوع کرنا، اس کی حمد و ثناء اور اپنی عاجزی بیان کرنا اور دعا کرنا تمام خوبیوں کی اصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے منہ موڑ کر نافرمانیاں کرنا اور اپنے نفس کی خواہشوں کے پیچھے پھرنا تمام تر بدبختی اور گمراہی ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۱

الٓـــمٓ

جیسا کہ آپ جانتے ہیں قرآن کریم کے تیس پارے ہیں جو پارہ الٓمٓ سے شروع ہوکر پارہ عـــمّ پر ختم ہوتے ہیں۔ بالعموم ہر پارہ اپنے ابتدائی لفظ کے نام سے موسوم ہے۔ واضح رہے کہ قرآن مجید کی یہ ترتیب نزولی نہیں بلکہ توقیفی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد و فرمان کے مطابق ہے۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد قرآن مجید کے پہلے پارے کے مضامین کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے۔ قرآنِ کریم کی موجودہ ترتیب کا آغاز جیسا کہ آپ جانتے ہیں سورۂ فاتحہ سے ہوتا ہے۔ سورۂ فاتحہ کو اُمُ لکتاب کہا گیا ہے۔ اس سورت میں اللہ ربُ العزت بندے کی زبان سے اپنی حمد و ثناء کے بعد صرف اللہ ربُ العزت ہی سے تمام حاجات طلب کرنے کو بندے کے حق میں لازم قرار دیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں، سوائے اللہ کے کوئی عبادت کا سزاوار نہیں اور آخر میں بندے کی طرف سے صراطِ مستقیم کی ہدایت کی درخواست شامل ہے۔

بقـــرہ

سورہ : ۲

سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ کا آغاز ہوتا ہے ذالكَ الكتاب لا ريب فيه فرمایا گیا۔ سورۂ فاتحہ میں جس صراطِ مستقیم کی ہدایت کی درخواست کی گئی تھی، اس کا

Marfat.com

جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ کتاب قرآن جس کی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں، بلاشبہ کتاب ہدایت ہے، ان لوگوں کے لئے جو متقی بننا چاہیں۔ پھر متقیوں کی صفات بیان کی گئیں کہ پہلی صفت ایمان بالغیب دوسری اقامتِ صلوٰۃ، اور تیسری اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ چوتھی صفت قرآن مجید اور اللہ کی نازل کردہ پچھلی کتابوں پر ایمان لانا ہے اور پھر پانچویں صفت میں آخرت پر ایمان لانے کا ذکر ہے اہل ایمان کے بعد کافروں کا مختصر بیان فرمایا گیا ہے، اور پھر منافقین کا ذرا تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ کے کلمہ کے ساتھ تمام عالم انسانیت کو توحید کا پیغام دیا گیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کو توحید کا لازمہ قرار دیا گیا اور قرآن مجید کو بطور ایک معجزہ پیش کیا گیا۔ درحقیقت قرآن مجید ایک ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔

پھر ابلیس اور تخلیق آدم کا قصّہ ہے۔ اور پھر آدم کے زمین پر اترنے کا بیان ہے جو اگرچہ ابتداءً بطور سزا کے تھا مگر معافی کے بعد زمین پر رہنا ہوا جو مقصد تخلیق کی تکمیل کے لئے تھا۔ اور اس کے بعد بنی اسرائیل کا نہایت تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا اور پارہ الٓمّٓ کے پندرھویں رکوع تک ان کا بیان ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو قوم بنی اسرائیل کو عطا کی گئیں۔ پھر اُن کو ان کی غلط کاریوں پر متنبہ کیا گیا اور ایفاءِ عہد کی جانب توجہ دلائی گئی کہ اس کتاب اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور حق کو نہ چھپاؤ جب کہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ حق کیا ہے۔ ایمان و عقائد کے بعد اعمالِ صالح اختیار کرنے کی تلقین کی گئی۔ پھر دوبارہ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے ان احسانوں کو یاد دلایا گیا جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے قوم بنی اسرائیل پر کئے گئے جس میں

Marfat.com

فضیلت علی العالمین کے بعد فرعون کے اس ظلم وستم سے چھٹکارے کا ذکر فرمایا گیا کہ فرعون ان کے بیٹوں کو مرواڈالتا تھا اور بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا کہ وہ بڑی ہو کر اس کی خدمت گاری میں لگی رہیں. پھر فرعون کو سمندر میں غرق کر دیئے اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمّت کے غرقابی سے بچائے جانے کا ذکر ہے پھر بنی اسرائیل کے ایک بچھڑے کو معبود بنا کر دینِ حق سے گمراہ ہوجانے کے واقعے کا ذکر ہے پھر وادی تیہ میں سرگرداں پھرنے اور اُن پر رحمت کے طور پر بادلوں کے سایہ کرنے اور منّ وسلویٰ اترنے کا ذکر ہے، لیکن باوجود اس کے انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا کہ بے مشقت حاصل شدہ منّ وسلویٰ کی جگہ ان سے ادنیٰ درجہ کی اشیاء جو مشقت حاصل ہونے والی تھیں خواہش کی اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے پورا کیا اور شہر میں داخل ہونے کا حکم دیا پھر وہ اللہ کے لُطف وکرم سے شہر میں داخل ہوئے تو بجائے مغفرت طلبی کے انہوں نے دوسرا قول اختیار کیا اور اس عدول حکمی کے سبب ان پر عذاب نازل کیا گیا۔ پھر پانی کی عدم دستیابی کے سبب قومِ موسیٰؑ کی شدید پیاس اور اللہ کی رحمت سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہونے کا ذکر فرمایا گیا۔ نیز انہیں حکم دیا گیا کہ وہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نہ کریں لیکن ان میں سے کچھ لوگوں نے عدولِ حکمی کی جس کے سبب وہ لوگ جنہوں نے عدول حکمی کی تھی بندر بنا دیئے گئے اور اور مسخ صورت کے اس عذاب کی قید میں وہ سب مر گئے۔

پھر اس واقعہ کا ذکر فرمایا گیا جس میں بقرہ کا تذکرہ ہے۔ یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ بنی اسرائیل میں ایک خون ہوگیا، قاتل کا پتہ کسی طرح نہ چلتا تھا۔ قوم نے آ کر موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ وہ رب سے درخواست کریں کہ ہم کو قاتل کا نام بتلا دے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی، حکم ہوا کہ سائلین

Marfat.com

قوم ایک گائے ذبح کریں۔ قوم بنی اسرائیل کو اس پر حیرت ہوئی اور گائے کے ذبح کرنے کے معاملے میں وہ لیت ولعل سے کام لینے لگے، مگر بالآخر انہیں گائے ذبح کرنا پڑی۔ پھر حکم ہوا کہ اس مذبوحہ گائے کا ایک ٹکڑا اس مقتول آدمی کی میت پر مارو۔ چنانچہ جونہی ایسا کیا گیا وہ مردہ زندہ ہو بیٹھا اور قاتل کا نام بتا کر فوراً ہی مر گیا۔ لیکن بجائے اللہ کی عظمت و قدرت پر مزید پختگی و یقین کے قوم بنی اسرائیل کے دل حق قبول کرنے کے معاملے میں پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گئے۔

اس واقعے کے بعد منافقینِ مدینہ کا ذکر فرمایا گیا جو کہ بیشتر یہود سے تعلق رکھتے تھے کہ جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہو گئے ہیں اور جب دوسرے علانیہ یہودیوں کے پاس ہوتے ہیں تو اُن کی محبت میں ان کی سی بات کہتے ہیں۔ پھر ایک ضابطہ بیان فرمایا گیا کہ جنہوں نے گناہ کیئے اور گناہوں نے اُن کو گھیرے رکھا وہ دوزخی ہیں اور جنہوں نے زندگی میں نیک اعمال کئے وہ جنتی ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے اس عہد و میثاق کا ذکر فرماتا ہے جو اللہ نے ان سے لیا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے۔ والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک سے کام لیں گے۔ عزیز و اقارب، یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے لیکن ان میں سے کچھ کے سوا باقی سب نے اس عہد و میثاق سے روگردانی کی۔ اور پھر جب ان سے وعدہ لیا گیا کہ وہ ناحق خون ریزی سے اجتناب کریں گے اور اپنے لوگوں کو وطن سے نکال باہر نہ کریں گے تو انہوں نے بدعہدی کر کے ناحق خون ریزی بھی کی اور اپنے ہی میں سے ایک فرقہ کو وطن سے باہر نکال

Marfat.com

دیا، ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں سخت رسوائی اور آخرت میں شدید عذاب ہوگا۔ اور فرمایا گیا کہ اصل میں ایسے لوگوں نے مول لے لی ہے دُنیا کی زندگی، آخرت کے بدلے۔

اس کے بعد بنی اسرائیل کے عیسائیوں کو جھٹلانے کا ذکر ہے کہ یہود نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے بہت سے پیغمبروں کی تکذیب کی حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جھٹلایا اور پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا میں مبعوث ہوئے اور ان پر کتاب نازل کی گئی تو انہوں نے باوجود اچھی طرح جان لینے کے اس کا انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان منکرین حق پر اپنی لعنت اور کافروں پر ذلت آمیز عذاب کی وعید فرمائی۔

اور یہ بنی اسرائیل نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وکینہ رکھتے تھے بلکہ حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی اپنا دشمن شمار کرتے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریلؑ و میکائیلؑ کا، تو اللہ دشمن ہے ان کافروں کا۔

پھر قوم یہود کی اس بے عقلی کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ انہوں نے کتاب اللہ کے اتباع کو چھوڑ کر سحر و جادو کا اتباع کیا جس کا چرچا خبیث جن کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس کفر و بدعملی کے سبب وہ اللہ کی جانب سے خیر و برکت سے محروم ہو گئے۔

اس کے بعد یہودیوں کی ایک شرارت کا ذکر ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت مبارک میں آکر لفظ "راعنا" سے آپ کو خطاب کرتے جس کے معنی عبرانی زبان میں ایک بدعا کے ہیں اور عربی زبان میں رعایت فرمانے کے آتے ہیں۔ مسلمان اس امر کو نہ سمجھ سکے چنانچہ مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا کہ وہ "راعنا" نہ کہا کریں بلکہ "اُنظرنا" کہا کریں، اس سے عام مسلمانوں کو تنبیہ ہوئی۔

Marfat.com

اس کے بعد نسخ آیات کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جو کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے برابر دوسری آیات بھیج دیتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔

پھر اہل کتاب کی اس خواہش کا ذکر کیا گیا کہ اہل کتاب کا دل چاہتا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو اسلام سے پھیر کر پھر سے کافر بنا دیں۔ ساتھ ہی یہود و نصاریٰ کے اس دعوے کی تکذیب کی گئی کہ صرف وہی جنّت میں داخل ہوں گے اور فرمایا گیا کہ یہ ان کی صرف آرزوئیں ہی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ "جس نے اپنے آپ کو اللہ کے تابع فرمان بنا لیا اور وہ نیک کام کرنے والا ہے تو اسی کے لئے ہے ثواب اس کا اپنے رب کے پاس، اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

اس کے بعد ان لوگوں کی برائی بیان کی گئی جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام بلند کئے جانے میں مانع ہوتے ہیں اور مسجدوں کے اجاڑنے اور برباد کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں ذلّت اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

آخر میں ایک بار پھر بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے انہیں اللہ کی نعمتیں یاد دلائی گئیں اور آخرت کے دن سے ڈرایا گیا جب کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا، کہ آخرت ہی مقصودِ اعظم ہے۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امتحان کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح چند باتوں میں ان کا امتحان لیا اور جب وہ اس امتحان میں پورے اترے تو ان کو عالم کی پیشوائی عطا کی۔ اور پھر بیت اللہ کو لوگوں کے بار بار رجوع ہونے کی جگہ اور جائے امن بنائے جانے کا ذکر ہے۔ اور آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

کی اس دُعا کا ذکر ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ "اے پروردگار ہمارے اور بھیج ایک رسُول ان ہی میں سے جو پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھلائے ان کو کتاب اور دانائی کی باتیں اور پاک کرے ان کو۔

ربنا وابعث فیهم رسولاً منهم یتلوا علیهم آیاتك ویعلمهم الكتاب والحكمة ویزكیهم

اس دُعا کی قبولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ پھر ملّتِ ابراہیمی پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی گئی اور فرمایا گیا کہ جو کوئی ملّتِ ابراہیمی سے روگردانی کرے گا وہ وہی گا جو اپنی ذات ہی سے احمق ہو۔

اور اس پارے کی آخری آیات میں گواہی چھپانے والے کو بہت بڑا ظالم کہا گیا اور فرمایا گیا کہ ہر کسی کا کیا ہوا اچھا بُرا کام اس کے سامنے آئے گا اور کسی سے کسی دوسرے کی بازپُرس نہ ہوگی بلکہ وہ خود ہی اپنے سارے کئے کا ذمّہ دار ہوگا۔

Marfat.com

پارہ : ۲

سیقول

پارہ سیقول میں سب سے پہلے جس چیز کو بیان کیا گیا ہے وہ تحویل قبلہ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد تقریباً سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ لیکن آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) دل سے چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرم کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تمنّا کو قبول فرمایا جس کا اظہار وہ بار بار اپنا منہ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا کرتے تھے اور مسجد حرام کو مسلمانوں کا قبلہ مقرر فرمایا۔ اس پر یہود اور بعض مشرکین و منافقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر یہ اعتراض کرنے لگے کہ کس چیز نے ان مسلمانوں کا قبلہ بدل دیا۔ چنانچہ قرآن حکیم نے ان معترضین کے اس اعتراض کا ذکر کر کے فرمایا قُل لِلّٰہِ المشرق والمغرب کہ آپ فرما دیجئے اللہ ہی کے ہیں مشرق و مغرب یہدی من یشاء الی صراط المستقیم وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔ دراصل قبلہ کا حکم اللہ تبارک تعالیٰ کی اطاعت کا ایک مظہر ہے کہ اس طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا حکم ربّی ہے کہ انسان اللہ جل شانہٗ کے حکم کی تعمیل کے لیے کمربستہ رہے اور

Marfat.com

جو حکم مل جائے اس پہ بے چون وچرا عمل کرے۔ تحویل قبلہ کے حکم کی ایک غایت یہ بھی بیان کی گئی کہ دیکھیں کون تابع رہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ چنانچہ اگر کوئی عین حرم میں نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے لئے استقبال قبلہ لازمی قرار دیا گیا اور حرم کے باہر دُنیا کے دوسرے حصّوں میں نماز پڑھنے والوں کے لیے سمت قبلہ کی طرف رُخ کرنا ضروری ہوا، ورنہ نماز ادا نہ ہوگی۔ اِلّا یہ کہ سواری پر ہو یا کسی اور وجہ سے مجبور رہو۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ اُمّت مسلمہ کو "امت معتدل" بنایا گیا ہے۔ وکذالک جعلنکم امۃ وسطاً کہ کیا ہم نے تم کو اُمت معتدل۔ یہ ایک بہت بڑا شرف اور انعام ہے جو اُمت مسلمہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا۔ وصفِ اعتدال انسانیت کا جوہر ہے۔ اس روحانی اور اخلاقی وصف کا لازمہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے ذاتی مفادات اور خواہشات کو چھوڑ کر حکمِ الٰہی کے بموجب خود بھی چلتے ہیں اور دوسروں کو بھی چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر کسی معاملے میں نزاع واختلاف ہو جائے تو اس کے فیصلے کے لیے بھی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اُمت مسلمہ کے اُمّۃ وسطاً ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کا ہر فرد اپنے فکر وعمل میں اعتدال پیدا کرے اور فکر وعمل کا یہ دائرہ اعتقاد، عبادت، معاشرت، تمدّن، اقتصاد، سب پر حاوی ہے۔

پھر ارشاد فرمایا گیا کہ ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتب والحکمۃ کہ ہم نے بھیجا تم پر ایک رسول تم ہی میں سے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) جو پڑھتا ہے تم پر ہماری آیتیں اور تزکیہ کرتا ہے تمہارا اور سکھاتا ہے تم کو کتاب وحکمت۔ یہ اس دعائے ابراہیمی کی قبولیت

Marfat.com

ہے جس کا ذکر پارہ الٓمٓ میں کیا جا چکا ہے، پھر ہدایت کی گئی کہ اے مسلمانو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کرو، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ بعض مفسرین نے صبر کو روزے سے تعبیر کیا ہے اور پھر جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہونے والوں کی عظمت کے اظہار کے لئے فرمایا گیا کہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔

اس پارے میں اہم مضمون حج وعمرہ کے احکام کا بیان ہے۔ پچھلے پارے میں خانہ کعبہ کے جائے عبادت بنائے جانے کا ذکر تھا اور اب اس کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیئے جانے کے بعد ارکانِ اسلام کے پانچویں رکن یعنی حج کی عبادت اور اس کے مناسک کا ذکر کیا گیا ہے اور حج وعمرہ کے خاص احکام بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا گیا۔ اتموا الحج والعمرۃ کہ حج اور عمرہ اللہ کے واسطے پورا کرو یعنی حج و عمرہ سے تمہاری سوائے اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجاآوری اور خوشنودی کے اور کوئی نیّت وغرض نہ ہو اور حالتِ احرام عورتوں کے ذکر و تذکرے اور گناہ اور جھگڑا کرنے سے مطلقاً پرہیز کا حکم دیا گیا ہے۔ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔

پھر حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کی تلقین فرمائی گئی کہ شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے، وہ تو تم کو یہی حکم کرے گا کہ تم بُرے اور بے حیائی کے کام کرو، لیکن تمہیں اس کی پیروی ہرگز اختیار نہ کرنی چاہیئے۔ پھر مزید تاکید کے طور پر دوبارہ ارشاد فرمایا گیا کہ ایمان والو کھاؤ پاکیزہ چیزیں، جو روزی دی ہم نے تم کو اور شکر کرو، اللہ کا، اگر تم اسی کے بندے ہو۔ گویا عبدیت کا لازمہ یہ ہے کہ پاک روزی تلاش کی جائے اور اللہ کا شکر بجا لایا جائے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مردہ جانور

Marfat.com

اور بہتا خون اور خنزیر کا گوشت اور جس جانور پر اللہ کے نام کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے وہ تم پر مطلقاً حرام ہے۔ اِلّا یہ کہ کوئی شخص مضطر ہو کر جان جانیکے خوف میں مبتلا ہو جائے اور مجبوری کی حالت ہو تو بقدر ضرورت جس سے جان بچ جائے۔ ان حرام چیزوں کے کھا لینے کی اجازت ہے۔ فلا اثم علیہ پس تم پر اس کھا لینے سے گناہ نہ ہوگا۔

پھر شراب اور جوئے کے بارے میں بھی حکم دیا گیا کہ ان دونوں چیزوں کے استعمال میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ لوگوں کو بعض فائدے بھی ہیں لیکن وہ گناہ کی باتیں فائدے سے بڑھی ہوئی ہیں اس لئے دونوں عمل قابل ترک ہیں مثلاً شراب نوشی میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ عقل و ہوش جاتا رہتا ہے اور عقل ہی ایسی چیز ہے جو انسانوں کو بُرے کاموں سے روکتی ہے دراصل عقل ہی انسانی کمالات کی بنیاد ہے۔ شراب ام الخبائث ہے۔ انسان کو بُرے سے بُرے جرم پر آمادہ کر دیتی ہے اور زنا اور قتل جیسے قبیح جرائم بھی اس کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں۔ روحانی طور پر بھی شراب کی مضرتیں بے شمار ہیں کہ انسان پہ ایک غفلت کی حالت طاری رہتی ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں شراب کی مضرت کے بارے میں بتایا گیا: ویصدّکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ یعنی شراب تم کو ذکر اللہ اور نماز سے روکتی ہے۔ شراب کی اقتصادی اور مالی مضرتیں اور جسمانی مفاسد اس کے علاوہ ہیں۔ قمار یعنی جوئے کے متعلق بھی قرآن حکیم میں شراب کے ساتھ ذکر فرمایا اگرچہ اس میں بظاہر نفع ہے کہ ایک مفلوک الحال شخص بازی کے جیت جانے سے اچانک مالدار بن سکتا ہے مگر جوئے کی معاشی، اجتماعی، سماجی اور روحانی خرابیاں اس قدر ہیں کہ نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی طور پر یہ پوری قوم کے لئے سخت تباہی

Marfat.com

اور فساد کا باعث ہے۔

پھر اسلامی قانون تعزیرات میں اہم ترین قانون قصاص کا ذکر فرمایا گیا کہ قتل کے جرم میں اسی قسم کا بدلہ ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، اِلّا یہ کہ مقتول کے ورثاء یا اولیاء اس کو معاف کر دیں خون بہا لے کر جس کو خوش دلی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ اور فرمایا گیا کہ لکم فی القصاص حیوٰۃ کہ تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔ اے عقلمندو! اس سے بچتے رہو یعنی قتل وغیرہ سے۔

پھر روزۂ رمضان کی فرضیت کا حکم نازل فرمایا گیا کہ یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون کہ اے ایمان والو! فرض کئے گئے تم پر روزے جیسے فرض کئے گئے تھے تم سے اگلوں پر تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

پھر فرمایا گیا کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن، ہدایت ہے واسطے لوگوں کے، اور دلیلیں روشن راہ پانے کی، اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی، سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینہ کو تو ضرور روزے رکھے اس ماہ رمضان کے اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہو تو اس کو گنتی پوری کرنی چاہیئے اور دنوں میں (بعض دوسرے دنوں روزۂ رمضان کی قضا کرلیں۔) اور روزہ کی حالت میں عورتوں کے ساتھ بے حجابی اور کھانے پینے سے رُکے رہیں۔

اس پارے میں احکامِ طلاق کا بھی ذکر ہے۔ اور طلاق کی مختلف صورتوں اور عدت کے احکام کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ طلاق کے متعلق فرمایا، الطلاق مرّتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان کہ طلاق دو بار تک دینا چاہیئے۔ اس کے بعد

Marfat.com

یا تو رکھ لینا (رجوع کر لینا) موافق دستور کے یا چھوڑ دینا ہے معروف طریقے پر۔
اور طلاق دینے کی صورت میں مردوں کے لیے یہ امر روا نہیں کہ وہ اپنا دیا ہوا مال
عورتوں سے واپس لے لیں ہاں اگر مرد و عورت کو اس امر کا اندیشہ ہو کہ وہ دونوں
اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے یعنی ایک دوسرے پر بحیثیت شوہر اور بیوی کے
جو حقوق و فرائض عائد ہوتے ہیں اُن کو اللہ اور اس کے رسول کے بتائے احکام کے مطابق
پورا کرنے سے اپنے کو قاصر پائیں تو ایسی صورت میں کچھ حرج نہیں کہ عورت مرد
کو بدلہ دے کر اس سے خلع حاصل کر لے (جو مہر سے زائد نہ ہو) پھر اگر دو
طلاقوں کے بعد کوئی تیسری طلاق دے تو وہ عورت اس تیسری طلاق کے بعد اس
شخص کے لئے حلال نہ ہوگی جب تک کہ وہ اس شوہر کے سوا دوسرے شخص کے ساتھ
عدت کے بعد نکاح نہ کر لے اور حقوق زوجیت کے تمام تقاضے ادا نہ ہو جائیں۔ پھر
اگر یہ دوسرا شوہر اس کو طلاق دے دے اور اس کی عدت بھی گذر جائے تو ان
دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ دوبارہ آپس میں نکاح کر کے بدستور پھر مل
جائیں، بشرطیکہ دونوں کو اس پر اعتماد ہو کہ آئندہ اللہ کے احکام اور ضابطوں کی
پیروی کریں گے اور حدود اللہ کو قائم رکھیں گے۔ البتہ اگر مرد نے ایک یا دو طلاق رجعی دی
اور دوران عدت رجوع نہ کیا تو پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے دوبارہ نکاح
کر سکتے ہیں، عورت کے کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرنے کی شرط عائد نہ
ہوگی اور عورتوں کو ہدایت ہے کہ طلاق کی صورت میں تین حیض عدت پوری کریں
اور شوہر کی وفات کی صورت میں چار ماہ دس دن۔ اس کے بعد ان پر کوئی گناہ نہیں،
اگر وہ عقد ثانی کرنا چاہیں۔

پھر عورتوں کے مہر کے احکام بیان کئے گئے کہ اگر کوئی مہر مقرر کیا گیا ہے تو اس کا

Marfat.com

خوشدلی کے ساتھ ادا کرو اور اگر بغیر قربت دخلوت عورت کو طلاق دی جائے تو اس کو مقررہ مہر کا نصف ادا کرنا لازم ہے۔

احکام نکاح، مہر، طلاق اور عدت کے ضمن میں مرد و عورت کے درمیان خوش دلی، خوش اخلاقی اور خوش اسلوبی کے ساتھ رہنے پر حکم دیا گیا ہے اور باہمی حقوق و فرائض کی ادائیگی پر توجہ دلائی گئی ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۳

تلک الرسل

تیسرا پارہ تِلكَ الرُّسُلُ سورۂ بقرہ کے آخری آٹھ رکوع اور سورۂ آلِ عمران کے ابتدائی ۱۱ رکوع پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور انبیاء کے درمیان باہم فضیلت اور فرق مراتب کے ذکر کے بعد اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: یا ایھا الذین آمنوا انفقوا مما رزقنٰکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ کہ اے ایمان والو خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تم کو روزی دی۔ اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ خرید و فروخت ہے، نہ دوستی اور نہ سفارش۔ مراد یہ ہے کہ جو کچھ عمل خیر کرنا ہے وہ اس دنیا میں کر لو ورنہ آخرت میں کوئی چیز عمل خیر کے ترک کا بدل نہ ہو سکے گی۔ عمل کا وقت ابھی ہے، آخرت میں نہ تو کسی کے عمل کا تبادلہ ہو سکتا ہے نہ کوئی دوستی کام آئے گی نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکے گا۔ مگر یہ کہ اللہ سفارش کی اجازت دے۔ چنانچہ جو کوئی اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط پکڑ لیا حلقہ کو جو ٹوٹنے والا نہیں اور پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ہدایت گمراہی سے جدا ہو کر سامنے آ چکی ہے اب اسے رد یا قبول کرنا خود انسان کے اپنے ارادہ و اختیار پر ہے۔ اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا جو ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر نور اسلام کی طرف لاتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں اُن

Marfat.com

کے ساتھی شیاطین ہیں جو اُن کو نورِ اسلام سے نکال کر کفر کی تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کریں دوزخ میں رہنے والے ہیں اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اپنی ضرورت سے زائد مال کو اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے حاجت مند اور مفلس لوگوں پر خرچ کرو۔ چنانچہ صدقہ وخیرات کی فضیلت اور اس کی ترغیب اور اس سے متعلق احکام تفصیل سے بیان کئے گئے۔ ارشاد فرمایا گیا کہ ان لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں ایسی ہے کہ جیسے ایک دانہ اس سے اُگیں سات بالیاں اور ہر بالی میں ہوں سو سو دانے چنانچہ اللہ تعالیٰ صدقہ وخیرات میں خرچ کئے ہوئے مال کو اسی طرح ایک کے بدلے سات سو گنا تک ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جو دیتے ہیں اللہ کی راہ میں بلا "منّ والاذی" یعنی بغیر کسی قسم کا احسان جتلائے یا تکلیف پہنچائے ان کے لئے ہے ثواب اللہ کے یہاں، اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ جو کوئی خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو اور یقین نہیں رکھتا اللہ پر اور قیامت کے دن پر سو اس کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس پر پڑی ہے کچھ مٹی، پھر برسا اس پر زور کا مینہ تو کر چھوڑا اس کو بالکل صاف اور ایسے لوگوں کے ہاتھ کچھ ثواب نہیں آتا۔ اور جو لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر بلا نمود و نمائش خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک باغ ہے بلند زمین پر جب اس پر مینہ پڑا تو وہ باغ دوگنا پھل لایا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں اخلاص نیّت شرط ہے۔ نام و نمود کی خواہش یا ریا کاری کا شائبہ تک نہ ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

پھر اہل ایمان کو مخاطب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو خرچ کرو صاف ستھری طیب اور حلال چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو ہم نے پیدا کیا تمہارے واسطے زمین سے پس جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں دن اور رات میں چھپا کر اور ظاہر کر کے تو اُن کے لئے ثواب ہے ان کا اپنے رب کے پاس اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ مراد یہ ہے کہ صدقہ و خیرات کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں اور نہ رات اور دن کی کوئی قید ہے اسی طرح خفیہ اور علانیہ دونوں طرح سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا موجب ثواب ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ خرچ کیا جائے نام و نمود مقصود نہ ہو۔

صدقہ و خیرات کی فضیلت کے بعد سود اور سود خوری کی مذمت کی گئی اور فرمایا گیا کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں جب قبر سے اٹھیں گے تو اس پاگل و مجنون کی طرح اٹھیں گے جس کو کسی شیطان جن نے خبطی بنا دیا ہو گویا ان سے خبطیوں کی طرح بکواس ہذیان اور دوسری مجنونانہ حرکتیں سرزد ہوں گی اور وہ آسیب زدہ کی طرح اس تکلیف و عذاب کو پوری طرح محسوس کریں گے۔ اور سود خوروں کی اس سزا کی وجہ یہ بیان فرمائی گئی کہ ان لوگوں نے دو جرم کئے ہیں۔ ایک تو بذریعہ سُود حرام مال کھایا اور دوسرے یہ کہ سُود کو حلال جانا اور حرام کہنے والوں کے جواب میں یہ کہا کہ بیع و شریٰ (خرید و فروخت) بھی تو ربوٰا کی مثل ہے جس طرح بیع و شریٰ کے ذریعے نفع مقصود ہوتا ہے اسی طرح ربوٰا کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے گویا سُود خوروں نے ربوٰا کو حرام کہنے والے لوگوں کے ساتھ بطور تضحیک اور استہزاء کہا کہ اگر تم ربوٰا کو حرام کہتے ہو تو بیع کو بھی حرام کہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال قرار دیا ہے اور ربوٰا کو حرام۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ

Marfat.com

باقی رہ گیا ہے سود، اگر تم کو یقین ہے، اللہ کے فرمانے کا، اور اگر نہیں چھوڑتے تو تیار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اس کے رسول ؐ سے اور اگر توبہ کرتے ہو تو تمہارے واسطے ہے صرف رأس المال، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر اور اگر تمہارا مقروض تنگ دست ہے تو اسے مہلت دینی چاہیئے۔ فراغت حاصل ہونے تک اور اگر تم اس کی تنگ دستی کے پیش نظر اپنا قرضہ اسے بخش دو یعنی اسے معاف کر دو تو یہ بہت بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم سمجھتے ہو' اور ڈرتے رہو اس دن سے کہ جس دن لوٹائے جائیں گے لوگ اللہ کی طرف۔

ربوٰا کی تعریف، اس کی حقیقت اور اس کی تباہ کاری کے بیان کے بعد عام قرض کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ ایمان والو جب تم آپس میں اُدھار کا کوئی معاملہ کرو کسی وقتِ مقررتک کے لئے تو اس کو لکھ لیا کرو اور دو گواہ کر لیا کرو۔ دو شاہد اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنا لیا کرو ان لوگوں میں سے کہ جن کو تم پسند کرتے ہو، اور مت چھپاؤ گواہی کو، اور جو شخص اس کو چھپائے گا۔ تو بے شک وہ گناہ گار ہے۔ پھر حکم شہادت کے تکملہ کے طور پر انسان کو متنبہ کیا گیا کہ شہادت کو چھپانا حرام ہے اگر تم نے معاملے کو جانتے ہوئے چھپایا تو اللہ علیم و خبیر ہے وہ اس کو بھی جانتا ہے جس کو تم ظاہر کرتے ہو اور اس کو بھی جانتا ہے جس کو تم چھپاتے ہو اور وہ تم سے ضرور حساب لے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

سورہ ۳:

آلِ عمران

اس کے بعد بندے کی جانب سے اپنے رب کی بارگاہ میں دُعائیہ کلمات کے ساتھ سورۂ بقرہ ختم ہوتی ہے اور سورہ آل عمران کا آغاز ہوتا ہے۔ جو ترتیب

Marfat.com

کے لحاظ سے قرآن حکیم کی تیسری سورت ہے۔

سورۂ آل عمران میں خصوصیت کے ساتھ دو گروہوں کو خطاب کیا گیا ہے ایک اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ اور دوسرے اہل ایمان چنانچہ اہل کتاب کو ان کی اعتقادی گمراہیوں اور اخلاقی خرابیوں پر سرزنش اور تنبیہہ کرتے ہوئے انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ کتاب اللہ تم کو اسی دین کی طرف بلا رہے ہیں جس کی دعوت شروع سے تمام انبیاء علیہم السلام دیتے چلے آئے ہیں۔ اب اللہ نے یہ کتاب نازل کی جو حق لے کر آئی ہے۔ اب جو لوگ اللہ کی ان آیتوں کو جھٹلائیں ان کو یقیناً سخت سزا ملے گی چنانچہ جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ان کا انجام ویسا ہی ہوگا جیسا فرعون کے ساتھیوں اور ان سے پہلے کے نافرمانوں کا ہو چکا ہے۔

پھر غزوۂ بدر کے واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھا اور دیکھنے والے بچشم خود دیکھ رہے تھے کہ کافر گروہ مومن گروہ سے دگنا ہے مگر نتیجے نے ثابت کر دیا کہ اللہ اپنی فتح و نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کے لئے مرغوبات نفس۔ عورتیں، بیٹے، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور کھیت کھلیان بڑی اچھی لگنے والی چیزیں بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان ہے حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے اور ان سب سے زیادہ اچھی چیز یہ ہے کہ لوگ تقویٰ اختیار کریں۔ ایسے لوگ اللہ کی رضا سے سرفراز ہوں گے۔

پھر ارشاد فرمایا گیا ان الدّین عند اللہ الاسلام کہ اللہ کے نزدیک دین صرف

Marfat.com

اسلام ہے اور جو کوئی اللہ کے احکام کی اطاعت سے انکار کر دے تو اللہ کو اس سے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

پھر ارشاد فرمایا گیا کہ جو لوگ اللہ کے احکام و ہدایت ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں جو خلقِ خدا میں سے عدل و راستی کا حکم دینے کے لئے اٹھیں اُن کے لئے دردناک سزا ہے۔

پھر حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کی پیدائش اور بعض حلال و حرام چیزوں کا ذکر ہے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی باہمی آویزش کا بیان ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منکرین کو دعوت مباہلہ کا ذکر ہے کہ آؤ ہم اور تم خود بھی آجائیں اور اپنے اپنے بال بچّوں کو بھی لے آئیں اور خدا سے دُعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

پھر اہل کتاب کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اے اہل کتاب (یعنی یہود و نصارٰی) کیوں حق کو باطل کا رنگ چڑھا کر مشتبہ بناتے ہو اور کیوں جانتے بوجھتے حق کو چھپاتے ہو۔ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں تو ان کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ نہیں۔ اللہ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ پھر مرتد لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمت ایمان پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا۔ حالانکہ وہ خود اس کی گواہی دے چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں۔ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ان کے ظلم کا صحیح بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور

Marfat.com

تمام انسانوں کی پھٹکار ہے۔ اسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ ان کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ البتہ وہ لوگ بچ جائیں گے جو اس کے بعد توبہ کرکے اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کریں۔ اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۴

لن تنالوا

اس چوتھے پارے کا آغاز لن تنالوا البر حتٰی تنفقو مما تحبون سے ہوتا ہے کہ اس وقت تک کامل نیکی حاصل نہ کر سکو گے جب تک کہ نہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں اپنی پیاری چیز سے کچھ۔ اس سے پہلی آیت میں کفار و منکرین کے صدقات و خیرات کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک غیر مقبول ہونا بیان کیا گیا تھا۔ اس آیت میں مسلمانوں کے صدقات وخیرات کے قبول ہونے کے آداب کے طور پر یہ بتلایا گیا کہ تم اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے کچھ اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کرو۔ اور یہ کہ آدمی جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کی اصل حقیقت اللہ کو خوب معلوم ہے۔

پھر بیت اللہ کا ذکر ہے ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعلمین۔ کہ سب سے پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے واسطے، یہی ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا، اور سارے عالموں کے لئے ہدایت۔ صاحب استطاعت لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا بطور حق اللہ فرض کیا گیا۔

پھر اہل ایمان سے خطاب ہوتا ہے کہ اہل کتاب اور دوسرے لوگ جو تمہیں گمراہی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں ان کی گمراہی سے باخبر رہ کر بچنے کا اہتمام کریں اور اس کے لئے دو اصول بیان کئے گئے ایک تقوٰی اور دوسرا اتفاق و اتحاد۔ چنانچہ

Marfat.com

پہلے ارشاد فرمایا گیا۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہٖ کہ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور پھر ارشاد ہوا: واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا۔ کہ مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر اور جب کہ تھے تم آپس میں دشمن پھر الفت دی تمہارے دلوں میں، اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی بھائی اور تم تھے کنارے پر آگ کے ایک گڑھے کے، پھر تم کو اس سے نجات دلائی۔

اللہ کی رسی سے مراد قرآن مجید ہے جو ایک طرف اہل ایمان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم کرتا ہے اور دوسری طرف تمام ایمان لانے والوں کو باہم ملا کر ایک جماعت اور آپس میں بھائی بھائی بناتا ہے جو دین اسلام کی بنیادی باتوں میں سے ایک اہم بنیاد ہے یعنی اخوتِ اسلامی۔ ساتھ ہی ارشاد فرمایا گیا ولا تفرقوا کہ قرآنی صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اپنی ذاتی، گروہی خواہشات کے زیر اثر خود ساختہ راستوں پر چل کر ٹکڑے ٹکڑے مت ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ مسلمان صرف اپنے اعمال و افعال کی اصلاح پر اکتفا نہ کریں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کی اصلاح کی فکر بھی کریں۔ اس صورت سے پوری قوم کی اصلاح بھی ہو گی اور اتفاق و اتحاد کو بھی تقویت پہنچے گی اور وہ باقی رہے گا۔

پھر اُمّت مسلمہ کے بارے میں فرمایا گیا کہ تم سب امتوں سے بہتر امت ہو اور اس کا سبب یہ ہے کہ تم اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے

Marfat.com

تمنع کرتے ہو اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔

پھر مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اے ایمان والو اپنے لوگوں کے سوا اور مذہب والوں میں سے کسی کو محبت کے برتاؤ میں صاحب خصوصیت نہ بناؤ کیونکہ وہ دوسرے مذہب والے تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔ تمہیں نقصان پہنچنے کی تمنا رکھتے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں تمہاری طرف سے اس قدر بغض رکھتے ہیں کہ بعض اوقات وہ بغض بے اختیار بات چیت میں اُن کے منہ سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جو کچھ دلوں میں ہے وہ تو بہت کچھ ہے۔ یہ لوگ تم سے اصل محبت نہیں رکھتے۔ جب تم کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے مثلاً تم میں باہم اتفاق ہو، غیروں پر غلبہ حاصل ہو جائے تو ان کے لئے موجب رنج ہوتی ہے اور اگر تم کو کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس سے وہ بڑے خوش ہوتے ہیں۔

پھر غزوۂ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب جنگ کے بارے میں اشارہ فرماتے ہوئے جنگ بدر کے موقع پر اپنی نصرت کا ذکر فرمایا۔ اور اُحد کے موقع پر مسلمانوں کی شکست پر تسلی دی گئی کہ اگرچہ تم اس وقت اپنی بے عنوانی سے مغلوب ہو گئے لیکن سست نہ ہو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ اور بہت سے نبی گزرے ہیں جن کی حمایت میں بہت سے طالبانِ خدا لڑے ہیں پھر نہ انہوں ہمت ہاری ہے تکلیف پہنچنے سے اور نہ سست ہوئے ہیں اور نہ دب گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں سے۔ دراصل اُحد کے مصائب اللہ کی طرف سے آزمائش کے

Marfat.com

طور پر تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی گئی کہ صحابہ کرام سے مزید لطف و کرم سے پیش آئیں اور مختلف معاملات میں ان سے مشورہ لیں۔ چونکہ اس موقع پر منافقین نے کہا تھا کہ اگر ہم جنگ اُحد میں شریک نہ ہوتے اور گھروں میں بیٹھے رہتے تو ہلاک نہ ہوتے۔ تو ایسے ناسمجھ لوگوں کے لئے فرمایا گیا کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ذرا اپنے اوپر سے موت کو ہٹا دیں۔ مراد یہ ہے کہ موت کا ایک وقت معیّن ہے جو علم الٰہی میں ہے اور کسی کے ٹالے سے ٹل نہیں سکتا۔ پھر مسلمانوں کو تسلی دی گئی کہ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں شہید ہوئے زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے اور شاداں و فرحاں ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ ان کفار کی حرکتوں سے رنجیدہ اور شکستہ خاطر نہ ہوں۔

اور پھر ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی جو ضروری مواقع پر خرچ کرنے میں بُخل سے کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے روز طوق پہنائے جائیں اس مال کا سانپ بنا کر جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔ گویا اخلاص کے ساتھ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی تلقین فرمائی گئی۔ پھر اہل کتاب کی بدعہدی کا ذکر فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام جو توراۃ میں آئے تھے انہوں نے ان احکام کو چھپایا اور یہ دلیری کھائی کہ اپنے اس فعل کو قابل تعریف جانا۔

اس کے بعد مومنین صالحین کی چند دُعاؤں کا ذکر فرمایا گیا اور مسلمانوں کو ہدایت فرمائی گئی کہ کفار کے ظاہری عیش و عشرت، مال و دولت اور دُنیا میں چلت پھرت سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے۔ کہ وہ چند روزہ ہے اور پھر عذاب دائمی۔ اس کے برخلاف تقویٰ شعار مسلمانوں کے لئے جنت کی لازوال نعمتوں

Marfat.com

کا وعدہ فرمایا گیا یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ کہ اے ایمان والو صبر کرو، اور مقابلے میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔

سورہ: ۴ النساء

ربط: اس کے بعد سورۂ نسا کا آغاز ہوتا ہے۔ سورۂ آل عمران کا اختتام آیت تقویٰ پر ہوا تھا اور یہ سورۂ نساء بھی حکم تقویٰ سے شروع ہو رہی ہے۔ جس میں سب سے انسانی مساوات کا نظریہ پیش کر کے اپنے پروردگار سے ڈرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ صلۂ رحمی کے ساتھ رشتے اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا، یتیموں کے حقوق ادا کرنے اور ان کا مال ان کو واپس کرنے کی ہدایت دی گئی اِلّا یہ کہ وہ کم عقل ہوں۔ تاہم اُن کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جانے کا حکم دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک وقت میں چار عورتوں تک کو نکاح میں رکھنے کی اجازت دی گئی لیکن اگر اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ مساوات وعدل نہ کیا جا سکے گا تو پھر ایک ہی زوجہ پر اکتفا کرنے کی ہدایت کی گئی کہ بے انصافی سے بچنے کے لئے یہ زیادہ قرینِ انصاف ہے۔ پھر مرد جو اپنی بیویوں کے مہر داب لیا کرتے تھے اور عورتوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بنایا کرتے تھے اس کے سدّباب کے لئے ہدایت کی گئی کہ بیویوں کا حق خوش دلی کے ساتھ ادا کیا کرو۔ پھر میراث کا مفصّل قانون بیان کیا گیا اور ہر وارث کے حصّے معین کئے گئے اور فرمایا گیا کہ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو کوئی ان حدوں سے تجاوز کرے گا۔ (یعنی دوسروں کے حصّے کا مال ہڑپ کر جائے گا۔)

Marfat.com

اسے اللہ آگ میں ڈالے گا۔ میراث کے اس قانون کے ذریعہ عورتوں کے حق میراث کے سلسلے میں جو ناانصافی جاری تھی اس کا ازالہ کیا گیا اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ میراث کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور محروم الارث رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی اختیار کرنے اور انہیں بھی کچھ دینے کی تلقین کی گئی اور پھر اس کے آخر میں عرب کی اس رسم قبیح کا ذکر کیا گیا کہ جن عورتوں کے ساتھ نکاح جائز نہیں ان سے بھی نکاح کر لیتے تھے۔ چنانچہ ایسی عورتوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا جن سے شرعاً نکاح جائز نہیں ہے

Marfat.com

پارہ : ۵

والمحصنت

پچھلے پارے میں عورتوں سے نکاح کے احکام کا ذکر تھا اور جاہلیت کی اس رسم قبیح کا کہ بعض عورتوں سے جن سے نکاح جائز نہیں تھا نکاح کر لیا کرتے تھے۔ مثلاً سوتیلی ماں سے یا ایک بہن کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی دوسری بہن سے۔ اس ضمن میں دوسری محرمات کا ذکر بھی فرمایا گیا۔

پھر ہدایت کی گئی کہ نہ کھاؤ ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق۔ لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ اس میں باطل طریقہ پر ایک دوسرے کا مال کھانے کی ممانعت کے ساتھ ان تمام طریقوں کا اجمالاً ذکر آگیا جن میں ناانصافی، ظلم، زبردستی، رشوت اور دھوکہ دہی شامل ہے اور صرف پاکیزہ مال کھانے کی اجازت رہ گئی۔ دوسرے کا مال باطل طریقہ سے کھانا گناہ کبیرہ ہے چنانچہ وعدہ فرمایا گیا کہ اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے تو ہم معاف کر دیں گے۔ چھوٹے گناہ۔ اور پھر ایک شدید روحانی بیماری یعنی حسد و رشک کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی اللہ نے ایک کو دوسرے پر۔ پھر عورتوں پر مردوں کی فضیلت کا ذکر فرمایا گیا۔ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبما انفقو من اموالھم۔ مرد عورتوں پر قوام ہیں اس واسطے

Marfat.com

کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو دوسرے پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال عورتوں پر۔ پھر آپس میں ناچاقی اور نہ نبھنے کی صورت میں فرمایا گیا کہ مرد و عورت کے خاندان میں سے ایک حَکم چن لو جو فیصلہ کرا دے۔ اور اگر یہ دونوں چاہیں گے کہ اصلاح کرا دیں تو اللہ تعالیٰ موافقت کرا دے گا ان دونوں میں۔

پھر اللہ کی بندگی کرنے اور اس کا کسی کو شریک نہ بنانے کی ہدایت کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف متوجہ فرمایا گیا کہ والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور عام انسانوں اور جو تمہارے زیر دست لوگ ہیں ان کے حقوق ادا کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اگر نیکی ہو تو اس کا دگنا کر دیتا ہے اور دیتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔

باہمی معاملات کے ساتھ ہی خدا کے خوف، اور فکر آخرت کا بیان ہے جو معاملات کی درستی کو آسان کر دیتے ہیں پھر امانتیں امانت والوں کو پہنچانے کا ذکر ہے اور پھر عدل و انصاف کرنے کی نصیحت کی گئی اور ساتھ ہی ہدایت کی گئی کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اولوالامر کا جو تم میں سے ہوں۔ پھر اگر تم میں کسی چیز میں اختلاف ہو تو رجوع کرو اللہ اور اس کے رسول کی طرف، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہو۔ ساتھ ہی خلاف شرع قوانین کی طرف رجوع کرنے کی مذمت بیان کی گئی چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ کیا تم نہیں دیکھتے ان کو جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ایمان لائے اللہ پر اور اللہ کی کتاب منزّل پر لیکن چاہتے ہیں کہ اپنا قضیہ لے جائیں شیطان کے پاس اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے اتارا ہے

Marfat.com

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو منافقین بدکتے ہیں پھر ارشاد ہوا فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماً ۔ قسم ہے تیرے رب کی، وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ آپ کو حَکَم بنا لیں اس معاملے میں جس میں کہ وہ جھگڑ رہے ہیں اور پھر اپنے نفسوں میں اس فیصلے سے کوئی تنگی محسوس نہ کریں جو آپ فرمادیں اور آپ کے حُکم کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام کیا۔ وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو گا۔

اس کے ساتھ ہی اللہ کے اطاعت گزار بندوں کو احیاء دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کا حکم دیا گیا۔ پھر قتلِ مومن کا بیان ہے کہ کسی مومن کے لئے یہ سزاوار نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے لیکن غلطی سے ہو جائے تو اور بات ہے اور جو کوئی شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے اس پر دیت (خون بہا) واجب ہے جو اس مقتول کے خاندان والوں کو ادا کی جائے اِلّا یہ کہ وہ اس دیت کو معاف کر دیں اور جو کوئی شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے گا تو اس کی سزا جہنم ہے (واضح رہے کہ سورۂ بقرہ میں قتل عمد کے جرم میں قصاص کا ذکر ہے کہ جان کے بدلے جان لی جائے گی۔ اِلّا یہ کہ مقتول کے ورثاء خون بہا لینے پر آمادہ ہوں)۔

پھر اللہ کے دین کے قیام و نصرت کے لئے ہجرت کی فضیلت بیان فرمائی گئی اس کے ساتھ ہی سفر اور خوف کی حالت میں نماز کی ادائیگی اور بعض خاص سہولتوں اور تخفیفوں کا ذکر فرمایا گیا۔

Marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے پھر ارشاد فرمایا گیا کہ ہم نے اتاری کتاب سچی کہ تو انصاف کرے لوگوں میں جو کچھ سمجھا دے تجھ کو اللہ اور تو مت ہو دغا بازوں کی طرف سے جھگڑنے والا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خیانت کرنے والے دغا بازوں کی طرف سے وکالت کرنا جائز نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا گیا "سنتے ہو! تم لوگ جھگڑا کرتے ہو ان کی طرف سے دنیا کی زندگی میں پھر کون جھگڑا کرے گا۔ ان کے بدلے 'قیامت کے دن'، یا کون ہو گا ان کا وکیل اور جو کوئی برا عمل کرتا ہے۔ تو وہ اپنے ہی حق میں برا کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی کرے خطا یا گناہ' پھر تہمت لگا دے کسی بے گناہ پر' اس نے اپنے سر پر دھرا طوفان اور گناہ صریح۔ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، جب کہ اس پر ہدایت ظاہر ہو چکی۔ اور چلے سب مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو اللہ اسے اسی طرف پھیر دے گا جس طرف وہ مڑا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے اُن کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور اس شخص سے بہتر کون ہو گا جس نے اللہ کے حکم کے آگے اپنا سر تسلیم خم کیا اور نیک کاموں میں لگا رہا اور دین ابراہیمی کا اتباع کیا، ایک طرف کا ہو کر۔ اور اُسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں۔ اور سب چیزیں اللہ ہی کے قبضہ و اختیار میں ہیں۔

پھر عائلی قانون سے متعلق ہدایت دی گئی کہ اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے غالب احتمال بد دماغی یا بے پروائی کا ہو تو دونوں کے لئے اس امر میں کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں کسی طرح صلح کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے' اور تم ہرگز برابر نہ رکھ

Marfat.com

سکو گے عورتوں کو اگرچہ اس کی حرص کرو، تم بالکل ایک ہی کی طرف نہ ڈھل جاؤ کہ وہ مظلوم عورت بیچ میں لٹک کر رہ جائے۔

یتیموں اور عورتوں کے احکام بیان کرنے کے بعد عدل و انصاف پر زور دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور گواہی دو اللہ کے لئے خواہ اس میں تمہارا یا ماں باپ کا یا قرابت والوں کا کچھ نقصان ہو۔ اگر کوئی مالدار ہے یا غریب تو اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے سو تم اپنے نفس اور خواہش کی پیروی نہ کرو انصاف کرنے میں اور اگر تم زبان ملو گے یا بچا جاؤ گے تو اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

پارے کے آخر میں منافقین کا ذکر کیا گیا کہ بیشک منافقین ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا، ماسوائے ان کے جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اور مضبوط پکڑا اللہ کو اور خالص حکم بردار ہوئے اللہ کے، سو وہ ہیں مومنین کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جلد ثواب عطا فرمائے گا۔

Marfat.com

پارہ : ۶

لایحب اللہ

اللہ تعالیٰ فواحش ومنکرات کی اشاعت کو سخت ناپسند فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے لایحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم۔ کہ اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا برائی کے اظہار کو مگر یہ کہ جس پر ظلم ہوا ہو' اگر وہ اس بُری بات کو ظاہر کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اگر تم کھول کر کرو کوئی بھلائی یا اس کو چھپاؤ یا معاف کرو برائی کو' تو اللہ بھی معاف کرنے والا ہے۔

اس کے بعد یہود کی بعض شرارتوں اور ان کے عہد ومیثاق باندھنے اور عہد توڑ ڈالنے کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کے باطل خیال کی تردید کی گئی اور یہ واضح فرمایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ظلم وستم کے سبب آسمان پر زندہ اٹھا لئے گئے اور جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے اور ان کو سُولی دے دی ہے۔ وہ سراسر جھوٹ ہے بلکہ جس شخص کو انہوں نے قتل کیا وہ عیسیٰ (علیہ السلام) نہیں تھے بلکہ ان کا ہم شکل ایک دوسرا شخص تھا جس کو قتل کر کے یہ لوگ سمجھنے لگے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ سو ہم نے یہود کے گناہوں کی وجہ سے حرام کر

Marfat.com

دیں ان پر بہت سی پاک چیزیں جو ان پر حلال تھیں اور اس وجہ سے کہ وہ لوگوں کو راہ حق پر آنے سے بہت روکتے تھے اور اس وجہ سے کہ ممانعت کے باوجود وہ سودی لین دین کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ وہ لوگوں کے مال ناحق کھاتے تھے۔

پھر اہل کتاب کو مخاطب کر کے عیسائیوں کے قول تثلیث کا ذکر کیا گیا اور فرمایا گیا کہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں، انما اللہ الہ واحد بیشک اللہ معبود ایک ہے وہ اس سے بلند ہے کہ اس کے کوئی اولاد ہو۔

یہود کے اعتراض کے جواب کے بعد پوری کائنات سے خطاب فرمایا جا رہا ہے کہ اے لوگو! تمہارے پاس رسول آ چکے، ٹھیک بات لے کر تمہارے رب کی جانب سے تو مان لو تاکہ بھلا ہو تمہارا۔ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے برہان یعنی سند اور دلیل پہنچ چکی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور اتاری ہم نے واضح روشنی تم پر یعنی قرآن مجید۔ جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اس کو مضبوط پکڑا، ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت یعنی جنّت میں داخل فرمائے گا۔

اس کے بعد میراث کے ضمن میں کلالہ کے مسئلے پر سورۂ نساء ختم ہوئی۔

سورۃ: ۵ مائدہ

اگلی سورت "سورۂ مائدہ" کا آغاز ہوتا ہے۔ سورۂ مائدہ کے قریباً گیارہ رکوع اس چھٹے پارے میں شامل ہیں۔ سورۂ مائدہ معاہدات اور معاملات کے بارے میں خاص اہمیت رکھتی ہے چنانچہ اس کا آغاز ہی یا ایھا الذین آمنوا

Marfat.com

اوفوا بالعقود سے ہوتا ہے کہ اے ایمان والو اپنے عہدوں، وعدوں کو پورا کرو۔ گویا عہدوں کا پورا کرنا بھی ایمان کا تقاضا ہے۔ پھر جانوروں کے حلال و حرام ہونے کے بارے میں احکام دیئے گئے۔ نیکی و تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون اور ظلم و عدوان سے لاتعلقی کی ہدایت کی گئی اور پھر فرمایا گیا:
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ کہ اب میں پورا کر چکا ہوں تمہارے لئے دین، اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا، اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔ یعنی قیامت تک تمہارا یہی دین رہے گا۔ پھر چند شرعی احکام کھانے پینے کے متعلق بتائے گئے اور پھر عبادات سے متعلق چند امور مثلاً وضو، غسل و طہارت سے متعلق احکام بیان کئے گئے اور پھر عدل و انصاف کی تلقین کی گئی کہ اے ایمان والو کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی، اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو، عدل کرو! یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقوٰی کے اعدلوا ھوا قرب للتقوٰی اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کو خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ اور پھر اہل ایمان کو اللہ کی نعمتیں یاد کرنے کی ہدایت کی گئی اور پھر بنی اسرائیل کے میثاق کا ذکر اور ان کی بدعہدیوں کا بیان ہے اور اہل کتاب کی بعض شرارتوں کا ذکر ہے۔ اہل کتاب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی پھر دعوت دی گئی کہ مبادا وہ کہنے لگیں کہ ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں آیا۔

اور پھر جرم و سزا کے چند قرآنی ضابطے بیان فرمائے گئے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی یہی

Marfat.com

سزا ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا سُولی چڑھایا جائے یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے یا دُور کر دیئے جائیں اس جگہ سے (یعنی جلاوطن یا قید کر دیئے جائیں) ۔ یہ ان کی رسوائی ہے دُنیا میں؛ اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔ مگر جو لوگ تمہارے قابو میں آنے سے پہلے اپنے جرم سے تائب ہو جائیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۔ یہ آیت؛ عام اس کہ محاربہ اور زمین میں فساد مچانے والوں کے لئے ہے ۔ رہزنی اور ڈاکہ زنی کے جرم کی سزا کو بیان کرتی ہے کہ ان رہزنوں نے کسی کو صرف قتل کیا ہو، مال لوٹنے کی نوبت نہ آئی ہو تو قتل کئے جائیں اور اگر قتل بھی کیا ہو اور مال بھی لیا ہو تو وہ سولی دیئے جائیں لیکن اگر صرف مال لوٹا ہو قتل نہ کیا ہو تو ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دیئے جائیں لیکن اگر نہ مال لیا ہو؛ نہ قتل کیا ہو؛ محض ارتکاب جرم کی کوشش کے بعد پکڑے گئے تو ایسی صورت میں انہیں یا تو قید کر دیا جائے یا جلاوطن کر دیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت سے ڈرنے اور اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعہ اس کا قرب تلاش کرنے کی ترغیب دی گئی اور بعد ازاں حدِ سرقہ کا حکم بیان فرمایا گیا کہ جو مرد چوری کرے اور اسی طرح جو عورت چوری کرے ان کی سزا یہ ہے کہ ان دونوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالو؛ ان کے اس کردار کے عوض میں؛ اور یہ عوض بطورِ سزا کے ہے، تنبیہہ ہے اللہ کی طرف سے جزاءً بما کسبا نکالاً من اللہ پس جس نے توبہ کی اپنے ظلم کے بعد اور اصلاح کر لی تو اللہ قبول کرتا ہے اس کی توبہ کو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اب پھر اہل کتاب کا ذکر آتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے احکام اور ہدایت کے مقابلے میں اپنی خواہشات اور رایوں کو اولیت دیتے ہیں اور احکام و ہدایات میں من مانی تاویلات کرکے احکام الٰہی کو اپنی خواہشات کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں چنانچہ پہلی بات یہ فرمائی گئی کہ وہ بدل ڈالتے ہیں اس بات کو اس کا ٹھکانا (اصل جگہ) چھوڑ کر یحرفون الکلم من بعد مواضعہ دوسری برائی ان میں یہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹی اور غلط باتیں سننے کے عادی ہیں سمٰعون للکذب اور تیسری برائی ان میں یہ ہے کہ وہ بڑے حرام کھانے والے ہیں۔ اکلون للسحت آئمہ تفسیر نے لفظ سحت کی تفسیر رشوت سے کی ہے اور رشوت کو اشد حرام یعنی نہایت سخت حرام قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ رشوت کو سحت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نہ صرف لینے دینے والوں کو تباہ کرتی ہے بلکہ امن عامہ اور نظم و نسق کو تباہ کر دیتی ہے۔ جہاں رشوت چل جائے وہاں قانون بے اثر ہوتا ہے اور جب قانون ہی بے اثر ہو جائے تو پھر نہ کسی کی جان محفوظ رہتی ہے نہ مال اور نہ کسی کی عزت و آبرو ایسے لوگوں کو انجام بد سے ڈرایا گیا کہ دنیا و آخرت میں ان کے لئے بڑی رسوائی ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کو مشترکہ طور پہ ایک اہم حکم شرعی کی جانب توجہ دلائی ہے اور وہ ہے اللہ جل شانہ سے کئے ہوئے عہد و پیمان کی خلاف ورزی کا اور اس کے بھیجے ہوئے احکام میں تغیر و تبدل کا اور تحریف و تاویل کا۔ خاص طور پر مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا کہ وہ اہل کتاب کی طرح جاہ و مال کے لالچ میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ بدل ڈالیں اور اس کے قانون کے خلاف اپنی طرف سے قانون جاری نہ کرنے لگیں۔

Marfat.com

پھر خصوصی طور پر مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ہدایت کی گئی کہ اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا اور تمہارا رفیق تو اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور جو ایمان والے ہیں جو قائم ہیں نماز پر اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں اور جو کوئی دوست رکھے اللہ اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو تو اللہ کی جماعت ہی سب پر غالب ہے' فان حزب الله هم الغالبون. اے ایمان والو! مت بناؤ دوست ان لوگوں کو جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل قرار دیتے ہیں اور ان لوگوں کو جو اہل کتاب ہیں اور کافروں کو' اور ڈرو اللہ سے اگر تم اہل ایمان ہو۔ اور جب تم پکارتے ہو نماز کے لئے تو وہ لوگ ٹھہراتے ہیں اس کو ہنسی اور کھیل۔ یہ اس واسطے کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔

پھر یہود کا ذکر کیا گیا کہ ان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ اور ظلم اور حرام مال کھانے پر گرتے ہیں۔ واقعی ان کے یہ بُرے کام ہیں۔ ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی بات ادر کرنے سے کیوں نہیں منع کرتے۔ واقعی یہ ان کی بُری عادت ہے۔ پھر اہل کتاب کو اسلام لانے کی ترغیب دی گئی اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ آپ پائیں گے سب لوگوں سے زیادہ دشمن مسلمانوں کا یہودیوں کو اور مشرکوں کو۔

Marfat.com

پارہ : ۷

اذا سمعوا

گذشتہ پارے کے آخر میں یہود و مشرکین کا مسلمانوں سے عداوت رکھنے کا ذکر تھا، اسی کے ساتھ فرمایا گیا کہ بعض نصاریٰ جو عالم ہیں، درویش ہیں اور تکبّر نہیں کرتے جب سنتے ہیں کلام مجید کو تو ان کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگتے ہیں کیونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا اور ایسے لوگ ایمان لائے اور بدلے میں دیئے اللہ نے ایسے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلانے لگے اللہ کی آیتوں کو، وہ ہیں دوزخ میں رہنے والے۔

پھر اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جو چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں ان کو حرام مت کرو۔ پھر قسم کے کفارہ کا بیان ہے کہ تم جو پکی قسم کھاؤ اور وہ پوری نہ کرو (بشرطیکہ وہ قسم بے ہودہ نہ ہو) تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا یا استطاعت نہ ہونے کے سبب تین یوم روزے رکھنا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایسی قسموں کا خیال کیا کرو اور قسم ٹوٹ جانے کی صورت میں کفارہ ادا کئے بغیر یونہی نہ چھوڑا کرو۔

پھر حرام چیزوں سے اجتناب کا حکم فرمایا گیا اور کہا گیا کہ اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت پرستی اور پانسے یہ سب گندے کام ہیں رجس

Marfat.com

من عمل الشیطٰن۔ پس ان سے اجتناب کرو۔ بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ ڈالے تم میں دشمنی اور عداوت بذریعہ شراب اور جوئے کے اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے۔ پھر بطور تنبیہہ ارشاد فرمایا گیا۔ فھل انتم منتھون سو اب بھی تم باز آؤ گے! پھر ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت کرو اور بچتے رہو اور پھر بھی اگر تم روگردانی اختیار کرتے ہو تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف ابلاغ المبین ہے یعنی اللہ کے احکام کو کھول کھول کر پہنچا دینا۔ اور اللہ کو معلوم ہے جو تم ظاہر بیں کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ برابر نہیں ناپاک اور پاک سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقلمندو تاکہ تمہاری نجات ہو۔

یہاں بعض بر خود غلط قسم کے لوگوں نے اپنی خواہش نفس کے تحت "اجتنبوہ" (اس سے بچو) کے لفظ کو یہ معنی پہنانے کی کوشش کی کہ شراب اسلام میں حرام نہیں۔ صرف بچنے کا حکم ہے۔ اور "بچنا" حرام سے کم درجہ ہے۔ یہ غلط فہمی یا خوش فہمی دراصل ان کی عربی ادب سے ناواقفیت اور قرآن کے طریقہ اظہار سے جہالت کا نتیجہ ہے۔ "اجتنبوہ" امر کا صیغہ ہے جس کی شدت "فھل انتم منتھون" سے ظاہر کی گئی کہ بس اب تم باز آتے ہو یا نہیں! یہ ایک ڈانٹ ہے اللہ کی جانب سے جو اس آیت میں بیان کردہ حکم کے ساتھ مخصوص ہے۔ لفظ "اجتناب" سے صرف یہی مراد نہیں کہ شراب حرام کر دی گئی، بلکہ اس دستر خوان (میز) پر مت بیٹھو جس پر شراب موجود ہو اس محفل میں مت جاؤ جہاں شراب نوشی کی جا رہی ہو۔ غرض، اس کا نہ صرف پینا حرام بلکہ اس کے پاس پھٹکنے تک سے منع فرما دیا گیا۔ اور پھر لفظ "اجتناب" کی تشریح خود

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور عمل رسولؐ سے ظاہر ہے اور پھر صحابہ کا تعامل اس پر صریح نص ہے۔ اب ان لوگوں کی عقلی ورزش شریعت میں لائق اعتبار ہوگی یا شارع علیہ السلام کا خود اپنا قول وعمل! یہ بات اہل بصیرت پر اچھی طرح واضح ہے کسی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

پھر اہل ایمان کے متعلق فرمایا گیا کہ تم کو اپنی اصلاح کا اور دوسروں کی اصلاح کا بقدر وسعت وقدرت کوشش کرنے کا حکم ہے، کوشش پر ثمرہ مرتب ہوتا تمہارے اختیار سے باہر ہے۔ اسی لئے تم پر اپنی جان کی فکر لازم ہے۔

پھر تقسیم مال کے سلسلے میں لوگوں کی دنیاوی مصالح کی رعایت کرتے ہوئے ہدایت فرمائی گئی کہ اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی پر آثارِ موت ظاہر ہونے لگیں بوقت وصیت دو عادل مسلمان بطور گواہ ہونے چاہئیں یا اور ہوں تمہارے سوا اگر تم بوقت اجل سفر میں ہو۔ اگر وہ دونوں حق بات چھپا جائیں تو دو گواہ اور کھڑے ہوں ان کی جگہ جو میّت کے سب سے زیادہ قریب ہوں، جو قسم کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی پہلوں کی گواہی سے زیادہ حق پر ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی" اس میں امید ہے کہ وہ ادا کریں شہادت ٹھیک طرح پر، اور ڈرتے رہو اللہ سے اور سن رکھو اللہ نافرمانوں کو سیدھی راہ نہیں چلاتا۔

پھر قیامت کا اجمالاً ذکر فرمایا گیا کہ وہ روز بھی کیسا ہولناک ہوگا جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کریں گے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام سے خصوصی کلام ہوگا اور ان کو ان معجزوں کے بارے میں یاد دلایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیئے مثلاً اللہ کے حکم سے حالت طفلی میں کلام، پھونک مارنے سے مٹی گارے کے بنے ہوئے پرندہ کا جاندار بن جانا یا مُردہ کا باذنِ الٰہی زندہ ہو جانا۔ اس کا مقصد

Marfat.com

اہل کتاب کو عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بعض امور کا سنانا ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبدیت یعنی بندہ ہونا واضح ہو اور عیسائیوں کے انہیں خدا سمجھ لینے کی نفی ہو۔ پھر ارشاد فرمایا گیا کہ یہ دن قیامت کا ایسا ہے کہ اس دن صادقین کے لئے ان کا صدق کام آئے گا۔ اور ان کے لئے ہیں باغ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں اور رہیں گے وہ ہمیشہ ان میں، اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے۔ اور یہی ہے بڑی کامیابی ذالک الفوز العظیم۔ اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔ اور اسی پر سورۂ مائدہ ختم ہوتی ہے اور سورۂ انعام شروع ہوتی ہے۔

انعام

سورۃ: ٦

سورۂ انعام کے آغاز میں فرمایا گیا کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر مقرر کر دیا ایک وقت تمہارے مرنے کا اور دوسرا وقت معیّن دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کا، خاص اللہ ہی کو معلوم ہے پھر بھی تم میں سے بعض شک کرتے ہیں کہ قیامت کو محال سمجھتے ہیں حالانکہ جس نے اوّل حیات بخشی اور زندہ کیا اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ تمہیں موت دے کر دوبارہ زندہ اٹھالے۔

پھر منکرین کے کتاب منزل (قرآن مجید) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے کے لئے عداوت و دشمنی کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرماتے پھر اس کو

Marfat.com

یہ لوگ اپنے ہاتھ سے چھو بھی لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ صریح جادو ہے اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو پھر سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا اور یوں بھی ہم اس فرشتے کو آدمی کی شکل بناتے تو اس پر بھی وہ کفار و منکرین وہی شبہ کرتے جو اب کر رہے ہیں۔

پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ارشاد فرمایا گیا کہ آپ ان کفار سے فرما دیجئے کہ ذرا زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین

پھر ارشاد فرمایا گیا کہ یہ اہل کتاب جو پوری طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو پہچاننے کے باوجود مسلمان نہیں ہوتے یہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو برباد کر رہے ہیں اور خسارے میں پڑ رہے ہیں الذین خسروا انفسھم فھم لا یؤمنون۔ اور جس روز ہم تمام خلائق کو میدان حشر میں جمع کریں گے پھر ہم مشرکین سے کہیں گے کہ تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم کو دعویٰ تھا۔ یہ حالت دیکھ کر وہ کہیں گے کاش ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تو ہم نیک عمل کریں اور مسلمانوں میں ہو جائیں اور اگر واپس بھیج دیئے جائیں تو پھر وہی بُرے کام کریں گے۔ بیشک وہ جھوٹے ہیں۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا کی زندگانی لہو و لعب کے سوا کچھ نہیں اور در حقیقت آخرت کا گھر ہی بہتر ہے، پرہیزگاروں کے لئے، کیا تم نہیں دیکھتے ما الحیاۃ الدنیا الا لعب و لھو و للدار الاخرۃ خیر للذین یتقون افلا تعقلون۔

انبیاء علیہم السلام کی تکذیب پر عذاب کی خبر، اُمّت مسلمہ کو عمل صالح کی ترغیب، صرف ایک اللہ کی اطاعت کی تلقین، شرک سے اجتناب، اتحاد و اتفاق

Marfat.com

کی تعلیم اور ایسے لوگوں کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی جو اللہ سے گریزاں اور ہر وقت دنیا کمانے کی فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ آذر کو بُت پرستی سے باز رکھنے اور بُت شکنی کا قصہ ہے جس کے ذریعہ خدائے واحد پہ ایمان لانے اور سارے مظاہر فطرت کو اللہ کے تابع فرمان جاننے کی تعلیم دی گئی ہے۔ پھر قرآن مجید کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ نہایت برکت والی کتاب ہے عقل و شعور رکھنے والوں کے لیے اس میں بڑی بصیرت ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۸

ولو اننا

اسلام کے خلاف کفار کے کفر و عناد کو ظاہر کرنے کے لیے ارشاد فرمایا گیا کہ اگر ہم ان کے پاس فرشتے نازل کرتے اور مردے ان لوگوں سے باتیں کرنے لگیں اور زندہ کر دیں ہم ان کے روبرو ہر چیز کو، تب بھی وہ ہرگز ایمان لانے والے نہیں، الا ان یشاء اللہ مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

پھر خود گمراہ اور گمراہ کرنے والے لوگوں کے اتباع سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ تم مسلمان ہو، اللہ کے احکام کا اتباع کرتے رہو اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کی جو ہدایت عطا فرما دی ہے اس پر چلتے رہو۔ اس ضمن میں ارشاد فرمایا گیا کہ جس حلال جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام بلا شرکت غیرے لیا جائے اس میں سے بلا غل و غش کھاؤ اور اس کو حلال جانو اور تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام بلا شرکت غیرے نہ لیا گیا ہو۔

پھر فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے حق میں خیر چاہتا ہے اس کا سینہ قبولِ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور یہی اسلام اللہ کی طرف سے سیدھا راستہ ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے پیدا کئے باغ اور کھجور کے درخت اور کھیتی اور مختلف اقسام کے پھل اور کھاؤ ان کے پھل میں سے جس وقت کہ وہ پھل

Marfat.com

لائیں اور ادا کرو ان کے حق جس دن ان کو کاٹو یعنی غرباء و مساکین کے لئے پیداوار کی زکوٰۃ ادا کیا کرو فصل کے کاٹے جانے دن (جس کو اصطلاحاً عشر کہا جاتا ہے) وآتوا حقہ یوم حصادہ ولا تسرفوا - اور بے جا خرچ نہ کرو - اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا - اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے باغ اور کھیت پیدا فرمائے ہیں اسی طرح مویشی بھی، سو تم ان کو حلال طریقہ سے کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ آپ ان سے کہیئے کہ آؤ! میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ - اور ماں باپ کے ساتھ حُسن سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے نہ مار ڈالو - ہم ہی رزق دیتے ہیں تم کو اور اُن کو - اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو اور کسی شخص کو ناحق قتل نہ کرو - اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ یعنی اس میں تصرف نہ کرو مگر اس طرح کہ اس میں اس یتیم کے لئے بہتری ہو - اور پورا تولو اور پورا ناپو انصاف کے ساتھ اور جب تم بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ اپنا قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو - اور یہ راہ ہے میری سیدھی سو اس پر چلو اور دوسرے راستے پر مت چلو کہ تم کو جدا کر دیں گے اللہ کے راستے سے ۔ تم کو اللہ تعالیٰ نے یہ تاکیدی حکم کر دیا ہے تاکہ تم متقی ہو جاؤ - اور یہ کتاب قرآن جو ہم نے نازل کی ہے بڑی برکت والی ہے سو اس پر چلو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر اللہ کی رحمت نازل ہو - اب کون شخص اس سے زیادہ ظالم ہو گا جو جھٹلائے اللہ کی آیتوں کو اور ان سے پہلو تہی کرے ۔

Marfat.com

پھر ارشاد فرمایا گیا کہ جن لوگوں نے دین کو جدا جدا کر دیا، ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے اُن کا آپ سے کوئی تعلق نہیں۔ بس ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ پھر روزِ قیامت ان کا کیا ہوگا ان کو جتلا دیا جائے گا یعنی ان کے سامنے لایا جائے گا۔ کہ جو کچھ وہ دُنیا میں کر رہے تھے اس کا دین حق سے کوئی واسطہ نہ تھا۔

چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ اب اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ صرف قرآن مجید اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں منحصر ہے۔ جس طرح آپ سے پہلے انبیاء کے زمانے میں ان کے اور ان کی کتاب و شریعت کے اتباع میں نجات منحصر تھی آج صرف آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی میں نجات منحصر ہے۔ عقل سے کام لو۔ اس سیدھے راستے کو چھوڑ کر دائیں بائیں غلط راستوں کو اختیار نہ کرو۔ وہ راستے تمہیں اللہ تعالیٰ سے دُور کر دیں گے۔

اور سورت کے آخر میں ارشاد فرمایا گیا کہ ہر شخص کا گناہ اس کے اپنے ذمے ہے اور کوئی ایک دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور پھر تم سب کو اپنے رب ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ سو وہ بتلا دے گا جس بات پر تم جھگڑتے تھے۔ اور اسی نے تم کو نائب کیا زمین میں اور بلند کر دیئے تم میں درجے ایک کے دوسرے پر تاکہ تمہاری آزمائش کی جائے کہ تم میں سے کون حکم مانتا ہے اور کون حکم کے خلاف چلتا ہے۔

یہاں سورۂ انعام ختم ہوتی ہے۔

اعراف

سورۃ: ۷

اس سورت کا آغاز بھی قرآن مجید کے ذکر سے ہوتا ہے کہ یہ قرآن ایک کتاب

Marfat.com

ہے جو اللہ کی جانب سے آپ کے پاس اس لئے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو سزائے نافرمانی سے ڈرائیں۔ اور قیامت کے دن ہر ایک کے اعمال تولے جائیں گے اور جس کی تول بھاری ہو گی وہی لوگ نجات یافتہ ہوں گے اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی سو وہی ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس واسطے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں اور مقرر کردیں اس میں تمہارے لئے روزیاں مگر تم بہت کم شکرگذار ہو۔

اس کے بعد تخلیق آدم، شیطان کے بہکانے اور آدم علیہ السلام کے زمین پر اتارے جانے کا بیان ہے۔ ساتھ ہی ستر پوشی کی ہدایت، بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کی ہدایت کی گئی اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والوں کے لئے عذاب شدید کی وعید ہے۔ جنت و دوزخ کی کیفیت کا اظہار اور یہ کہ دونوں کے بیچ میں ایک دیوار ہوگی اور اعراف کے اوپر مرد ہوں گے جو پہچان لیں گے ہر ایک کو اس کی نشانی سے اور وہ پکاریں گے جنت والوں کو کہ سلامتی ہے تم پہ وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے اور وہ امیدوار ہیں۔ اور جب پھرے گی ان کی نگاہ دوزخ والوں کی طرف تو کہیں گے اے رب ہمارے مت کر ہمیں گناہگار لوگوں کے ساتھ۔ اور پکاریں گے دوزخ والے جنت والوں پہ کہ بہاؤ ہم پر تھوڑا سا پانی یا دو کچھ اس میں سے جو تم کو روزی دی اللہ نے تو جنت والے جواباً کہیں گے کہ اللہ نے ان دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کر رکھی ہے۔ جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکے اور غفلت میں ڈال رکھا تھا۔ اس لئے انہوں نے دین کی کچھ پروانہ کی۔

پھر آسمان و زمین کی پیدائش، عرش پر اللہ کے قرار پکڑنے، رات و دن

Marfat.com

کی مسلسل گردش، سورج اور چاند اور ستاروں کے امر ربّی سے مسخر ہونے کا ذکر ہے کہ سب اس کے حکم تکوینی کے تابع ہیں کہ جو کام جس کے ذمّہ ہے وہ کئے جاتے ہیں۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ تم لوگ ہر حالت میں اور ہر حاجت میں اپنے اللہ رب العزت سے دُعا کیا کرو۔ عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے اور فرمایا گیا کہ اللہ کی زمین پر فساد مت پھیلاؤ۔

پھر فرمایا گیا کہ وہی اللہ ہے جو مینہ سے پہلے اچھی ہوائیں چلاتا ہے پھر مینہ برساتا ہے پھر اس کے حکم سے پھل نکلتے ہیں اور سبزہ ہوتا ہے۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ پھیر پھیر کر بیان فرماتا ہے۔ یہ نشانیاں شکر کرنے والوں ہی کے لئے نافع ہوتی ہیں۔

پھر حضرت نوح علیہ السلام کی دعوتِ دین اور قوم نوح کی نافرمانی اور اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے کے سبب قوم نوح (علیہ السلام) کے طوفان میں ڈوب جانے کا ذکر ہے۔ پھر ہود علیہ السلام کے اپنی قوم کی طرف بھیجے جانے کا ذکر فرمایا گیا اور صالح علیہ السلام کے قوم ثمود کی طرف اور لوط علیہ السلام کو اُن کی قوم کی طرف بھیجے جانے کا ذکر ہے کہ وہ اپنی قوم کے لوگوں کو ایک اللہ کی پرستش کی طرف بلائیں۔ قوم لوط نے اللہ کی نافرمانی کی اور خلافِ وضع فطری فعل اختیار کیا۔ اللہ نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا اور سب نے دیکھ لیا، گناہگاروں کا جو انجام ہوا۔

پھر شعیب علیہ السلام کے مَدیَن کی طرف بھیجنے کا ذکر ہے۔ جنہوں نے اپنی قوم کو ایک خدا کی بندگی کی طرف بلایا اور ناپ تول میں کمی سے منع کیا اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر دینے سے روکا مگر انہوں نے حکم عدولی کی اور اپنے انجام بد کو پہنچے۔

Marfat.com

پھر قوم شعیب کے سرداروں کا ذکر ہے کہ انہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو دھمکی دی کہ یا تو تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ ورنہ ہم تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو شہر بدر کر دیں گے۔ ان کی اس دریدہ دہنی کے سبب اللہ کا عذاب آیا اور ایک صبح کو اچانک زلزلے نے آن پکڑا اور وہ اپنے گھروں کے اندر اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔

Marfat.com

پارہ : ۹

قال الملاء

آٹھویں پارے کے آخر میں پچھلی قوموں کے اللہ کے احکام کے ساتھ استہزا اور اپنے انبیاء کے ساتھ گستاخیوں کا ذکر تھا۔ چنانچہ قوم نوحؑ، عاد و ثمود اور قوم لوطؑ کی نافرمانیوں اور ان پر عذاب کے ذکر کے بعد بیان فرمایا گیا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی قوم نے دھمکی دی کہ تم ہمارے دین میں واپس لوٹ آؤ۔ ورنہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنے شہر سے نکال دیں گے۔ ان کی اس گستاخی اور دریدہ دہنی کے نتیجہ میں ان پر اللہ کا عذاب آیا اور اچانک زلزلہ نے آن پکڑا اور ایک صبح کو وہ سب اپنے گھروں میں اُوندھے منہ پڑے رہ گئے۔

اور اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا جنہوں نے اس کے سامنے اپنے کو بحیثیت رسول پیش کیا اور کہا کہ قوم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے مگر فرعون نے انکار کر دیا اور ان سے اپنے سچے ہونے پر معجزہ کا مطالبہ کیا۔ آپؑ نے اپنے عصا کو زمین پر ڈال دیا جو فوراً اژدہا بن گیا۔ سردار لوگ کہنے لگے یہ تو کوئی بہت بڑا جادوگر ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کے جادوگروں کے ساتھ مقابلہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غالب آنے اور فرعون کے مزید جبر و ظلم کا

Marfat.com

ذکر ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آلِ فرعون پر قحط کا عذاب نازل فرمایا پھر ان پر طوفان، ٹڈی دل، مینڈکوں اور پانی کے خون کی شکل میں بدل جانے کے مختلف عذاب آئے اور جب وہ عذاب موسیٰ علیہ السلام کی دُعا کے ساتھ ٹل جاتے تو فرعونی اپنے کفر پر اور سختی کے ساتھ جم جاتے اور اُن کے تکبر میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ بالآخر قوم فرعون تباہ و برباد ہوئی اور قوم بنی اسرائیل اللہ کی زمین کی وارث بنی جو ایک کمزور قوم تھی، بسبب اپنے صبر کرنے کے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے۔ تورات کے ملنے اور ان کی عدم موجودگی میں بنی اسرائیل کے بچھڑے کو خدا بنا کر پوجنے کا، پھر موسیٰ علیہ السلام کے واپس آنے اور اپنی قوم سے سخت ناراض ہونے اور بنی اسرائیل پر اللہ کا عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُعا فرمائی تو ارشاد ہوا کہ مکمل رحمت کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو ایمان و تقویٰ اور زکوٰۃ وغیرہ کی مخصوص شرائط کو پورا کریں۔

چنانچہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسولؐ کی جو اُمّی ہے، جس کی شہادت تورات و انجیل میں ان کے پاس ہے اور وہ نبی حکم کرتا ہے نیک کاموں کا اور منع کرتا ہے منکرات سے اور حلال کرتا ہے اُن کے لئے طیّب چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر خبیث و ناپاک چیزیں، سو جو اس پر ایمان لائے اور اس کے رفیق و مددگار ہوئے اور تابع ہوئے اس نور یعنی قرآنِ مجید کے جو اس کے ساتھ اترا، وہی لوگ فلاح یاب ہوئے اور اپنی مراد کو پہنچے

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ فرما دیجئے، اے لوگو! اِنّی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔ سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُمّی پر تاکہ تم راہ پاؤ۔

Marfat.com

پھر قومِ موسیٰؑ پر احسان کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے قوم موسیٰؑ کے بارہ قبیلوں کے لئے پانی کے بارہ چشمے جاری ہوئے صحرائے تیہ میں سایہ کرنے، من و سلویٰ اتارنے اور شہر میں حطۃٌ یعنی بخش دے کہتے ہوئے داخل ہونے کی ہدایت اور اس سے نافرمانی کے سبب آسمان سے ان پر عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے اور ہفتے کے دن حکم ربّی کے خلاف مچھلیاں پکڑنے اور ان کی صورتیں مسخ ہو جانے کا بیان ہے۔ پھر فرمایا گیا جو لوگ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں کتاب قرآن کو اور قائم رکھتے ہیں نماز، ہم ان نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہ کریں گے۔

پھر اس عہد الست کا ذکر ہے جو اللہ نے تخلیق کائنات کے وقت ذریّات آدم سے لیا تھا۔ پھر اس عہد الست سے اعراض کرنے والے اور اللہ کی آیات جھٹلانے والے لوگوں کی دنیا طلبی کا ذکر ہے کہ ان کی مثال اس کتّے کی سی ہے جو زبان باہر نکالے ہوئے اپنی خواہش کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ گو اُن کے دل ہیں مگر ان سے حق بات کو نہیں سمجھتے۔ آنکھیں ہیں مگر استدلالی طور پر کسی چیز کو نہیں دیکھتے، اور کان ہیں مگر حق بات کو نہیں سُنتے۔ وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ۔ وہی لوگ ہیں غافل۔ ان کو اپنے کئے کی سزا ضرور ملے گی۔

پھر ارشاد فرمایا گیا کہ ان لوگوں میں کہ جن کو ہم نے پیدا کیا ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہے کہ راہ بتلاتے ہیں سچی اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں۔ پھر لوگوں کے اس سوال کا کہ قیامت کب آئے گی ذکر فرمایا گیا۔ آپؐ فرما دیجئے کہ اس کا علم کہ کب آئے گی صرف میرے رب ہی کے پاس ہے۔ وقت آنے پر اس کو

Marfat.com

وہی ظاہر کرے گا۔ وہ بھاری بات ہے آسمانوں اور زمینوں میں جب تم پر آئے گی تو بے خبر آئے گی۔ آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذاتِ خاص کے لئے بھی بھلے بُرے کا اختیار نہیں رکھتا، مگر اتنا ہی جتنا کہ حق تعالیٰ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں اپنے لئے بہت سا منافع حاصل کر لیا کرتا اور کوئی مضرت ہی مجھ پر واقع نہ ہوتی۔

جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا، وہ بندے ہیں تم جیسے، میرا حامی تو اللہ ہی ہے جس نے اتاری کتاب قرآن اور وہی حمایت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔ آپؐ فرما دیجئے کہ میں تو وحی الٰہی کا پابند ہوں۔ جو حکم میرے رب کی طرف سے آتا ہے میں تو اس پر چلتا ہوں۔ پھر فرمایا گیا کہ آپ ہر شخص سے کہہ دیجئے کہ جب قرآن پڑھا جایا کرے تو وہ اس کو خاموشی کے ساتھ سنا کریں تاکہ ان پر رحم کیا جائے اور اپنے رب کی یاد صبح و شام گڑگڑاتے ہوئے، ڈرتے ہوئے اور ایسی آواز سے جو پکارنے سے کم ہو کرتے رہنا چاہیئے تاکہ تمہارا شمار غافلوں میں نہ ہو۔ بیشک جو تیرے رب کے نزدیک ہیں، وہ تکبّر نہیں کرتے اس کی بندگی سے، اور یاد کرتے ہیں اس ذات پاک کو اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

انفال

سورۃ : ۸

یہاں سورۂ اعراف ختم ہو کر سورۂ انفال شروع ہوتی ہے جس میں زیادہ تر مالِ غنیمت کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ مالِ غنیمت اللہ کا ہے اور رسولؐ کا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اگر تم صاحب ایمان ہو۔

Marfat.com

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ایمان والے وہی ہیں جب اللہ کا نام آئے تو اس کے جلال و عظمت کے استحضار سے ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکّل کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ اللہ نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ایمان والے ہیں اور اُن کے اپنے رب کے پاس بڑے درجے ہیں اور ان کے لئے مغفرت ہے اور رزق کریم، عزت کی روزی۔

پھر غزوۂ بدر کا واقعہ اور اللہ کی مدد و نصرت کا حال مذکور ہے اور پھر ساتھ ہی اسلامی قانون جنگ کے بعض قاعدے بیان کئے گئے۔ پھر ارشاد ہوا کہ خیانت نہ کرو: اللہ اور رسول ؐ سے اور جان بوجھ کر آپس کی امانتوں میں خیانت نہ کرو۔ اور اچھی طرح جان لو کہ بلاشبہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ و آزمائش ہیں۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے رہے تو اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر اس پارے کے آخر میں حکم ہوتا ہے کہ کفّار عرب سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ یعنی شرک نہ رہے۔ پھر اگر وہ شرک سے باز آجائیں تو اللہ ان کے کام کو دیکھتا ہے اور اگر وہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا حمایتی ہے یعنی اللہ کی مدد و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے آخری دم تک لڑتے رہو۔ ظاہر ہے کہ تمہارے مقابلہ میں اللہ کی حمایت کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

Marfat.com

پارہ ۱۰:

واعلموا

نویں پارے کے آخر میں کفار کے ساتھ جہاد کا ذکر تھا، اب اس دسویں پارے کے آغاز میں مالِ غنیمت کا حکم بیان کیا گیا ہے کہ جو کچھ مالِ غنیمت تمہارے ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے (مختص) ہے۔

پھر غزوۂ بدر کی بعض تفصیلات بیان فرمائی گئیں اور اس ضمن میں ارشاد فرمایا گیا کہ اے مسلمانو! حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اور آپس میں نہ جھگڑو۔ اگر آپس میں جھگڑو گے تو اس کے نتیجے میں کمزور اور بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ پھر حکم ہوتا ہے واعدوالهم مااستطعتم من قوة۔ کہ تیاری کرو کفار سے لڑنے کے لئے جو کچھ تمہارے بس میں ہو اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے، وہ پورا ملے گا تم کو اور تمہارا حق نہ رہ جائے گا۔

پھر غزوۂ بدر میں جو کفّار مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوئے ان کے بارے میں ارشاد ہوا پھر بدریین یعنی جو صحابہ کرامؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ان کی فضیلت

Marfat.com

بیان کی گئی پھر قانون میراث کا ایک قاعدۂ کلیہ بیان فرمایا گیا: واولوالارحام بعضھم اولی ببعض کہ رشتہ دار آپس میں زیادہ حقدار ہیں ایک دوسرے کے اور اس کے ساتھ ہی سورۂ انفال اختتام کو پہنچی۔

سورۃ: ۹

توبہ

اب سورۂ توبہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس کو سورۂ برأت بھی کہا گیا ہے۔ اس میں کفّار سے برأت یعنی مسلمانوں کے کافروں سے بری الذمہ ہونے کا بیان ہے اور توبہ اس لئے کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان ہے۔

سورۂ توبہ میں چند غزوات اور ان سے متعلقہ واقعات کا بیان ہوا اور پھر ان کے ضمن میں بہت سے احکام نازل فرمائے گئے۔ مثلاً ۸ھ میں فتح مکہ اور غزوۂ حنین، رجب ۹ھ میں غزوۂ تبوک اور پھر ذی الحجہ ۹ھ میں تمام مشرک قبائلِ عرب سے معاہدات ختم کرنے کا اعلان۔ چنانچہ سورہ کی ابتداء ہی میں ارشاد ہوتا ہے کہ: براۃ من اللہ و رسولہ الی الذین عاھدتم من المشرکین۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کے عہد سے دستبرداری ہے جن سے تم نے بلاتعین مدّت عہد کر رکھا تھا۔ مگر جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے کچھ قصور نہ کیا تھا تمہارے ساتھ اور مدد نہ کی تمہارے مقابلے میں کسی کی سو ان سے پورا کرو ان کا عہد ان کے وعدے تک۔ اور پھر جب چار ماہ حج کے گذر جائیں جس میں جدال و قتال ممنوع ہے تو پھر مشرکوں کے خلاف کھلا اعلانِ جنگ کرو، یہاں تک کہ وہ افعال شرک سے تائب ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں تو ان سے تعرض نہ کرو اور ان کا راستہ

Marfat.com

چھوڑ دو۔ بیشک اللہ غفور و رحیم ہے اور اگر تم سے کوئی مشرک پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ کلامِ الٰہی سُن لے پھر اس کو امن کی جگہ میں پہنچا دو اور یہ لوگ جب کفر و شرک سے توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی بن جائیں گے۔ اور اگر وہ توڑ دیں اپنی قسمیں عہد کرنے کے بعد اور عیب لگائیں تمہارے دین میں تو لڑو کفر کے سرداروں سے تاکہ وہ باز آئیں کہ وہ اس فکر میں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال باہر کریں، درآنحالیکہ چھیڑ چھاڑ اور پہل انہی کی طرف سے ہوئی۔

پھر حکم ہوا کہ اے ایمان والو! لا تتخذوا آباءکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان۔ کہ اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق مت بناؤ اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں۔ یعنی تمہاری دوستی اور تمہاری دشمنی کی واحد بنیاد صرف ایمان ہے، خواہ وہ تمہارا باپ اور بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ دوسرے لفظوں اصل رشتہ اسلام اور ایمان ہی کا رشتہ ہے، نسبی، نسلی اور وطنی سارے رشتے اسلام کے مقابلے میں ناقابلِ اعتبار اور قربان کر دینے کے لائق ہیں۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد
فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد

اور جب اسلام کو اللہ نے جزیرۃ العرب میں غالب فرما دیا تو حکم ہوا کہ مشرک لوگ نجس ہیں، پلید ہیں؛ فلا یقربو المسجد الحرام بعد عامہم ھذا۔ پس وہ نزدیک نہ آنے پائیں مسجد حرام کے اس سال کے بعد اور اگر تمہیں مشرکوں کے حدودِ حرم میں داخلے پر پابندی سے معاش کی تنگی کا خوف لاحق ہے تو اللہ چاہے گا تو تمہیں آئندہ غنی کر دے گا اپنے فضل و کرم سے اور

Marfat.com

اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

پھر حکم ہوا کہ اہل کتاب یا تو ایمان لائیں یا جزیہ دے کر دار الاسلام میں رہ سکتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا گیا: ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ کہ اللہ ہی نے بھیجا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکہ اس کو غلبہ دیں ہر دین پر، خواہ مشرکین بُرا مانیں۔ گویا کتاب ہدایت یعنی قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا منشاء و مقصود ہی یہ ہے کہ اللہ کے دین کو سارے ادیان پر غالب کیا جائے۔

پھر جہاد میں سستی کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ اور منافقین کا حال بیان کیا گیا جنہوں نے جھوٹے عذر اور بہانے تراش کر غزوہ تبوک میں عدم شمولیت کی اجازت حاصل کر لی تھی۔

پھر زکوٰۃ جو ۹ھ میں فرض کی گئی، اس کے صرف کی مدات بیان فرمائی گئیں کہ: انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیمٌ حکیم۔ فرض صدقات یعنی زکوٰۃ تو حق ہے صرف غریبوں کا اور محتاجوں کا اور جو کارکن زکوٰۃ وصول کرنے پر متعین ہوں اور جن کی دلجوئی کرنا منظور ہو۔ اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرضے ادا کرنے میں اور جہاد والوں کے سامان میں اور مسافروں کی امداد میں صرف کی جائے یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

Marfat.com

پھر منافقین کا ذکر و احوال ہے کہ جو دل ہی دل میں ڈرا کرتے ہیں کہ کہیں قرآن مجید کی ایسی کوئی سورت نازل نہ ہو جائے جس سے ان کے دل کی حقیقت مسلمانوں پر کھل جائے۔ پھر منافقوں کی پہچان یہ بتلائی گئی کہ وہ بری باتیں سکھاتے ہیں اور اچھی باتوں سے باز رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے رکے رہتے ہیں۔ اللہ نے ان کو پھٹکار دیا اور ان کے لئے عذاب ہے قائم و برقرار رہنے والا۔ پھر مومن مردوں اور مومن عورتوں کا بیان فرمایا گیا کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چلتے ہیں۔

پھر اللہ کے اس وعدے کا ذکر ہے کہ جو اس نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے کیا ہے کہ وہ ان کو ایسی جنّت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور جنّت میں ان کا بہترین ٹھکانا ہوگا۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ کی رضا اور خوشنودی ان کو حاصل ہوگی اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبیؐ! آپ جہاد کیجئے کافروں اور منافقین سے۔ پھر اس کے بعد منافقین کے لئے استغفار کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر آپ ان کے لئے ستّر بار بھی استغفار کریں گے تب بھی اللہ ان کو معاف نہ کرے گا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ ان منافقین کی نہ تو آپ نماز جنازہ پڑھیئے اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوئیے کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور یہ فاسق ہیں۔

Marfat.com

پارہ : ۱۱

یعتذرون

دسویں پارے کے آخر میں ان منافقین کا ذکر تھا جو اپنے کفر و نفاق کے سبب جہاد میں شرکت سے عذر کر کے بیٹھ رہے اور انہوں نے حیلے بہانے تراش کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر بیٹھ رہنے کی اجازت لے لی تھی اور کچھ ایسے بھی متکبر منافق تھے جنہوں نے سرے سے کسی اجازت ہی کی ضرورت محسوس نہ کی اور آپ ہی گھر بیٹھ رہے چنانچہ اب ان منافقین کا بیان ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد سے واپسی پر آپ کی خدمت میں حاضری دی اور جہاد میں عدم شرکت کے جھوٹے عذر تراشے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت حال۔ سے بذریعہ وحی باخبر کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ آپ ان سے فرما دیجئے کہ فضول جھوٹے عذر نہ تراشو، ہم نہیں سچا نہ سمجھیں گے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان منافقین سے راضی نہ ہونے کا حکم دیا گیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے شریر لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔

منافقین کے ذکر کے بعد مؤمنین کا بیان ہوا اور مہاجرین سابقین الاولین یعنی جو پہلے ہجرت کرنے والے ہیں اور انصار میں ان کی پہلی مدد کرنے والے ہیں ان کی فضیلت اور درجات کی بلندی کا ذکر فرمایا گیا کہ رضی اللہ عنھم

Marfat.com

ورضوا عنه - اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے۔ ایک مسلمان کی معراج اور منتہائے مقصود یہ ہے کہ اللہ اس سے راضی ہو جائے اور یہ شرف صحابۂ کرام السابقون الاولون کو بموجب اس آیت قرآنی حاصل ہو گیا۔

اس کے بعد مجاہدین کی فضیلت بیان فرمائی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور ان کے مال کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنّت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ ساتھ ہی فرمایا گیا کہ وہ مجاہدین، جہاد کے باوصف گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں اور اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور اللہ کی حمد کرنے والے ہیں اور روزہ رکھنے والے ہیں اور رکوع و سجود یعنی نماز پڑھنے والے ہیں اور نیک باتوں کی تعلیم دینے والے ہیں اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے ہیں اور اللہ کے احکام کا خیال رکھنے والے ہیں اور ایسے مؤمنین کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خوشخبری سنا دیجئے کہ ان سے جنّت کا سچا وعدہ کیا گیا ہے اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی گئی کہ آپ اور دوسرے مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دُعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ یہ امر ظاہر ہو چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔

پھر اس امر کی ہدایت کی گئی کہ مسلمانوں کی ایک جماعت ایسی ہو جو بقیہ مسلمانوں کو دین کا علم پہنچائیں لیتفقھوا فی الدّین اور مسلمان علم حاصل ہو جانے کے بعد دین کے خلاف کاموں سے احتراز برتیں۔

سورۂ توبہ کے آخر میں ارشاد ہوا لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم۔

Marfat.com

اے لوگو! تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس بشر سے ہیں۔ جن کو تمہاری تکلیف کی بات بہت گراں گذرتی ہے اور جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں، مؤمنین کے ساتھ تو آپ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ پھر بھی اگر لوگ اعراض کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ کافی ہے محمدؐ کو اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ ہے مالک عرش عظیم کا۔

سورۃ : ۱۰

یونس

اسی پر سورۂ توبہ تمام ہوئی اور اگلی سورۂ یونس کا آغاز ہوتا ہے۔ سورۂ یونس میں بھی اسلام کے تین اہم پہلوؤں یعنی توحید، رسالت اور آخرت کی طرف مشاہدہ کائنات کے ذریعے توجہ دلائی گئی اور اس کے ساتھ ہی کچھ عبرت انگیز تاریخی واقعات و قصص کا ذکر کر کے ان مضامین توحید و رسالت اور آخرت کو ذہن نشین کرایا گیا ہے۔

چنانچہ سب سے پہلے آسمانوں اور زمین کی پیدائش، سورج اور چاند کی چمک اور مقررہ منازل میں طلوع و غروب یا رات اور دن کا اختلاف، اور آسمانوں اور زمینوں میں جو لاتعداد چیزیں پیدا فرمائی ہیں ان کا ذکر فرما کر توحید کا پیغام دیا گیا اور پھر فرمایا گیا کہ جو لوگ ہمارے پاس دوبارہ لوٹ کر آنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے اور وہ دُنیا کی زندگی میں خوش و خرم ہیں اور اسی میں اپنا جی لگا بیٹھے ہیں، آخرت کی نہ کوئی طلب ہے اور نہ کوئی فکر، اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں اور بالکل غافل ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو اللہ رب العزت ان کے مومن ہونے کے

Marfat.com

سبب اُن کے مقصد یعنی جنّت تک پہنچا دے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی یہ صفت بیان کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کی فوراً ہی پکڑ نہیں کرتا بلکہ انہیں ڈھیل دیتا رہتا ہے تاکہ توبہ کی مہلت رہے۔ ان کے پاس پیغمبر آتے ہیں اور جب ان کے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف اور واضح ہیں تو یہ لوگ جو سرے سے آخرت ہی کے منکر ہیں اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لانے کا مطالبہ کرتے ہیں یا اس قرآن کے احکام میں ترمیم چاہتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ یہ قرآن میرے پاس وحی کے ذریعہ پہنچا ہے۔ میری یہ مجال نہیں کہ اس کو اپنی طرف سے بدل ڈالوں، میرے پاس تو جو حکم آتا ہے میں اس کی تابعداری کرتا ہوں۔

پھر قیامت کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ یوم قیامت اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا اور وہ لوگ سخت خسارے میں ہوں گے جنہوں نے بعث بعد الموت یعنی موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور جزا و سزا کو جھٹلایا اور نبیوں کی تکذیب کی، ایسے لوگوں کے لئے عذاب واقعی امر ہے۔

پھر قرآن مجید کے بارے میں پورے عالم انسانیت کو مخاطب کرکے فرمایا گیا کہ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو سراپا نصیحت ہے اور دلوں میں جو بُرے کاموں کے کرنے سے روگ ہو جاتے ہیں اُن کے لئے شفا ہے اور نیک کاموں کے کرنے کے لئے رہنمائی کرنے والی ہے اور اگر اس پر عمل کرکے نیک کاموں کو اختیار کریں تو برابر رحمت ہے اور یہ سب برکات ایمان والوں کے لئے ہیں۔ آپ ان سے فرما دیجئے کہ لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیئے اور قرآن کریم کی یہ دولت اس دنیا سے بدرجہا

Marfat.com

بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے ان کے لئے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ بے دین لوگوں کی کفر کی باتوں پر مغموم نہ ہوں اور پھر حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوموں کا ذکر کیا گیا کہ کس طرح منکرین حق کو ہلاکت و تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی سلسلے میں حضرت یونس علیہ السلام اور ان کی قوم کا ایک واقعہ ذکر فرمایا گیا جس میں بڑی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا گیا کہ اگر اللہ رب العزت چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سارے کے سارے ایمان لے آتے لیکن کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں پر زبردستی کریں گے کہ لوگ مومن ہو جائیں۔ حالانکہ کسی شخص کا ایمان لانا بلا مشیّت ایزدی ممکن نہیں۔ پس اے نبی! لوگوں سے فرما دیجئے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق پہنچ چکا۔ سو جو شخص اس حق کے راستے پر چلے تو اس کا فائدہ اسی کے لئے ہے اور جو کوئی راہ حق سے بہکا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ اور اللہ ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورۃ ۱۱ — ھود

یہاں سورۂ یونس ختم ہو کر سورۂ ہود شروع ہوتی ہے۔ سورۂ ہود میں پچھلی قوموں پر نازل ہونے والے اللہ کے قہروں اور مختلف قسم کے عذابوں اور پھر قیامت کے ہولناک واقعات اور جزا و سزا کا ذکر خاص انداز میں آیا ہے۔

سورت کے آغاز میں فرمایا گیا کہ یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم ہیں اور پھر صاف صاف بھی بیان کی گئیں اور یہ کتاب قرآن ایسی کتاب

Marfat.com

ہے جو ایک حکیم و خبیر کی طرف سے آئی ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور یہ کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی کی طرف سے کتاب قرآن پر ایمان نہ لانے کے سبب عذاب سے ڈرانے والے اور ایمان لانے پر ثواب کی بشارت دینے والے ہیں پس تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ اور پھر اس کی طرف عبادت میں متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقررہ تک ایمان و عمل صالح کی برکت سے دنیا میں بھی متاعاً حسناً سے نوازے گا اور آخرت میں بھی ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم لوگ ایمان لانے سے اعراض کرتے رہے، بچتے رہے تو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۱۲

ومامن دابة

یہ بارہواں پارہ سورۂ ہود کے دس رکوع اور سورۂ یوسف کے ابتدائی چھ رکوع پر مشتمل ہے۔

سورۂ ہود کی ابتدائی چند آیات جو گیارہویں پارے کے آخر میں شامل ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے علم محیط کا ذکر تھا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے پر محیط ہے۔ اب یہاں اس پارے کے آغاز میں اللہ کے اپنے بندوں پر ایک عظیم احسان کا ذکر فرمایا گیا اور وہ عظیم احسان یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اُن کے رزق کی کفالت خود اپنے ذمّے لے لی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ومامن دابة فی الارض الاعلی اللہ رزقھا۔ کہ کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ پھر کائنات کو پیدا کرنے کی حقیقت بیان کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا بجائے خود کوئی مقصد نہیں بلکہ ان پر عمل کرنے والے انسانوں کے لئے بنایا گیا تاکہ وہ ان چیزوں سے اپنی معاش بھی حاصل کریں اور ان چیزوں پر غور کر کے اپنے خالق اور اپنے رب کی معرفت حاصل کریں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا گیا: لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ کہ آسمان و زمین کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھا عمل کرنے والا ہے یعنی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے

Marfat.com

کون شخص اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق متمتع اور مستفیض ہوتا ہے۔ پس جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عمل کا فائدہ دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور ایسے لوگوں کے واسطے آخرت میں کچھ نہیں، سوائے نار دوزخ کے۔

پھر حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کا ایک نئے انداز سے ذکر فرمایا گیا کہ قوم نوح کے سربرآوردہ اور مالدار لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو یہ طعنہ دیا کہ آخر تم میں ایسی کون سی فضیلت ہے کہ تم رسالت کے مدعی ہو ہم تو تم میں کوئی بڑائی نہیں دیکھتے اور تمہاری دعوت کو جس کسی نے بھی قبول کیا ہے وہ سب نچلے درجے کے لوگ ہیں۔ نوح علیہ السلام نے انہیں سمجھانے اور قائل کرنے کی کوشش کی کہ فضیلت کا معیار مال و دولت نہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا نچلے درجے سے ہونا انہیں اللہ کے نزدیک خیر و برکت سے محروم نہیں رکھ سکتا۔ مگر قوم نوح علیہ السلام کے یہ سردار جنہیں اپنی دولت پر گھمنڈ اور ناز تھا کہنے لگے: فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین۔ کہ اچھا جس چیز یعنی عذاب سے تم ہم کو دھمکاتے رہتے ہو وہ ہمارے سامنے لے آؤ۔ پھر طوفان نوحؑ کا تفصیلی ذکر فرمایا گیا جس میں نوح علیہ السلام کا بیٹا تک غرق ہو گیا۔ کیونکہ وہ نافرمان تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ نجات کا دارومدار زر و جواہر کی زیادتی یا عالی نسبی پر نہیں بلکہ صرف اور صرف ایمان باللہ، ایمان بالرسالت اور عمل صالح پر ہے۔ اور یہ کہ مومن باپ اور کافر بیٹے میں باہم اگرچہ قرابت کا رشتہ ہو مگر دینی اور مسلمانوں کے اجتماعی معاملات میں اس رشتہ قرابت کا کوئی اعتبار نہیں۔ کوئی شخص کتنا

Marfat.com

ہی عالی نسب ہو، کتنے ہی بڑے بزرگ کی اولاد ہو یہاں تک کہ اگر وہ کسی نبی کی آل اولاد میں سے بھی ہو تو اگر وہ صاحب ایمان نہیں تو اس کی عالی نسبی یا نبی کے خاندان سے تعلق اس کی نجات کا سبب نہیں ہو سکتا۔ نجات کا اصل دارو مدار تو درحقیقت ایمان و تقویٰ پر ہے۔

اور پھر ہود علیہ السلام کے قوم عاد کی طرف بھیجے جانے کا ذکر ہے اور قومِ نوح کی طرح قومِ عاد نے بھی آوازِ حق کو نہ سنا اور پھر وہ راتوں رات تباہ و برباد کر دی گئی اور ان کا یہ دعویٰ من اشد منا قوۃ" کہ کون ہے جو قوت میں ہم سے بڑھ کر ہے؟ اللہ کے غضب کے آگے بے حقیقت ہو کر رہ گیا۔

قوم عاد کے بعد قوم ثمود کی سرکشی کا ذکر ہے جنہوں نے قوم نوح اور عاد کی طرح دعوتِ حق کو قبول نہ کیا۔ اور بالآخر دردناک عذاب سے دوچار ہوئے۔ پھر قومِ لوط کی فحاشی، آبرو باختگی، لواطت اور کھلی بے حیائی کا ذکر ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کے سمجھانے کے باوجود قوم لوط کا بدکاری پر اصرار اللہ کے غضب کا سبب بنا اور ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی۔ اور یہ قوم اپنی زبردست بداخلاقی، بدکاری اور آبرو باختگی کے سبب پیوند زمین ہو گئی۔ قوم لوط پر عذاب والی آیت کے آخر میں اقوام دنیا کو متنبہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا گیا: وما ھی من الظالمین ببعید۔ پتھراؤ کا عذاب آج بھی ظالموں سے کچھ زیادہ دور نہیں۔ یعنی جو لوگ قوم لوط کی طرح ظلم و بے حیائی پر جمے رہیں گے وہ اپنے آپ کو اس عذاب سے دور نہ سمجھیں جو قوم لوط پر آیا۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام کے مدین بھیجے جانے اور اہل مدین کے دولت کی حرص و ہوس میں مبتلا

Marfat.com

ہونے کا بیان ہے۔ اہل مدین کو دولت کی اس قدر حرص تھی کہ وہ جائز و ناجائز طریقے سے دولت کمانے میں کوئی تفریق نہ کرتے، ناپ تول میں کمی کرتے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جانے اور لاتعداد بندوں کے حقوق ان کی گردنوں پر تھے۔ لیکن انہیں دولت کی حرص نے اندھا کر دیا تھا۔ انہیں اگر فکر تھی تو بس ہر طرف سے مال سمیٹنے کی۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان بُری حرکتوں اور حرام طریقوں سے مال کمانے سے باز رہنے کی نصیحت کی اور کوشش کی مگر اُن کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کا انجام بھی قوم عاد اور ثمود سے مختلف نہ ہوا۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے توحید پیش کرنے اور فرعون کے انکار اور سرکشی کا ذکر ہے جس کا سبب اُس کا تکبر تھا۔

ان واقعات کے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ دین حق یعنی اسلام کی مخالفت جو یہ کفار و مشرکین کر رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ سابق میں دوسرے انبیاءؑ کے ساتھ بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ ان نافرمان قوموں کے ذکر اور احوال سُنانے کے بعد ہدایت کی گئی کہ جس طرح آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کو حکم ہوا ہے راہِ دین پر قائم رہیئے چنانچہ وہ دائرہ دین سے ذرا باہر نہ نکلے اور ظالموں کی طرف ذرہ برابر مائل نہ ہوتے۔ پھر ارشاد فرمایا گیا کہ نماز قائم کیجئے، ذٰلك ذکرٰی للذاکرین۔ یہ نماز ذکر ہے، یاد دہانی ہے یاد رکھنے والوں کے لئے۔ یعنی نماز کے ذریعے بندے اور اس کے معبود کے درمیان یاد کا ایک تعلق قائم ہوتا ہے۔ وللہ غیب السمٰوات والارض والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربك بغافل عما تعملون۔ اور آسمانوں اور زمین میں جتنی غیب کی باتیں ہیں ان کا علم اللہ ہی کو ہے اور سب امور اسی

Marfat.com

اسی کی طرف رجوع ہوں گے تو اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر بھروسہ رکھیے اور آپ کا رب جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بے خبر نہیں ہے۔

سورۃ: ۱۲

یوسف

یہاں سورۂ ہود ختم ہو کر سورۂ یوسف شروع ہوتی ہے۔ سورۂ یوسف کے آغاز میں نزول قرآن کی غایت بیان کی گئی ہے کہ لوگ عقل و تدبّر سے کام لیں اور خلافِ قرآن راستہ اختیار کر کے تباہی و بربادی کو دعوت نہ دیں۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب دیکھنے اور آپ کے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام سے اس خواب کے ذکر اور اُن کی ہدایت کہ دوسرے بھائیوں سے اس کا ذکر نہ کرنا اور پھر بھائیوں کے بہانہ بازی سے کام لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کو، نکل لے جانے، کنویں میں ڈالنے اور پھر والد سے غلط بیانی کرنے اور پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے مصر میں فروخت ہونے کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال پر عزیزِ مصر کی بیوی کے فریفتہ ہونے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مبتلائے آزمائش ہونے اور صاف بچ نکل آنے اور اس عورت کے آپ پر جھوٹا الزام لگانے اور آپ کے جیل جانے اور حق کے راستے میں ثابت قدم رہنے کا ذکر ہے۔ جیل میں آپ کے ساتھ دو نوجوان بھی داخل ہوئے۔ پھر ان کے خواب دیکھنے اور یوسف علیہ السلام کے تعبیر بتانے کا ذکر ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی بتائی ہوئی تعبیر صحیح ثابت ہوئی اور ان قیدیوں میں سے ایک بچ گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جس شخص

Marfat.com

کے بچ جانے کی تعبیر دی تھی اس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس جاکر میرا ذکر کرنا. لیکن وہ بادشاہ کو یہ قصہ سنانا بھول گیا حتٰی کہ بادشاہ نے ایک خواب دیکھا اور جب اس کا تذکرہ اس خادم نے سنا تو اسے حضرت یوسف کی یاد آئی. اس نے بادشاہ سے ذکر کیا۔ چنانچہ بادشاہ نے فوراً آپ کی رہائی کا حکم دے دیا۔ مگر آپ نے رہا ہونے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اپنے مالک سے کہو کہ اس واقعے کی حقیقت دریافت کرے کہ عورتوں نے اپنے ہاتھ کیوں کاٹ ڈالے تھے چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو اپنے دربار میں بلایا۔ واقعہ کی بقیہ تفصیل اگلے پارے میں بیان کی گئی ہے.

Marfat.com

پارہ : ۱۳

وما ابری

یہ تیرھواں پارہ سورۂ یوسف کے آخری چھ رکوع، پوری سورۂ رعد اور سورۂ ابراہیم کل ۱۸ رکوع پر مشتمل ہے۔ سابقہ پارے میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان ہو رہا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل سے رہا ہونے سے اس وقت تک کے لئے انکار کر دیا جب تک کہ ان کے بے قصور جیل بھیجے جانے کی حقیقت آشکار نہ ہو جائے۔ چنانچہ بادشاہ نے متعلقہ عورتوں کو بلایا اور ان سے حقیقتِ حال معلوم کی تو ان عورتوں نے کہا کہ ماشاء اللہ ہم نے یوسف (علیہ السلام) میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ جب عزیزِ مصر کی بیوی نے دیکھا کہ اب سچی بات کھل گئی تو اس نے اعتراف کیا کہ میں نے یوسفؑ کو پھسلانے کی کوشش کی تھی اور یوسفؑ سچا ہے۔ یہ حقیقت آشکار ہوگئی کہ یوسف علیہ السلام نے عزیزِ مصر کی عزت پر ڈاکہ نہیں ڈالا تھا اور وہ پاک دامن ہیں بلکہ عزیزِ مصر کی بیوی نے انہیں پھسلانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ یہ سب کچھ اس لئے ناگزیر تھا کہ یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی ظاہر ہو جائے۔ اس کے بغیر عزیزِ مصر کے دل سے شک و شبہ کا کانٹا نہیں نکل سکتا تھا۔

چنانچہ یوسف علیہ السلام کو قید خانہ سے اعزاز و اکرام کے ساتھ بادشاہ کے دربار میں لایا گیا اور بادشاہ نے انہیں وزارتِ خزانہ کا ذی عزت منصب عطا

Marfat.com

فرمایا۔ پھر یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا غلّے کے لئے مصر میں اِدھر اُدھر پھرنا یوسف علیہ السلام کا اُن کو پہچان لینا، بلا قیمت غلّہ دینا، پھر علاتی بھائی کو ساتھ لے کر ان سب کا دوبارہ آنا اور یوسف علیہ السلام کا ایک تدبیر سے اپنے بھائی کو روک لینا، بھائیوں کا اپنے شہر واپس لوٹنا اور پھر بیٹوں کی جدائی کے غم میں رونے روتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا نابینا ہو جانا اور پھر یوسفؑ کے پاس ان کے بھائیوں کا تیسری بار آنا بیان ہوا ہے۔ جب برادرانِ یوسفؑ کو یہ علم ہوا کہ یہ تو وہی یوسفؑ ہے جسے ہم نے کنویں میں مرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا تو ان کے سر ندامت سے جھک گئے۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اور مصائب پر صبر کرتا ہے تو اس کا حق اللہ تعالیٰ ضائع نہیں فرماتا۔ پھر انہوں نے یوسف علیہ السلام سے معافی چاہی تو یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

لا تثریب علیکم الیوم (تم پر آج کے دن کچھ مواخذہ نہیں)۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کی بینائی ضائع ہو جانے کا حال سُن کر اپنا کرتہ دیا کہ جا کر اُن کے منہ پر ڈال دینا چنانچہ وہ کرتہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرۂ مبارک پر ڈالا گیا اور بحکم خُدا بینائی لوٹ آئی، پھر والد اور سب بیٹے یوسف علیہ السلام کے پاس مصر گئے۔ یوسف علیہ السلام نے ماں باپ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا چنانچہ ماں باپ اور سب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔ یہ دیکھ کر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے باپ! یہ ہے میرے خواب کی تعبیر جو میں نے لڑکپن میں دیکھا تھا کہ شمس و قمر اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ میرے رب نے اس خواب کو سچا کر دیا اور میرے ساتھ احسان اس وقت کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور دوسرا انعام

Marfat.com

یہ فرمایا کہ باوجودیکہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جھگڑا ڈال دیا تم سب کو میرے پاس یہاں لے آیا۔ بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے، بلاشبہ وہ بڑا علم اور حکمت والا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس واقعہ میں انسانی ارادے اور تدبیر کی بے اثری اور اللہ کی مشیت اور تقدیر کی فرمانروائی کی طرف بے شمار اشارے ملتے ہیں جن سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے اسباب کو اسباب جاننا اور ان پر نظر رکھنا کمال انسانی کے منافی نہیں۔ لیکن ہاں! ان تدابیر کو مؤثر حقیقی سمجھنا اور ان اسباب کو علت تامہ قرار دینا گمراہی اور اسلام کے کائناتی تصوّر، نظام خداوندی اور منشائے ایزدی کے خلاف ہے۔ گویا ہمارے ارادوں پر، ہماری تدابیر پر اور ہمارے ان ارادوں کی تکمیل پر ایک قوت حاکمہ ہے جس پر ان تدابیر کی کامیابی یا ناکامی کا حقیقی انحصار ہے۔ البتہ انسان اللہ کے عطا کردہ اپنے ارادے اور اختیار کے تحت اس بات کا مکلف اور پابند کیا گیا ہے کہ وہ شریعت کے مطابق تدبیر کرے کیوں کہ تدبیر کرنا بھی تقدیر الٰہی سے ہے۔

سورۂ یوسف میں بیان کردہ واقعات سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام میں ایک مماثلت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ جس طرح برادرانِ یوسف اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کے درپے آزار ہوئے اسی طرح سرداران قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درپے آزار تھے۔ اور جس طرح برادران یوسف کی تقدیر الٰہی کے آگے ایک نہ چلی اور بالآخر انہیں اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کے آگے سجدہ ریز ہونا پڑا اسی طرح امرائے قریش بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سرنگوں ہوئے۔ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں

Marfat.com

کو معاف کرتے ہوئے "لاتثریب علیکم الیوم" فرمایا بالکل اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی کلمہ کہ آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں ارشاد فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسی دین اسلام کے لیے تھی جس کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا مانگی کہ توفنی مسلماً کہ اے اللہ مجھ کو موت دے اسلام پر۔ واضح رہے کہ یہ سورۂ یوسف کفار مکہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے وحیاً جاری ہوئی جو آپ کی رسالت کا ایک اور کھلا ثبوت تھا۔ سورۂ یوسف میں قصۂ یوسف کے بیان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی دینا بھی مقصود تھا کہ آپ کو جو کچھ تکالیف اپنی قوم کے ہاتھوں پہنچ رہی ہیں وہ پچھلے انبیاء کو بھی پہنچتی رہی ہیں مگر انجام کار اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں ہی کو غلبہ عطا فرمایا اور آپ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہونے والا ہے۔

سورۃ: ۱۳ رعد

اس کے بعد سورۂ رعد شروع ہوتی ہے۔ اس سورت میں بھی قرآن مجید کے کلام حق ہونے اور توحید و رسالت کے اثبات، قیامت کے آنے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا تفصیلی ذکر ہے اور اس کے ساتھ ہی منکرین حق کے لیے عذاب کی وعید ہے۔ اور فرمایا گیا کہ باطل اگرچہ چند روز کے لئے حق کے اوپر غالب نظر آئے لیکن آخر کار باطل محو اور حق قائم رہتا ہے۔ اور نیک اور فرمانبردار لوگوں کے لئے آخرت میں فلاح و کامیابی ہے۔ پھر سرکش اور نافرمان بندوں کی خصلتیں بیان فرمائی گئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پختہ کر کے توڑ ڈالتے

Marfat.com

ہیں اور جن تعلقات کو اللہ تعالیٰ نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے ان کو یہ لوگ قطع کر دیتے ہیں اور یہ لوگ زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے دُور اور محروم ہیں اور ان کے لئے لعنت اور بُرا ٹھکانہ ہے۔ سورۂ رعد کے آخر میں ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کئے ہیں وہ پورے ہوں گے۔ حکم اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

ابراھیم

سورۃ: ۱۴

سورۂ رعد کے بعد سورۂ ابراہیم کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سورت کا آغاز بھی کتاب قرآن کے ذکر ہوا کہ یہ قرآن ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان و ہدایت کی روشنیوں کی طرف لے آئیں۔ اس سورت کے آغاز میں رسالت و نبوّت کی چند مزید خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور پھر توحید کا مضمون بیان ہوا ہے۔ اور توحید کے اثبات کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات سے شواہد پیش کئے گئے اور توحید کی فضیلت اور کفر و شرک کی مذمت مثالوں کے ذریعے واضح کی گئی۔ چنانچہ اس سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر بھی ہے جس سے دعا کے یہ آداب معلوم ہوئے کہ دُعا گڑگڑا گڑگڑا کر کی جائے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی بیان کی جائے۔

سورۂ ابراہیم (علیہ السلام) کے آخری رکوع میں اہل مکہ کو پچھلی قوموں کے واقعات سے عبرت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی اور انکار و ضد کی صورت میں

Marfat.com

قیامت کے ہولناک عذاب سے ڈرایا گیا۔ آخر میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہ قرآن لوگوں کے لئے احکام پہنچاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگ عذاب سے ڈرائے جائیں اور لوگ اس بات کا یقین کرلیں کہ اللہ ہی معبود برحق ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۱۴

ربما

چودھواں پارہ سورۂ حجر کے چھ اور سورۂ نحل کے سولہ کل ۲۲ رکوع پر حاوی ہے۔

سورۃ : ۱۵

حجر

سورۂ حجر کا آغاز بھی تِلکَ آیٰت الکتٰب وقرآن مبین سے ہوتا ہے کہ یہ آیتیں ہیں کتابِ کامل کی، واضح قرآن کی۔ پھر ارشاد فرمایا گیا: ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین کہ کسی وقت یہ لوگ جو منکر ہیں قرآن کے، آرزو کریں گے کہ کیا اچھا ہوتا جو وہ مسلمان ہو جاتے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ ان منکروں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے کہ یہ اس دُنیا میں خوب کھالیں اور چین اڑالیں اور ان کے خیالی منصوبے ان کو غفلت میں ڈالے رکھیں۔ ان کو جلد ہی کفر و ایمان کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ہر سرکش قوم کو مہلت دی اور جتنی بستیاں ہلاک کی ہیں ان سب کے لئے ایک معیّن وقت لکھا ہوا رہا ہے۔ اور کوئی امت اپنی میعاد مقررہ سے نہ پہلے ہلاک ہوئی ہے اور نہ پیچھے۔

نیز قرآنِ پاک کے بارے میں ان منکرین کے شک کی تردید میں ارشاد فرمایا

Marfat.com

گیا: انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کہ ہم ہی نے اتاری ہے یہ نصیحت (یعنی کتاب قرآن) اور ہم آپ ہی اس کے نگہبان ہیں۔ اور پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفارِ عرب کی بدتمیزیوں کے متعلق ارشاد فرمایا گیا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے منکرینِ حق ہمارے بھیجے ہوئے پچھلے رسولوں کے ساتھ بھی استہزاء کرتے رہے ہیں۔

پھر آسمان وزمین کی پیدائش کا ذکر فرمایا گیا اور ان بے شمار نعمتوں کا بھی جو آسمانوں اور زمین کے درمیان اللہ کے نظامِ ربوبیت کے تحت پیدا کی گئیں چنانچہ فرمایا گیا کہ ہم ہی بھیجتے ہیں ہواؤں کو جو بادل کو پانی سے بھر دیتی ہیں، پھر ہم ہی آسمان سے پانی برساتے ہیں اور پھر وہ پانی پینے کو تم کو دیتے ہیں اور ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی سب کو قیامت میں جمع کریں گے اور ہر کسی کو اس کے کئے کا بدلہ ملے گا۔ پھر انسان کی پیدائش، تکریم آدم اور ابلیس کی نافرمانی اور ابلیس کی درخواست پر اس کو مقررہ دن تک ڈھیل دینے کا ذکر ہے چنانچہ ابلیس نے کہا کہ میں دنیا میں تیرے بندوں کی نظر میں گناہوں کو پسندیدہ کر کے دکھلاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا مگر وہ جو تیرے برگزیدہ بندے ہیں ان پر میرا زور نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ زور نہیں اور جو لوگ تیرا اتباع کریں گے وہ گمراہی کا شکار ہوں گے اور ان سب کا ٹھکانا جہنم ہے، اور جو لوگ متقی ہیں ان کے لئے جنّت ہے۔

اس کے بعد فرشتوں کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر آنے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت دینے کا ذکر ہے نیز یہ کہ وہ فرشتے قوم لوط پر عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ وہ فرشتے جو

Marfat.com

حسین وجمیل نوجوان لڑکوں کی شکل میں بھیجے گئے تھے' حضرت لوط علیہ السلام کے لوگوں کو جب ان کی آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ مستی میں مدہوش حضرت لوط علیہ السلام کے گھر پر چڑھ دوڑے۔ چنانچہ قوم لوط کی ان بدمستیوں کے باعث ان کو ایک زبردست چنگھاڑ نے سورج نکلتے وقت اچانک آپکڑا اور ساری بستی تلپٹ ہوگئی اور ان پر پتھر برسائے گئے۔ اور اس میں نشانیاں ایمان والوں کے لئے ہیں

پھر اصحاب ایکہ کے عناد اور مخالفت کا ذکر ہے اور اصحاب حجر کا جنہوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان رسولوں کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تھا اگرچہ انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے پہاڑ کاٹ کر اونچے اونچے محل تعمیر کر لئے تھے مگر ایک صبح زبردست چنگھاڑ نے ان سب کو آلیا اور دیکھتے دیکھتے ساری فلک بوس عمارتیں زمین بوس ہوگئیں۔ پھر قیامت کے آنے اور اس سخت دن سے ڈرنے کی تلقین کی گئی۔ پھر سورۂ حجر کے آخر میں فرمایا گیا: فسبح بحمد ربك وكن من السجدين واعبد ربك حتى ياتيك اليقين کہ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتے رہیئے اور نمازیں پڑھنے والوں میں رہیئے اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیئے یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو موت آجائے۔

سورہ: ۱۶

نحل

اب سورۂ نحل کا آغاز ہوتا ہے چنانچہ فرمایا گیا ہے: ان انذروا انه لا اله الا انا فاتقون۔ کہ خبردار کردو کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے میرے' سو مجھ سے ڈرو۔ اثبات توحید کے لئے آسمان وزمین' انسان اور جانوروں

Marfat.com

کی تخلیق کا ذکر فرمایا گیا اور راہِ حق کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ: علی اللہ قصد السبیل۔ کہ اللہ تک پہنچتی ہے سیدھی راہ۔ پھر آسمان سے پانی برسانے اور اس سے انواع و اقسام کے پھل اور میوے اور کھیتیاں اگانے اور سورج اور چاند اور ستاروں کو مسخر کرنے کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ رب العزت کا جس نے یہ سب چیزیں پیدا فرمائیں، احسان مانو۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو اس کی نعمتیں اتنی زیادہ اور کائنات میں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں کہ تم ہرگز ہرگز اُن کا شمار نہ کر سکو گے۔ پھر فرمایا گیا: الٰھکم الٰہ واحد کہ تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے۔ اور منکر لوگ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہوں گے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ اور جن لوگوں نے بھلائی کی اُن کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت میں بھی اور کیا خوب ہے گھر پرہیزگاروں کا۔ جس چیز کو ان کا جی چاہے گا وہ انہیں وہاں ملے گی۔

قرآنِ حکیم کے ساتھ مشرکین اور کفار نے اپنے عناد و دشمنی کے سبب اس کو جھٹلانے کا جو طرزِ عمل اختیار کیا اس کے ضمن میں ارشاد فرمایا گیا کہ زمانۂ ماضی میں ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے کہ کچھ لوگ ہدایت کو قبول کرتے ہیں اور کچھ لوگ ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دیتے ہیں اور اللہ کے کلامِ برحق کو جھٹلاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا گیا: سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔ کہ ملکوں کا سفر کرو پھر دیکھو! کیا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا گیا: وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ولعلھم یتفکرون۔ کہ ہم نے آپ پر یہ قرآن اتارا ہے تاکہ جو ہدایات آپ کے واسطے

Marfat.com

سے لوگوں کے پاس بھیجی گئی ہیں وہ ہدایات آپ ان کو واضح کر کے سمجھا دیں۔ اور پھر فرمایا گیا کہ جو لوگ دینِ حق کو باطل کرنے کو بُری بُری تدبیریں کرتے ہیں کہ کہیں اس میں شبہات و اعتراضات نکالتے ہیں اور کہیں دوسروں کو روکتے ہیں، کیا ایسے لوگ کفر و انکار کی یہ کارروائیاں کر کے اس بات سے بے فکر اور مطمئن ہو بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کفر کے وبال میں زمین میں دھنسا دے یا ان پر ایسے موقع سے عذاب آپڑے جہاں ان کو گمان بھی نہ ہو۔ اور اللہ نے جو مہلت دے رکھی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارا رب شفیق و مہربان ہے۔ اس نے اس لئے مہلت دی ہے کہ اب بھی سمجھ جاؤ اور فلاح و نجات کا طریقہ اختیار کرو جو قرآن کے اتباع میں مضمر ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم اور بے انصافی کے سبب پکڑے تو زمین پر ایک بھی چلنے والا باقی نہ رہے۔ لیکن اللہ ڈھیل دیتا ہے ان کو ایک وقت مقررہ تک۔ پھر جب وہ وقت مقرر آپہنچے گا تو پھر وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے۔

اس کے بعد آسمان سے پانی برسانے اور زمین کو ہرا بھرا کرنے اور چوپایوں کے پیدا کرنے کا ذکر ہے کہ کس طرح ان کے پیٹ کی چیزوں یعنی گوبر اور لہو کے بیچ میں سے صاف ستھرا اور خوشگوار دودھ پینے والوں کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مہیا فرمایا۔ اور پھر مختلف پھل اور عمدہ کھانے کی چیزیں پیدا کرنے کا ذکر ہے اور پھر شہد کی مکھی کا پہاڑوں اور درختوں میں چھتے لگانے اور ان میں سے شہد نکلنے کا ذکر ہے۔

اپنی نعمتوں کے ذکر کے ذریعے توحید کے فطری دلائل کے ساتھ ہی تقسیم رزق

Marfat.com

کے بارے میں فرمایا گیا کہ تم میں سے بعضوں کو بعض پر رزق کے معاملے میں فضیلت دی اور پھر فرمایا گیا کہ اللہ نے تمہارے واسطے تمہاری ہی قسم سے عورتیں پیدا کیں اور تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے دیئے اور تم کو کھانے کو ستھری چیزیں دیں۔ سو کیا جھوٹی باتیں مانتے ہیں اور اللہ کے فضل کو نہیں مانتے۔ اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسوں کو جو مختار نہیں ان کی روزی کے آسمان اور زمین سے کچھ بھی اور نہ قدرت رکھتے ہیں۔ پھر فرمایا گیا: ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے اور تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

پھر عہد کو پورا کرنے اور قسموں کو نہ توڑنے اور رشوت نہ لینے کا حکم دیا گیا۔ اور جس مرد و عورت نے نیک کام کیا اور وہ مومن ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک اچھی زندگی عطا فرمائیں گے اور آخرت میں ان کے اچھے کاموں کے عوض اجر دیں گے۔

پھر فرمایا گیا کہ اللہ نے جو تم کو حلال اور پاک روزی دی تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اس کا احسان مانو اگر تم اسی کی بندگی کرتے ہو۔ اور اپنی زبانوں سے جھوٹ کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر بہتان باندھو۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جن سے نادانی میں برائی سرزد ہوگئی اور پھر انہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی تو اللہ بڑی مغفرت کرنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

پھر اس سورت کے آخر میں ملّت ابراہیمی کا اتباع کرنے اور لوگوں کو حکمت

Marfat.com

اور موعظت کے ساتھ دین کی طرف بلانے اور اس راستے میں جو دشواریاں پیش آئیں ان پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی اور فرمایا گیا : ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون کہ اللہ ساتھ ہے ان کے جو پرہیز گار ہیں اور نیکی کرتے ہیں۔

Marfat.com

پارہ ۱۵:

سبحان الذی

پندرھواں پارہ سورۂ بنی اسرائیل جسے سورۂ اسراء بھی کہتے ہیں اور سورۂ کہف کے ابتدائی ۹ رکوع پر مشتمل ہے۔

بنی اسرائیل

سورۃ: ۱۷

پارے کا آغاز اس عظیم اور حیرت انگیز واقعہ سے ہوتا ہے جسے معراج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی اعزاز اور امتیازی معجزہ ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا۔ پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو ایک رات مسجد حرام یعنی کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک جسے گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تاکہ دکھلائیں اس کو کچھ اپنی نشانیاں۔

معراج کے اس مختصر ذکر کے بعد بنی اسرائیل کے دو اہم واقعے ذکر کیے گئے کہ وہ ایک مرتبہ اپنے گناہوں میں منہمک ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو ان پر مسلّط کر دیا جنہوں نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ پھر ان کو کچھ تنبیہہ ہوئی

Marfat.com

اور شرارت اور احکامِ الٰہی کی مخالفت سے باز آئے۔ مگر تھوڑے عرصے بعد انہی شرارتوں اور بداعمالیوں میں مبتلا ہو گئے تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے دشمن کے ہاتھوں سزا دلوائی۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے شریعت موسوی اور شریعت عیسوی کی مخالفت مراد ہے۔

پھر فرمایا گیا کہ یہ قرآن پاک بتلاتا ہے وہ راہ جو سب سے سیدھی ہے اور خوشخبری سناتا ہے ایمان والوں کو جو عمل کرتے ہیں اچھے ان کے لئے ثواب ہے بڑا اور یہ جو آخرت کو نہیں مانتے ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ پھر قیامت کا ذکر فرمایا گیا کہ ہم نے ہر عمل کرنے والے انسان کا عمل نیک ہو یا بد اس کے گلے کا ہار بنا رکھا ہے یعنی ہر شخص کا عمل اس کے ساتھ لازم وملزوم ہے اور پھر قیامت کے دن اس کا اعمال نامہ اس کے دیکھنے کے واسطے نکال کر سامنے کر دیا جائے گا جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنا اعمال نامہ خود پڑھ لے۔ آج تو خود ہی اپنا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے اور بُرے عمل کرنے والوں پر عذاب کی حجت قائم ہو جائے گی۔ پھر فرمایا گیا کہ جب کسی قوم کے پاس رسول اللہؐ اور اللہ کے پیغام بھیج دیئے گئے مگر پھر بھی انہوں نے سرکشی سے کام لیا تو اس قوم پر عام عذاب بھیج دیا جاتا ہے۔ پس اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو الٰہ مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ اور ان سے ادب کے ساتھ بات کرو اپنے کندھوں کو اپنے والدین کے سامنے نیازمندی کے ساتھ جھکائے رکھو۔

پھر ارشاد ہوا کہ والدین کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کو اُن کے حقوق خواہ وہ مالی ہوں یا غیر مالی دیتے رہو اور محتاج مسافر کو بھی اس کے حقوق دیتے رہو اور مال کو بے موقع نہ اڑاؤ اور خرچ میں اعتدال اختیار کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے

Marfat.com

خوف سے نہ مار ڈالو اللہ ہی روزی دیتا ہے ان کو اور تم کو اور بدکاری کے پاس بھی نہ پھٹکو کہ وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے اور کسی شخص کو ناحق قتل نہ کرو اور یتیم کے مال پر تصرف نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو شرعاً مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ یتیم اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کرو اور پورا ناپو اور سیدھی تول تو لو سیدھی ترازو سے اور ناپ تول میں ہرگز کمی نہ کرو۔ اور زمین پر اترا کر اور اکڑتے ہوئے نہ چلو۔

پھر فرمایا گیا کہ یہ لوگ کہتے ہیں جب ہم مر کر ہڈیاں اور ہڈیوں کا بھی چورا یعنی ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا اس کے بعد قیامت میں ہم از سر نو پیدا اور زندہ کئے جائیں گے ؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے جواب میں فرما دیجئے کہ تم تو ہڈیوں ہی کی حیات کو بعید سمجھتے ہو اور ہم کہتے ہیں کہ تم پتھر یا لوہا اور کوئی ایسی مخلوق ہو کر دیکھ لو جو تمہارے ذہن میں زندگی کی صلاحیّت سے بہت ہی بعید ہو۔ پھر دیکھو کہ زندہ کئے جاؤ گے یا نہیں۔ گویا اگر تم بالفرض پتھر اور لوہا بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ پھر بھی تمہیں دوبارہ زندہ کر دینے پر قادر ہے۔ اس پر وہ پوچھیں گے کہ وہ کون ہے جو دوبارہ ہم کو زندہ کرے گا ؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ وہ وہ ہے جس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ چنانچہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تم سب کو زندہ کرے گا اور میدان حشر میں جمع کرے گا۔ اور اس دن کو یاد رکھنا چاہیئے جس روز ہم تمام آدمیوں کو ان کے نامۂ اعمال سمیت میدان حشر میں بلائیں گے پھر جن کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ اہل ایماں ہوں گے تو ایسے لوگ اپنا نامۂ اعمال خوش ہو کر پڑھیں گے اور جو شخص دنیا میں گم کردہ راہ رہا وہ آخرت میں دنیا سے بھی زیادہ گم کردہ راہ ہو گا۔ پھر نماز اہتمام کے ساتھ ادا کرنے کی ہدایت فرمائی گئی اور فرمایا گیا کہ ہم نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے اس

Marfat.com

قرآن میں ہر طرح کے مضامین طرح طرح سے بیان کئے ہیں پھر بھی اکثر لوگ منکر ہی رہے۔

بعدہٗ مخالفین کے اس اعتراض کو بیان کیا گیا کہ اللہ نے بشر کو رسُول بنا کر کیوں بھیجا؟ جواباً ارشاد ہوا کہ اگر زمین پر فرشتے بستے تو فرشتے رسُول بن کر آتے۔ گویا اس زمین پر انسان بستے ہیں اس لئے انسانوں کو رسُول بنا کر بھیجا۔ پھر قیامت کے روز دوبارہ اٹھائے جانے پر منکرین کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ اس دنیا میں پہلی بار پیدا ہونے پر تو تمہیں تعجب نہیں پھر دوبارہ زندہ کئے جانے پر کیوں تعجب کرتے ہو۔ گویا جو اللہ تم کو نیست سے ہست میں لایا وہ تمہیں دوبارہ نیست سے ہست میں لانے پر قادر ہے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے معجزات اور فرعون کی مخالفت اور اس کے انجام بد کا ذکر ہے پھر فرمایا گیا کہ قرآن پاک حق کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ اور جو اہل علم ہیں تو وہ قرآن سُن کر ٹھوڑیوں کے بَل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن یعنی اس کا سننا ان کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل کے آخر میں ارشاد فرمایا گیا کہ آپؐ فرما دیجئے کہ سب تعریفیں سزاوار ہیں اللہ کے لئے جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی شریکِ سلطنت ہے اور نہ کسی کمزوری کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کی خوب بڑائی بیان کیجئے۔

یہاں سورۂ بنی اسرائیل ختم ہوتی ہے اور سورۂ کہف کا آغاز ہوتا ہے۔

کہف

سورہ ۱۸ :

سورت کے آغاز میں نزولِ قرآن کی غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ سب

Marfat.com

تعریفیں سزاوار ہیں اس اللہ کے لئے جس نے اپنے خاص بندے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اس کتاب قرآن میں کسی قسم کی ذرا بھی کجی نہیں اور نزولِ قرآن کی غایت یہ ہے کہ یہ کتاب کافروں کو سخت عذاب سے ڈرائے اور اہل ایمان کو جو نیک کام کرتے ہیں یہ خوشخبری دے کہ آخرت میں ان کو اچھا اجر ملے گا اور پھر اصحاب کہف کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ وہ وقت قابلِ ذکر ہے جب صاحبِ ایمان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی اور پکارا: ربنا آتنا من لدنک رحمۃ وھی لنا من امرنا رشدا "کہ اے رب ہمارے ہمیں اپنی رحمت سے نواز اور ہمارے کاموں کو درست فرما دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول فرماتے ہوئے اس غار میں جس میں وہ چھپ کر بیٹھ گئے تھے ان پر سالہا سال تک نیند کا پردہ ڈال دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو نیند سے اٹھایا۔ واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ وہ اصحاب کہف چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور اللہ نے ان کی ہدایت میں ترقی عطا فرمادی تھی اور ان کے دل ایمان پر مضبوط کر دیئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بے دین بادشاہ کے سامنے جم کر کہا کہ ہمارا رب تو وہ ہے جو زمین اور آسمانوں کا رب ہے ہم اس کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود نہ پکاریں گے پھر انہوں نے جا کر غار میں پناہ لی اور اللہ نے ان پر اپنی رحمت کا سایہ پھیلا دیا پھر فرمایا گیا کہ یہ اللہ کی قدرتوں میں سے ایک قدرت ہے کہ اسباب ظاہری کے خلاف ان کے لئے آرام کا سامان پیدا کر دیا: من یھد اللہ فھو المھتد و من یضلل فلن تجد لہ ولیاً مرشدا جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کر دے تو آپ

Marfat.com

(صلی اللہ علیہ وسلّم) اس کا کوئی مددگار راہ بتانے والا نہ پائیں گے۔

پھر اصحابِ کہف کے جاگنے اور پھر وہیں غار میں وفات پانے کے ساتھ ان کی تعداد میں اختلاف کا ذکر فرمایا گیا کہ ان کی صحیح تعداد اور غار میں قیام کی مدّت اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے سو اس بات میں تکرار کی ضرورت نہیں۔

پھر رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی گئی کہ آپ کے پاس جو آپ کے رب کی کتاب وحی کے ذریعے آتی ہے وہ لوگوں کے سامنے پڑھ دیا کیجئے۔ اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھیئے جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں یعنی اپنے رب کی عبادت میں اس کی رضا جوئی کے لئے مشغول رہتے ہیں۔ پھر فرمایا گیا اور ایسے شخص کا کہنا غریبوں کو مجلس سے ہٹا دینے کے متعلق نہ مانیئے جس کے قلب کو اللہ نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ شخص اپنی نفسانی خواہش پر چلتا ہے اور آپ ان رؤساءِ کفّار سے صاف کہہ دیجئے کہ یہ دینِ حق تمہارے رب کی طرف سے آیا ہے سو جس کا جی چاہے ایمان لائے، جس کا جی چاہے کافر رہے۔ بے شک اللہ نے ایسے ظالموں کے لئے جو دینِ حق کا انکار کریں دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو اللہ ان کا اجر ضائع نہ کرے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ کی جنّت ہے۔

پھر فرمایا گیا کہ جس طرح پانی کی تراوٹ باقی رہتی ہے تو سبزہ پھلتا پھولتا ہے، اسی طرح انسان کا مال و دولت اور اولاد بھی چند دن کی دنیا کی زندگی میں رونق کا باعث ہوتی ہے لیکن جونہی زندگی ختم ہوتی ہے یہ سب چیزیں انسان سے جدا ہو جاتی ہیں۔ اور صرف نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ پھر قیامت کے دن کا ذکر فرمایا

Marfat.com

گیا کہ اس دن پہاڑ اپنی جگہ سے حرکت کریں گے اور زمین کو کھول دیا جائے گا اور ہم ان سب کو جمع کر دیں گے۔ اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے اور سب کے سب آپ کے رب کے رُوبرُو کھڑے کر کے پیش کئے جائیں گے۔ دیکھو آخر تم ہمارے پاس دوبارہ پیدا ہو کر آ ہی گئے جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار دنیا میں پیدا کیا تھا۔ بلکہ تم یہی سمجھتے رہے کہ ہم تمہارے لئے کوئی موعود نہ لائیں گے اور اُن کا نامۂ عمل اُن کے سامنے رکھ دیا جائے گا اور وہ سزا کے خوف سے ڈرتے ہوئے کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی کہ اس نامۂ اعمال میں بے قلم بند کئے ہوئے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا اور نہ بڑا اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا وہ سب لکھا ہوا پائیں گے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا۔

پھر تخلیق آدم اور ابلیس کے غرور و انکار کا ذکر ہے اور ایک عبد صالح حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر کا واقعہ ہے جس کی تفصیل اگلے پارے میں بیان کی جا رہی ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۱۶

قال الم

یہ سولھواں پارہ سورۂ کہف کے آخری تین رکوع اور سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ یعنی کل سترہ رکوع پر مشتمل ہے۔

پچھلے پارے کے آخر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک عبد صالح کے ساتھ جن کو مفسرین نے حضرت خضر علیہ السلام قرار دیا ہے سفر کا ذکر ہے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی علم تکوینی کی تحصیل میں بے صبری کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ذوالقرنین کا واقعہ ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیجئے کہ ہم نے ذوالقرنین کو ملک میں تمکن عطا فرمایا تھا اور اس کو ہر قسم کا سامان وافر عطا فرمایا تھا پھر وہ ایک راہ پر ہو لیا یہاں تک کہ جب غروب آفتاب کے موقع یعنی جانب مغرب میں انتہائی آبادی پر پہنچا تو آفتاب اس کو سیاہ پانی میں ڈوبتا ہوا دکھائی دیا۔ اس موقع پر اس نے ایک قوم دیکھی۔ ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یا تو اس قوم کو سزا دو یا اس کے بارے میں نرمی کا معاملہ اختیار کرو۔ ذوالقرنین نے عرض کیا کہ ان لوگوں میں جو کوئی دعوتِ ایمان کے بعد ظالم یعنی کافر رہے گا اس کو ہم قتل وغیرہ کی سزا دیں گے پھر اللہ ان کافروں کو دوزخ کی سزا دے گا۔ اور جو لوگ ایمان لے آئیں گے اور نیک عمل کریں گے

Marfat.com

انہیں آخرت میں بھی بھلائی ملے گی اور دنیا میں بھی۔

ذوالقرنین مغربی ممالک فتح کر کے مشرقی ممالک فتح کرنے کے ارادے سے مشرق کی جانب ہو لیا یہاں تک کہ جب طلوعِ آفتاب کے موقع پر یعنی جانب مشرق انتہائی آبادی پر پہنچا تو آفتاب کو ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جس کے لئے آفتاب کی تمازت سے بچنے کے لئے کوئی آڑ نہ تھی۔ یہ مقام دو پہاڑوں کے درمیان تھا۔ وہاں کے رہنے والوں نے عرض کیا کہ اے ذوالقرنین قوم یاجوج و ماجوج ہماری اس سرزمین میں بڑا فساد مچاتی ہے، سو ہم کچھ محصول اس شرط پر دینے کو تیار ہیں کہ آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں۔ ذوالقرنین نے کہا کہ مجھے تمہارے کسی مال کی ضرورت نہیں، البتہ محنت مزدوری سے میری مدد کرو تو میں تمہارے اور ان کے درمیان خوب مضبوط دیوار بنا دوں گا۔ چنانچہ ذوالقرنین نے ان دونوں پہاڑوں کے دونوں سروں کے بیچ کے خلاء کو آہنی دیوار سے بند کر دیا۔ کہ نہ تو یاجوج ماجوج اس پر چڑھ سکتے اور نہ نقب لگا سکتے تھے۔ جب ذوالقرنین نے اس دیوار کو دیکھا تو بطور شکر کہا کہ یہ میرے رب کی ایک رحمت ہے۔

ذوالقرنین کے واقعہ کے بعد اللہ رب العزت نے قیامت کے واقع ہونے کا ذکر فرمایا کہ ایک دن صور پھونکا جائے گا، پھر جمع کر لائیں گے ہم سب کو اور دکھلا دیں گے ہم دوزخ اس دن کافروں کو جن کی آنکھوں پر پردہ پڑا تھا میری یاد سے اور نہ وہ سنتے تھے۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام ان کے واسطے ٹھنڈی چھاؤں کے باغ ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ پس جس کسی کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہو وہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت کے مطابق نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

Marfat.com

یہاں سورۂ کہف ختم ہوتی ہے اور سورۂ مریم کا آغاز ہوتا ہے۔

سورۂ : ۱۹

مریم

سورۂ کہف میں حضرت یحییٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور پھر حضرت ابراہیمؑ اور بعض دوسرے انبیاؑ کا تذکرہ کیا گیا ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ تمام انبیاء اللہ کی طرف سے ایک ہی دین، ایک ہی دعوت اور ایک ہی پیغام لے کر آئے تھے اور وہ وہی دین تھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اور جس طرح ان انبیاء کی قوموں نے ان رسولوںؑ کے ساتھ معاملہ کیا تقریباً وہی معاملہ کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین کے ساتھ کر رہے ہیں پھر کفار مکہ کے طرزِ عمل اور بے راہ روی کی سخت مذمّت کی گئی اور آخر میں مسلمانوں کو بشارت دی گئی کہ گھبراؤ نہیں! آخر کار دینِ حق ہی غالب آ کر رہے گا۔

اس سورت میں حضرت مریمؑ کی عصمت و پاکیزگی کا ذکر کرتے ہوئے بہ امرِ الٰہی بلا کسی مرد کا ان کو ہاتھ لگے ان کے حاملہ ہونے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، اور اہلِ شہر کے حضرت مریمؑ پر اتہام لگانے اور پھر حضرت مریمؑ کے اذنِ الٰہی چپ کا روزہ رکھ لینے اور جواب کے لئے اس نومولود بچے کی طرف اشارہ کرنے کا ذکر ہے اور پھر اس نومولود بچے کے اس قول کا ذکر ہے کہ میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے دی ہے کتاب، اور بنایا ہے نبی مجھ کو برکت والا اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں زندہ، اور یہ کہ میں سلوک کرنے والا رہوں اپنی ماں سے، اور نہیں بنایا مجھ کو شقی، اور سلام ہے مجھ پر

Marfat.com

جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہو کر۔

پھر حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی دعوتِ اسلامی کا ذکر ہے جس میں اُن کا اپنے باپ آذر سے مکالمہ، آذر کی سختی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نرم رویّے کا تذکرہ ہے۔ اور پھر موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر بلائے جانے کا ذکر ہے اور ساتھ ہی ان کے بھائی ہارون نبیؑ کا۔ اور پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کا اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دینے کا ذکر ہے۔ پھر حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر ہے اور اولادِ ابراہیم علیہ السلام اور بنی اسرائیل میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو اللہ نے ہدایت کی کہ جب وہ سنتے ہیں آیتیں رحمٰن کی تو روتے ہوئے گرتے ہیں سجدے میں۔ پھر اولادِ ابراہیمؑ اور بنی اسرائیل میں ان ناخلف لوگوں کا ذکر کیا گیا جنہوں نے ضائع کر دی نماز اور دنیاوی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے اور پھر فرمایا گیا کہ جنّت ایسے لوگوں کی میراث ہو گی جو خدا سے ڈرنے والے ہیں۔ اور ہانکے جائیں گے گناہ گار دوزخ کی طرف پیاسے۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ رکھتا ہے اولاد قریب ہے کہ ان کے اس بہتانِ عظیم پر آسمان پھٹ پڑے اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ڈھے کر گر پڑیں۔ ایسے لوگوں پر سخت وعید کا ذکر فرمایا گیا یہاں سورۂ مریم ختم ہوتی ہے اور سورۂ طٰہٰ شروع ہوتی ہے۔

طٰـہٰ

سورۃ : ۲۰

سورۂ طٰہٰ قرآن مجید کے بارے میں اس ارشاد کے ساتھ شروع ہوتی ہے کہ:

ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ الا تذکرۃ لمن یخشیٰ۔ کہ ہم نے قرآن مجید کو اس لئے نہیں اتارا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مشقّت میں پڑیں بلکہ ایسے شخص

Marfat.com

کی نصیحت کے لئے اتارا جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

پھر موسیٰ علیہ السلام کے واقعے کا ایک نئے انداز سے تذکرہ کیا گیا کہ ایک رات جس میں سردی بھی تھی اور حضرت موسیٰؑ راستہ بھی بھول گئے تھے انہوں نے کوہ طور پر آگ روشن دیکھی، تو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم یہاں ہی ٹھہرے رہو میں آگ کی طرف جاتا ہوں شاید میں اس میں سے تمہارے پاس کوئی شعلہ لے آؤں یا وہاں رستے کا پتا بتلانے والا کوئی مجھ کو مل جائے۔ پس جب وہ اس آگ کے پاس پہنچے تو ان کو من جانب اللہ آواز دی گئی کہ اے موسیٰ! میں تمہارا رب ہوں، تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو کیونکہ تم ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں ہو۔ میں نے تم کو نبی بنانے کے لئے تمام مخلوق میں سے منتخب فرمایا ہے۔ سو اس وقت جو وحی نازل کی جارہی ہے اس کو غور سے سن لو کہ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم میری ہی عبادت کیا کرو اور میری ہی یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔ بلاشبہ قیامت آنے والی ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدل مل جائے۔ خبردار رہو کہ تم کو قیامت کے لئے تیار رہنے سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پائے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتا ہے، کہیں تم اس بےفکری کی وجہ سے تباہ نہ ہو جاؤ۔

پھر موسیٰ علیہ السلام کو معجزۂ عصا اور ید بیضا عطا کئے جانے کا ذکر ہے پھر حکم ہوا۔ اذھب الی فرعون انہ طغی۔ جاؤ فرعون کی طرف کہ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے۔ ساتھ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس احسان کا ذکر فرمایا گیا کہ کس طرح اُن کو فرعون کے ظلم وستم سے محفوظ رکھنے کے لئے صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دیا گیا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خود اپنے دشمن

Marfat.com

کے گھر پرورش پانے اور ان کی ماں کے بطور دایہ وہاں ملازم ہونے، غلطی سے موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ایک شخص کے مارے جانے اور ان کے مدینؔ بھاگ جانے کا ذکر ہے۔ اور موسیٰ ؑ سے ارشاد فرمایا گیا کہ تم اور تمہارا بھائی ہارونؑ دونوں فرعون کے پاس جاؤ مگر اس سے بات نرم لہجے میں کرنا شاید وہ سوچے یا ڈرے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کے دربار میں پہنچنے، دعوتِ اسلام پیش کرنے اور فرعون کے جادوگروں سے مقابلے کا ذکر ہے۔ مقابلہ کے نتیجہ میں جادوگروں کے سجدے میں گر پڑنے اور اللہ پر ایمان لانے، فرعون کا مخالف سمتوں سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور سُولی کی دھمکی دینے اور ان جادوگروں کے یہ کہنے کا ذکر ہے کہ ہم پر صاف دلیل پہنچ چکی اس کی جانب سے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے، سو (اے فرعون) تو کر گذر جو تجھ کو کرنا ہے۔ ہم نے تو کفر چھوڑ کر ایمان اختیار کر لیا۔

پھر حضرت موسیٰؑ کے بحکم الٰہی راتوں رات اپنے ماننے والوں کے ساتھ شہر سے نکلنے، فرعون کے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کرنے، راستے میں سمندر پڑنے، اس سمندر سے خشکی کا ایک راستہ بن جانے، موسیٰ علیہ السلام کے دوسرے کنارے پر پہنچ جانے اور فرعون کے اپنے لشکر سمیت اس سمندر میں غرق ہونے کا بیان ہے۔

پھر قوم بنی اسرائیل کو وہ احسانات یاد دلائے گئے جو اللہ کی جانب سے ان پر کئے گئے۔ اور پھر ان وعدہ خلافیوں، بدعہدیوں، نافرمانیوں حتیٰ کہ ایک بچھڑے کو خدا بنانے کا ذکر فرماتے ہوئے انہیں اپنے غضب اور ہلاکت میں ڈالنے سے ڈرایا گیا۔ پھر قیامت کا ذکر فرمایا گیا کہ کس طرح پہاڑ قیامت کے دن ریزہ ریزہ ہو جائیں

Marfat.com

گے اور کسی کو قیامت کی ہولناکی اور ہیبت سے مجال گویائی نہ ہو گی۔ پھر جزا و سزا کا ذکر فرمایا گیا۔ پھر آدم علیہ السلام کے قصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جو اللہ کی ہدایت سے منہ موڑے گا قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائے گا اور پھر آخر میں حکم ہے کہ اپنے رب کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہیے سورج کے نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نیز اوقاتِ شب میں اور دن کے اوّل و آخر میں اللہ کے ذکر یعنی نماز کے اہتمام کی تلقین کی گئی ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۱۷

اقترب للناس

سترھواں پارہ سورۂ انبیاء اور سورۂ حج کل سترہ رکوع پر مشتمل ہے۔

سورۃ : ۲۱

انبیاءٓ

سورۂ انبیاء کا آغاز روزِ قیامت بندوں کے حساب اعمال وافعال کے ذکر سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا : اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلة معرضون ۔ کہ لوگوں سے ان کے حساب کا وقت نزدیک آپہنچا اور یہ لوگ ابھی غفلت ہی میں پڑے ہوئے ہیں اور اس کے یقین کرنے اور اس کے لئے تیاری کرنے سے روگرداں ہیں اور ان کی غفلت اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو تازہ نصیحت ان کے حسب حال آتی ہے بجائے اس کے کہ اس سے ان کو تنبیہہ ہوتی اور وہ غفلت سے چونک جاتے ۔ یہ اس نصیحت کو بایں طور سنتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور ان کے دل اصلاً اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور غفلت کا شکار رہتے ہیں بلکہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ان منکر لوگوں کو روزِ قیامت کے حساب سے ڈراتے ہیں تو یہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخانہ

Marfat.com

طور پر کہتے ہیں کہ یہ تو ایک آدمی ہے تم ہی جیسا تم اس کے جادو میں دیکھتی آنکھوں کیوں پھنستے ہو!

ارشاد فرمایا گیا کہ ان سے پہلے بھی لوگوں نے حق کو نہیں مانا چنانچہ وہ غارت و برباد کر دیئے گئے۔ کیا اب یہ لوگ مان لیں گے؟ اور کیا نہیں دیکھا ان منکروں نے کہ آسمان اور زمین پہلے بند تھے پھر ہم نے دونوں کو اپنی قدرت سے کھول دیا کہ آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات کا اگنا شروع ہوا اور پانی سے ہر چیز کو بنایا اور ہم نے اپنی قدرت سے زمین میں پہاڑ بنائے کہ زمین لوگوں کو زیروزبر نہ کر دے۔ اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ منزل مقصود کو پہنچ جائیں اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا جو محفوظ ہے اور رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے جن میں سے ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں اس طرح چل رہے ہیں کہ گویا تیر رہے ہیں لیکن یہ لوگ اللہ کی ان نشانیوں سے روگردانی کئے ہوئے ہیں اور ان میں غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔

پھر ارشاد ہوا کہ ہم نے کسی بشر کو ہمیشگی عطا نہیں کی۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور ہم تم کو برائی سے اور بھلائی سے جانچتے ہیں اور تم کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جب قیامت آئے گی تو یہ اس آگ کو نہ سامنے سے روک سکیں گے اور نہ پیچھے سے اور وہ ان پر ناگہاں آئے گی اور ان کے ہوش و حواس کھو جائیں گے اور ان کو پھر قطعاً مہلت نہ ملے گی۔ اور ہم قیامت کے دن لوگوں کے اعمال انصاف کے ترازو میں رکھیں گے اور کسی کے ساتھ رائی کے دانے کے برابر ظلم نہ ہوگا۔ پھر فرمایا گیا: ھذا ذکر مبارک انزلنہ افانتم لہ منکرون۔ اور یہ قرآن نصیحت کی کتاب ہے

اس کو ہم نے نازل کیا' سو کیا پھر بھی تم اس کے منزّل من اللہ ہونے کے منکر ہو؟

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر فرمایا گیا کہ کس طرح انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو بُت پرستی سے منع کیا اور ان کے سامنے توحید کو پیش کیا اور جب وہ بت پرست لوگ جا چکے تھے تو اُن کے پیچھے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ سوائے ایک بڑے بُت کے۔ جب وہ لوگ واپس آئے اور انہوں نے اپنے بتوں کو اس حال میں دیکھا تو ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس بڑے بُت سے پوچھ لو۔ ظاہر ہے کہ وہ بڑا بُت کیا جواب دیتا چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تم ایسی چیز کو پوجتے ہو جو نہ تمہارا بھلا کر سکے اور نہ بُرا' اور فرمایا! تُف ہے تم پر اور ان پر بھی جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ پھر یہ لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم (علیہ السلام) کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کا ان سے بدلہ لو۔ چنانچہ ان ظالموں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلتی آگ میں ڈال دیا۔ سو اللہ نے حکم دیا: یا نار کونی برداً وسلماً علیٰ ابراھیم۔ "اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیمؑ پر۔ اور اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بچا لیا۔ اور جن لوگوں نے ان کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنا چاہی تھی ان کو ناکام کر دیا۔

پھر حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے بچائے جانے کا ذکر فرمایا گیا۔ پھر داؤدؑ اور سلیمان علیہ السلام اور شیاطین کے سلیمان علیہ السلام کے تابع ہونے اور ایوّب علیہ السلام کی تکلیف کو دور کرنے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام' ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل علیہ السلام' ذوالنون اور ذکریا علیہ

Marfat.com

السلام کا مختصر ذکر فرمایا گیا اور ان کے ذکر کے ضمن میں توحید و رسالت اور عقیدۂ آخرت کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا۔

پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد ہوا: وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔ کہ ہم نے آپ کو سارے عالموں کے لئے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے: انما الٰھکم اللہ واحد۔ کہ تمہارا معبود ایک ہے سو تم اس کی بندگی کرو۔

سورۃ : ۲۲

حج

اور اب سورۂ حج کا آغاز ہوتا ہے۔ اس کی ابتدا بھی قیامت کے ذکر سے فرمائی گئی: یا ایھا الناس اتقو ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیئ عظیم۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو یقیناً قیامت کا زلزلہ ایک بہت بڑی چیز ہے کہ جس روز تم لوگ اس زلزلے کو دیکھو گے تو اس روز یہ حال ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی ہیبت و دہشت کے مارے اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل دن پورے ہونے سے پہلے ڈال دے گی۔ پھر فرمایا گیا کہ جو کوئی اللہ کی راہ سے لوگوں کو بہکاتا ہے اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن اس کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کو اللہ جنت میں داخل فرمائے گا

پھر بیت اللہ کا ذکر فرمایا گیا کہ لوگ حج کے واسطے آئیں: ولیطوفوا بالبیت العتیق۔ اور طواف کریں اس قدیم گھر کا۔ اور پھر بعض مناسکِ حج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا: ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی

Marfat.com

القلوب ۔ کہ جو کوئی دینِ خداوندی کی ان یادگاروں کی عظمت کرے گا یعنی احکامِ الٰہی کی پوری پابندی کرے گا تو ایسا دل کے تقویٰ سے ہوتا ہے۔

پھر حج کے موقع پر جانوروں کی قربانی کے سلسلے میں فرمایا گیا: لن ینال اللہ لحومھا و لا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم۔ کہ اللہ کو نہ تو ان جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا لہو، لیکن اللہ کو پہنچتا ہے تمہارے دل کا تقویٰ۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ خود بھی نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور دوسروں کو بھی نیک کام کرنے کو کہیں اور بڑے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام تو خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

اور جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے اور جن کے دل سخت اور گناہگار ہیں تو وہ اللہ کی مخالفت میں دور جا پڑے ہیں۔ اور منکر لوگ ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر ایک دن اچانک قیامت کا عذاب آ پہنچے گا۔

پھر سورت کے آخر میں ارشاد فرمایا گیا کہ اے ایمان والو! رکوع کرو، سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلائی کرو تا کہ تم اپنی فلاح کو پہنچو اور اللہ کے کاموں میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اور تم پر دین میں کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں

تم اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر قائم رہو۔ اس نے تمہارا لقب مسلمان رکھا پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تا کہ تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گواہ ہوں اور تم لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو۔ سو تم نماز

Marfat.com

کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا کارساز ہے سو کیسا اچھا کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار۔

هو مولكم فنعم المولى ونعم النصير

Marfat.com

پارہ ۱۸:

قد افلح

اٹھارواں پارہ سورۂ مومنون، سورۂ نور اور سورۂ فرقان کے ابتدائی ۲ رکوع یعنی کل سترہ رکوع پر مشتمل ہے۔

سورۃ ۲۳:

مؤمنون

سورۂ مومنون کا آغاز ان مسلمانوں کے ذکر سے ہوتا ہے جو صحیح عقیدے اور ایمان کے حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کی عبادت، اس کے احکام کی تعمیل اور تمام انسانوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا گیا: قد افلح المومنون۔ الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون۔ والذین ھم لفروجھم حافظون۔ الا علیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین۔ فمن ابتغی وراء ذلك فاولئك ھم العدون۔ والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون۔ والذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون۔ اولئك ھم الوارثون۔ الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون۔

Marfat.com

تحقیق فلاح یاب ہوئے وہ صاحبان ایمان جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں، جو لغو اور فضول باتوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے ہیں، اور جو زکواۃ دینے والے ہیں، اور جو شہوت رانی سے خود کو محفوظ رکھتے ہیں اور جو اپنی امانتوں سے اور اپنے قول و اقرار سے باخبر اور خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ وارث ہوں گے فردوس بریں کے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

مؤمنین کے اوصاف کا جو انہیں فلاح یاب کرنے والے ہیں، ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اثبات توحید کے لئے ایک کھلی نشانی یعنی خود تخلیق انسان کا ذکر فرمایا اور پھر آسمان، زمین، پانی، نباتات، چوپایوں اور ان کے پیٹ سے نکلنے والی چیز یعنی دودھ اور دوسرے بہت سے فائدوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی قدرت کاملہ اور رحمت واسعہ پر استدلال کر کے لوگوں کو دعوت دی تاکہ وہ توحید کا اقرار کریں اور راہ عبادت الٰہی میں گامزن ہوں۔

پھر نوح علیہ السلام کی دعوت اسلامی، لوگوں کے ان کو جھٹلانے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بددعا دینے اور بحکم الٰہی زمین سے پانی اُبلنے اور دیکھتے دیکھتے طوفان کی شکل اختیار کر لینے اور پھر سارے منکرین کے غرق ہو جانے اور حضرت نوح علیہ السلام کی تیار کردہ کشتی اور ان کے ساتھ ایمان والوں کے بچ جانے کا ذکر ہے۔ قوم نوح (علیہ السلام) کے بعد دوسری اقوام، ان کی سرکشی اور ہلاکت اور اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں اور کھلی سند کے ساتھ مبعوث فرمایا لیکن اکثر لوگوں نے مغرور ہو کر سرکشی اختیار کی اور گناہوں میں اور زیادہ

Marfat.com

مشغول ہو گئے اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اپنے رب کی باتوں پر یقین کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں مانتے اور جن کے دل اس بات سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن مر کر اپنے رب کے پاس جانا ہے ایسے لوگ بھلائیوں کے حصول میں سبقت کرتے ہیں اور نیک کاموں میں سب سے آگے رہتے ہیں۔ اس کے برعکس منکرین کے دل دینِ حق کی طرف سے جہالت اور شک میں ڈوبے ہوئے ہیں لیکن جب ہم انہیں پکڑیں گے تو اس وقت یہ لوگ چلا اٹھیں گے اور اس وقت ان کا یہ سارا کبر و غرور خاک میں مل جائے گا۔ اور دنیا میں ان لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب انہیں قرآن مجید کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو وہ اپنے تکبر کے سبب ان آیتوں سے روگردانی اختیار کرتے تھے اور دُور بھاگتے تھے، ان لوگوں نے قرآن مجید کو ہنسی کھیل بنا رکھا تھا اور اپنی زبان سے بے ہودہ کلمات نکالتے تھے، اور یہ لوگ اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی جھٹلاتے تھے

پھر قیامت کا ذکر فرمایا گیا کہ جب قیامت کا روز ہوگا اور صور پھونکا جائے گا تو باہمی رشتے ناطے سب ختم ہو جائیں گے اور نہ کسی کو کوئی پوچھے گا نہ کوئی کسی کے کام آئے گا اور اگر وہاں کوئی چیز کام آئے گی تو وہ ہر شخص کے اعمال و عقائد کا وزن ہوگا، سو جس شخص کے ایمان و عمل کا پلّہ بھاری ہوگا وہ کامیاب و کامران ہوگا اور جس شخص کے ایمان کا پلّہ ہلکا ہوگا یعنی وہ کافر ہوگا تو ایسے لوگ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہیں گے اور ان کے چہروں کو جہنم کی آگ جھلستی ہوگی۔

سورہ مومنون کی آخری آیات میں اللہ تعالی کی عظمت و جلال اور وحدانیت کے ذکر کے بعد فرمایا گیا: انہ لا یفلح الکافرون ۔ بے شک بھلا نہ ہوگا

Marfat.com

منکروں کا۔

سورۃ : ۲۴

نور

اور اب سورۂ نور کا آغاز ہوتا ہے جس کے ابتداہی میں فرمایا گیا کہ یہ ایک سورت ہے جس کے الفاظ کو بھی ہم ہی نے نازل کیا ہے اور اس کے معنی یعنی احکام کو بھی ہم ہی نے مقرر کیا ہے اس میں صاف صاف آیتیں بیان کی ہیں تاکہ تم اچھی طرح سمجھو۔

پھر بدکاری کی سزا بیان فرمائی گئی چنانچہ ارشاد ہوا : الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ ولا تأخذکم بھما رأفۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر، ولیشھد عذابھما طائفۃ من المؤمنین۔ بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد دونوں کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو سو سو درّے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے حکم کی تعمیل میں ذرا رحم نہ آنا چاہیئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان دونوں مرد و عورت کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیئے تاکہ ان کی رسوائی ہو اور دیکھنے سننے والوں کو عبرت ہو

پھر حد قذف کا حکم بیان فرمایا گیا کہ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور اپنے دعوے کے ثبوت میں چار عینی گواہ پیش نہ کرسکیں تو ایسے لوگوں کو اسّی (۸۰) درّے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو۔

ساتھ ہی لعان کا حکم بیان فرمایا گیا کہ جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت

Marfat.com

لگائیں اور ان کے پاس بجز اپنے دعوے کے گواہ نہ ہوں تو ان کی شہادت یہی ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شوہر یہ کہے کہ بیشک میں اپنے دعوے میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔ اور پھر اس عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بے شک یہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کا غضب ہو اگر یہ مرد سچا ہو۔

اس کے بعد افک و بہتان کا قصہ بیان فرمایا گیا اور منافقین و مفسدین کے لئے دنیا و آخرت میں لعنت کی وعید بیان فرمائی گئی۔

پھر اخلاقی آداب کے طور پر ہدایت فرمائی گئی کہ اے ایمان والو! کسی دوسرے کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کرو۔ اور اگر نہ پاؤ اس میں کسی کو تو اس گھر میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ ملے۔

پھر پردے اور حجاب کے احکام بیان فرمائے گئے کہ مسلمان مردوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اسی طرح مسلمان عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی زینت کے مواقع کو ظاہر نہ کریں اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں ماسوا اپنے شوہروں یا دیگر محارم کے مثلاً اپنے باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا مسلمان عورتوں پر۔ اور پردے کا یہاں تک اہتمام رکھیں کہ چلنے میں اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے یعنی ان کے چلنے کی آواز غیر محرموں کے کان تک پہنچے یا ان کے بارے میں وہ جان جائیں۔

Marfat.com

پھر فرمایا گیا کہ ہم نے تم لوگوں کی ہدایت کے واسطے تمہارے پاس واضح احکام بھیجے ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے گذرے ہیں ان کی بعض حکایات اور خدا سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت کی باتیں بھیجی ہیں اور اللہ تعالیٰ کل عالم کا نورِ ہدایت دینے والا ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے اپنے اس نور تک پہنچا دیتا ہے۔

پھر بدبودار چیز کھا کر یا ناپاکی کی حالت میں مسجدوں میں داخل ہونے سے منع فرمایا گیا کہ مسجدوں میں اہل ہدایت صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جن کو خرید و فروخت نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غفلت میں نہیں ڈال سکتی اور وہ ایسے دن کی دارو گیر سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ دے گا اور وہ لوگ جو آخرت اور قیامت کے منکر ہیں ان کے لئے ہلاکت ابدی یعنی ابدی عذاب جہنم ہوگا اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

سورت کے آخر میں فرمایا گیا کہ جو لوگ اللہ کے حکم کی، جو ان تک بواسطہ رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) پہنچا ہے، مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی آفت نہ آن پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل نہ ہو جائے۔ یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت کو بھی جانتا ہے جس پر تم اب ہو اور اس دن کو بھی جس میں سب اس کے پاس دوبارہ زندہ کر کے لائے جائیں گے۔ واللہ بکل شئی علیم اور اللہ ہر ایک چیز کو خوب جانتا ہے۔

فرقان

سورہ ۲۵

اور اب سورۂ فرقان شروع ہوتی ہے جس کے آغاز میں فرمایا گیا کہ بڑی

Marfat.com

عالی شان ہے وہ ذات جس نے یہ فیصلہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اپنے خاص بندے حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی تاکہ وہ تمام دنیا جہان والوں کے لئے ایمان نہ لانے کی صورت میں عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہو۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی شانِ کبریائی، متکبرین کے استکبار اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استہزاء، قیامت کے انکار اور قرآن کریم کی تکذیب اور پھر نوحؑ و موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوموں کے انکارِ حق کا ذکر فرمایا۔

Marfat.com

پارہ : ۱۹

وقال الذین

انیسواں پارہ سورۂ فرقان کے آخری چار رکوع، سورۂ شعراء اور سورۂ نمل کے ابتدائی چار رکوع یعنی کل اُنیس رکوع پر مشتمل ہے۔

اس پارے کا آغاز ان منکرینِ حق کے ذکر سے ہوتا ہے جو روزِ قیامت کا یقین نہیں کرتے اور رسالت محمدّی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق کے لئے ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے یا ہم اپنے رب ہی کو دیکھ لیں، گویا اللہ تبارک وتعالیٰ خود ہی ہم سے کہہ دے کہ یہ رسُول برحق ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ یہ لوگ اپنے دلوں میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ اپنی سرکشی میں بہت آگے نکل آئے ہیں چنانچہ جس روز یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اور وہ دن قیامت کا ہوگا تو اس روز ان مجرموں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور اس دن یہ لوگ قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھ کر پناہ بخدا۔ پناہ بخدا پکاریں گے۔

یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ ان پیغمبر پر قرآن مجید ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں کیا گیا، ارشاد ہوا کہ ہم نے قرآن مجید تدریجاً اس لئے نازل کیا کہ ہم اس کے ذریعہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل کو قوی رکھیں اور اسی لئے ہم نے اس کو

Marfat.com

بہت ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے۔ اور یہ لوگ کیسا ہی عجیب سوال آپ کے سامنے پیش کریں مگر ہم اس کا ٹھیک اور وضاحت میں بڑھا ہوا جواب آپ کو عنایت کر دیتے ہیں۔

پھر قوم نوح، عاد و ثمود اور بہت سی جماعتوں کا ذکر ہے جنہوں نے انبیاء و رسل کی دعوتِ حق کو جھٹلایا اور اپنی ہی خواہشات کو خدا بنا لیا۔ چنانچہ اُن پر آسمان سے عذاب نازل کیا گیا۔ پھر اثبات توحید کے لئے آثار فطرت کا ذکر ہے کہ کس طرح اللہ نے اپنی قدرت سے طلوعِ آفتاب کے وقت کھڑی ہوئی چیزوں کے سائے کو دُور تک پھیلایا ہے اور جوں جوں آفتاب اونچا ہوا اللہ نے اس سائے کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیا۔ اگر وہ چاہتا تو اس کو ایک ہی حالت پر ٹھہرائے رکھتا۔ اسی نے رات کو پردہ اور نیند کو راحت و آرام کی چیز بنایا اور دن کو اٹھ نکلنے کے لئے بنایا تا کہ لوگ اپنی معاش وغیرہ حاصل کریں۔ وہی بارش سے پہلے فرحت انگیز ہوائیں بھیجتا ہے۔ وہی آسمان سے مینہ برساتا ہے جس سے مردہ زمین میں زندگی و تازگی پیدا ہوتی ہے اور وہ برگ و بار لانے لگتی ہے۔ اور اللہ اس پانی سے بہت سے انسانوں، اور چوپایوں کو سیراب کرتا ہے اور وہی اس پانی کو بقدر مصلحت لوگوں کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔ تاکہ لوگ غور کریں کہ یہ تصرفات کسی بڑی قدرت والے ہی کی طرف سے ہیں اور وہی لائق عبادت ہے چنانچہ انہیں چاہیئے تھا کہ غور کرکے ان نعمتوں کا حق ادا کرتے مگر اکثر لوگ ناشکری اختیار کیے رہے

توحید باری تعالیٰ کے اثبات میں مزید دلائل ارشاد فرمائے گئے کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے دو دریاؤں کو صورتاً ملایا جس میں ایک کا پانی شیریں اور تسکین بخش

Marfat.com

ہے اور دوسرے کا پانی شور اور تلخ۔ چنانچہ باوجود ظاہری طور پر ملا دینے کے اپنی قدرت سے ان دو دریاؤں کے درمیان ایک حجاب اور مانع قوی رکھ دیا مثلاً دریاؤں کا پانی شیریں اور سمندر کا کھاری بنایا۔ اللہ نے پانی یعنی نطفے سے آدمی کو پیدا کیا اور اپنی قدرت سے نطفہ کو کیا بنا دیا کہ وہ اتنی جلد خون والا ہو گیا کہ ان تعلقات پر انسانی تمدّن کی بنیاد ہے۔ غرض یہ کمالات مقتضی ہیں کہ صرف اسی ایک اللہ کو الٰہ مانا جائے اور اسی کی عبادت کی جائے لیکن مشرک لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں یہ نہ ان کو کوئی نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ کوئی ضرر۔ مگر یہ دلائل اس شخص کے لئے ہیں جو سمجھنا چاہے یا ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہے۔

پھر اللہ کے نیک بندوں کا ذکر فرمایا گیا اور ان کی صفات بیان کی گئیں کہ اللہ کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ جہالت کی بات کرتے ہیں تو وہ رفع شر اور سلامتی کی بات کرتے ہیں۔ وہ راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ کے خاص بندے وہ ہیں جو خرچ میں اعتدال اختیار کرتے ہیں۔ خرچ میں نہ تنگی کرتے ہیں اور نہ فضول خرچی، وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور نہ کسی کا ناحق خون بہاتے ہیں اور نہ بدکاری کرتے ہیں، اور یہ لوگ جھوٹی شہادت نہیں دیتے اور جب کبھی اتفاقاً لغو باتوں کا سامنا ہوتا ہے تو سنجیدگی کے ساتھ ان سے گذر جاتے ہیں اور یہ لوگ اپنے اہل و عیال کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی راحت پہنچنے کی دعا مانگتے ہیں اور متقیوں کی پیشوائی کی درخواست کرتے ہیں یعنی انتہا درجے کا تقویٰ طلب کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جنت

Marfat.com

ہیں ٹھکانہ ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور منکرینِ حق کی گردنوں پر وبال آکر رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی سورۂ فرقان ختم ہو کر سورۂ شعراء شروع ہوتی ہے۔

شعرآء

سورہ : ۲۶

سورۂ شعراء کا آغاز تلك آيات الكتاب المبين۔ سے ہوتا ہے کہ یہ آیتیں ہیں کھلی کتاب کی مگر بہت سے لوگ نہیں مانتے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کو دعوتِ حق پیش کرنے اور فرعون کے ان کو قید میں ڈال دینے کی دھمکی، عصائے موسیٰ کے اژدہا بن جانے اور فرعون کے اپنے جادوگروں سے مقابلے، سمندر میں راستے کے بن جانے اور موسیٰ علیہ السلام کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سمندر پار ہونے اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کے غرق ہونے کا ذکر ہے اور فرمایا گیا کہ اس چیز میں ایک نشانی ہے مگر بہت سے لوگ ان میں ماننے والے نہیں۔

پھر ابراہیم علیہ السلام اور ان کے باپ کی بُت پرستی کے بعد روزِ قیامت اٹھائے جانے اور اللہ کے دربار میں حاضر ہونے کا ذکر ہے۔ پھر قومِ نوح (علیہ السلام) کے اپنے پیغمبر نوح علیہ السلام کو جھٹلانے اور نوح علیہ السلام کے کشتی میں بیٹھ کر اپنے اہلِ ایمان ساتھیوں کے ساتھ بچ جانے اور ان کو جھٹلانے والوں کی غرقابی کا تذکرہ ہے اور پھر قومِ عاد اور ثمود کے ظلم و جور کا بیان ہے اور ان کے ہلاک کر دیئے جانے کا ذکر ہے اور پھر فرمایا گیا انّ فی ذالك لآیۃ کہ اس بات میں ضرور ایک نشانی ہے مگر بہت سے لوگ نہیں مانتے۔ پھر قومِ لوط (علیہ السلام) کا ذکر ہے جس نے اپنے نبی کو جھٹلایا چنانچہ اس کی پاداش میں ان پر آسمان سے پتھر

Marfat.com

برسائے گئے۔ اس کے بعد فرمایا گیا ان فی ذالک لآیۃ کہ اس بات میں ضرور نشانی ہے اور بہت سے لوگ نہیں ماننے والے۔

پھر اصحاب الایکہ کا اپنے پیغمبروں کو جھٹلانے کا ذکر ہے اور جب شعیب (علیہ السلام) نے اپنی قوم والوں سے فرمایا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ تم لوگ پورا ناپا کرو اور صاحبِ حق کا نقصان مت کیا کرو اور تولنے میں سیدھی ترازو سے تولا کرو یعنی نہ ڈنڈی مارا کرو اور نہ باٹوں میں فرق کیا کرو اور زمین میں فساد مت مچایا کرو تو انھوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کا مذاق اڑایا اور بالآخر وہ منکرینِ حق عذابِ الٰہی سے دوچار ہوئے۔

پچھلی امتوں کا ذکر کر کے فرمایا گیا؛ و انہ لتنزیل رب العلمین کہ بے شک یہ قرآن ہے اتارا ہوا پروردگار عالم کا۔ لیکن نافرمان لوگ اس قرآن پر ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ وہ سخت عذاب نہ دیکھ لیں گے جس سے وہ اچانک دوچار ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ ہم نے منکرین کی جتنی بستیاں بھی غارت و برباد کیں ان سب میں نصیحت کے واسطے ڈرانے والے پیغمبر آئے اور جب لوگوں نے ان کی دعوت کو جھٹلایا تو ان پر سخت عذاب نازل ہوا۔ اور سورت کے آخر میں فرمایا گیا کہ اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تم کو بتلاؤں کس پر شیطان اترا کرتے ہیں تو سنو! ایسے لوگوں پر اترا کرتے ہیں جو دروغ گفتار اور بڑے بدکار ہیں جو ان شیطانوں کی باتیں سنتے ہیں اور بکثرت جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر کفار کے اس شبہے کا جواب دیا گیا کہ آپ ﷺ شاعر ہیں یعنی آپ کے مضامین خیالی اور غیر واقعی ہیں۔ سو اس کی تردید کی گئی اور فرمایا گیا کہ شاعروں کی راہ تو بے راہ لوگ چلا کرتے ہیں کہ شاعر لوگ خیالی مضامین کی تلاش میں حیران و سرگرداں پھرا کرتے ہیں اور وہ اپنی زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں

Marfat.com

جو کرتے نہیں۔ ہاں ان شاعروں میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے یعنی شرع کے خلاف نہ ان کا قول ہے اور نہ فعل اور ان کے اشعار میں بیہودہ مضامین نہیں ہیں اور انہوں نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا تو ایسے لوگ مستثنیات میں سے ہیں۔ اس پر سورۂ شعراء ختم ہوتی ہے اور سورۂ نمل کا آغاز ہوتا ہے۔

نمل

سورۂ : ۲۷

اس سورت کے آغاز میں فرمایا گیا کہ آیتیں ہیں قرآن کی اور کھلی کتاب کی اور ہدایت و خوشخبری ہے ایمان والوں کے واسطے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آگ لانے اور پیغمبری مل جانے اور معجزے عطا ہونے کا ذکر ہے اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا ذکر فرمایا گیا کہ داؤد علیہ السلام کو پرندوں کی زبان سکھائی گئی اور جن وانس اور اڑتے جانوروں کو سلیمان علیہ السلام کے تابع کیا گیا۔ ہُدہُد کے ایک ایسی عورت جس کو مفسّرین نے ملکۂ بلقیس لکھا ہے کی خبر لانے کا ذکر ہے جس کی قوم سورج کی پرستش کرتی تھی۔ اس قوم کے سلیمان علیہ السلام کے تابع فرمان آنے اور اس عورت کے ایمان لانے کا ذکر ہے۔ پھر قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجے جانے کا ذکر ہے جنہوں نے قوم ثمود کو اللہ کی بندگی کی طرف بلایا مگر وہ دو فرقے ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے اور یہ لوگ خدا کی زمین میں فساد مچاتے پھرتے اور اپنی اصلاح کی طرف مائل نہ ہوتے تھے۔ انجام کار اللہ نے ان کو ہلاک کر ڈالا اور ان کے گھر انکار حق کے سبب مٹی کا ڈھیر بن گئے۔

اور آخر میں قوم لوط (علیہ السلام) اور ان پر عذاب برسانے کا ذکر ہے کہ

Marfat.com

پہلے ان کو عذاب سے ڈرایا گیا مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے اور بالآخر اپنے ہولناک انجام سے دوچار ہوئے۔

Marfat.com

پارہ : ۲۰

امن خلق

بیسواں پارہ سورۂ نمل کے آخری تین رکوع، سورۂ قصص اور سورۂ عنکبوت کے ابتدائی چار رکوع کل سولہ رکوع پر مشتمل ہے۔

پچھلے پارے کی آخری آیت میں فرمایا گیا تھا کہ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ بُت وغیرہ جن کو منکرین اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں؟ اب توحید کے دلائل کے طور پر ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو یہ بتلاؤ کہ وہ ذات بہتر ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا اور جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے پُر رونق باغات اُگائے! اب بتلاؤ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبُود ہے؟ جو خدا کے ساتھ شریکِ عبادت ہونے کے لائق ہو۔ اچھا یہ بتلاؤ کہ یہ بُت بہتر ہیں یا وہ ذات جس نے زمین کو مخلوق کے ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس زمین کے بیچ بیچ میں نہریں بنائیں اور اس زمین کے قرار پکڑنے کے لئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان حدِ فاصل بنائی! اب بتلاؤ کیا اللہ کے ساتھ خدائی کا شریک ہونے کے لائق کوئی اور معبُود ہے؟ اچھا بتلاؤ کہ یہ بُت بہتر ہیں یا وہ ذات جو بے قرار آدمی کی دُعا سنتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور اس کی مصیبت کو دُور کر دیتا ہے اور تم کو زمین میں صاحبِ تصرف بناتا ہے۔

Marfat.com

اچھا یہ بتلاؤ کیا یہ بُت بہتر ہیں یا وہ ذات جو تم کو خشکی اور دریا کی تاریکیوں میں راستہ سُجھاتا ہے اور جو ہواؤں کو بارش سے پہلے بھیجتا ہے۔ یہ بتلاؤ کہ یہ بُت بہتر ہیں یا وہ ذات جو مخلوقات کو اوّل بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کر دے گا اور جو آسمان و زمین سے پانی برسا کر اور نباتات نکال کر تم کو رزق دیتا ہے! مگر ان تمام تر دلائل اور شواہد کے باوجود مشرکین پھر بھی نہیں مانتے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ اچھا تم اللہ کے ساتھ کسی اور کے استحقاق عبادت پر اپنی دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

توحید کے بیان کے بعد قیامت و آخرت کا ذکر فرمایا گیا کہ علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے چنانچہ قیامت کے تعین کا علم بھی اللہ ہی کو ہے۔

قرآن پاک کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر ان باتوں کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے جن کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ قرآن مجید بلاشبہ صاحبِ ایمان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

پھر فرمایا گیا کہ جب قیامت کا وعدہ ان لوگوں پر پورا ہونے کو ہو گا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک ایسا جانور پیدا فرمائیں گے جو اُن سے باتیں کرے گا کیونکہ یہ لوگ ہماری نشانیوں کا یقین نہیں کرتے تھے۔ جس دن دوبارہ زندہ کرنے کے بعد ہم ہر اُمّت میں سے ایک ایک گروہ اُن لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے تو وہ لوگ کوئی عذر نہ پیش کر سکیں گے۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب گھبرا جائیں گے اور سب کے سب اللہ کے سامنے دبے جھکے حاضر ہوں گے اور پہاڑ بادلوں کی طرح اڑے اڑے پھریں گے اور یہ بات بالکل یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب

Marfat.com

افعال کی پوری خبر ہے اور جو شخص نیکی کرے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو کوئی برائی کرے گا وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالا جائے گا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں سے کہہ دیجئے : وما ربک بغافل عما تعملون. کہ تیرا رب بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔

یہاں سورۂ نمل ختم ہوتی ہے اور سورۂ قصص کا آغاز ہوتا ہے۔

سورہ : ۲۸

قصص

سورۂ قصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پہلے اجمالاً اور پھر تفصیل کے ساتھ بیان ہوا جو نصف سورت پر حاوی ہے کہ کس طرح فرعون اپنی تمام تر تدابیر کے باوجود تقدیر الٰہی کے آگے ناکام و نامراد ہوا بلکہ فرعون اور اس کے سب اہل دربار انتہائی بے وقوف اور دیکھتی آنکھوں اندھے بنا دیئے گئے کہ جس لڑکے کے متعلق خواب اور تعبیر خواب کی بناء پر فرعون کو یہ خدشہ لاحق ہوا تھا کہ وہ لڑکا بالآخر اس کے زوال کا سبب بنے گا اور اسی بناء پر اس نے بنی اسرائیل کے تمام نوزائیدہ لڑکوں کو فوراً قتل کر دینے اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دینے کا حکم جاری کیا تھا۔ اس لڑکے کو اسی فرعون کے گھر میں اسی کے ہاتھوں پرورش کرایا گیا اور جس خطرے کے سدباب کے لئے اس نے لاتعداد نوزائیدہ لڑکے قتل کرا دیئے وہ لڑکا اس کی دیکھتی آنکھوں پلا بڑھا اور جوان ہوا : ونری فرعون وھامان الی ما کانوا یحذرون۔

سورۂ قصص کے آخر میں قارون کا قصہ بیان فرمایا گیا کہ قارون کے حال سے عبرت پکڑو۔ وہ مال و متاع کی کثرت کے سبب مغرور ہو گیا تھا حالانکہ اس کی

Marfat.com

برادری نے اس کو وعظ و نصیحت کی کہ تو اس مال و دولت پر نہ اترا، اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور یہ بھی کہا کہ تجھ کو خدا نے جتنا دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کیا کر اور دنیا سے اپنا حصہ آخرت میں لے جانا نہ بھول، اور جس طرح خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اس کے بندوں کے ساتھ احسان کر اور دُنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو۔ اللہ تعالیٰ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا لیکن قارون اپنے تکبر میں یہ سن کر بولا مجھ کو یہ مال و متاع میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے۔ چنانچہ قارون کے اس قول کو رد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ کیا قارون نے یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے امتوں میں ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں اس سے کہیں بڑھے ہوئے تھے اور ان کا مجمع بھی اس سے زیادہ تھا یعنی کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ کی عطا کی ہوئی نعمت کی ناشکری کرے اور اسے اپنی عقل و دانش اور کسب و ہنر کا نتیجہ حاصل سمجھے اور اس طرح دوسرے بندگانِ خدا کے جو حقوق اس کے مال پر واجب ہوتے ہیں ان کے ادا کرنے سے انکار کر دے۔

ایک بار قارون اپنی تمام تر آرائش و زیبائش کے ساتھ اپنی برادری کے لوگوں کے سامنے نکلا تو جو لوگ اس کی برادری میں دنیاوی مال و متاع اور جاہ و منصب کے خواہاں تھے وہ کہنے لگے کہ کیا خوب ہوتا کہ ہم کو بھی وہ ساز و سامان اور مال و متاع ملا ہوتا جیسا قارون کو ملا ہے، واقعی وہ بڑا صاحب نصیب ہے لیکن جن لوگوں کو دین کا فہم عطا ہوا تھا وہ ان حریص لوگوں سے کہنے لگے کہ اے لوگو! تم اس دُنیائے دوں پر فریفتہ ہوتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے گھر

Marfat.com

کا ثواب اس سے ہزار درجے بہتر ہے جو ایسے شخص کو ملتا ہے کہ ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور دنیا کی بے جا حرص و طمع سے اپنے آپ کو روکے رکھے۔ اللہ نے قارون کو اور اس کے محل کو اس کے تکبر اور حقوقِ واجب کی ادائیگی کے انکار کے سبب زمین میں دھنسا دیا اور کوئی اس کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکا۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دینے لگتا ہے۔ یعنی رزق کی فراخی اور تنگی کا دارومدار انسان کی خوش نصیبی یا بدنصیبی یا اس کی محنت اور کوشش و تدبیر پر نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی تکوینی حکمت اور مصلحت ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے رزق کی فراخی عطا فرمائے اور جس کو چاہے اس پر تنگی فرمائے۔ اصل فلاح و نجات ایمان پر منحصر ہے اور کافروں کے لئے فلاح نہیں ہے۔ پھر فرمایا گیا کہ ہم یہ دارِ آخرت ان ہی لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو نہ تکبر کرتے ہیں اور نہ فساد برپا کرتے ہیں۔ والعاقبة للمتقين اور عاقبت متقی لوگوں کے لئے ہے یعنی نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔ سو جو شخص قیامت کے دن نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر ملے گا اور جو شخص بدی لے کر آئے گا سو ایسے لوگوں کو جو بدی کا کام کرتے ہیں اس کا بدلہ ملے گا جیسا وہ کرتے تھے۔

سورت کے آخر میں ارشاد فرمایا گیا کہ کافروں کے مددگار مت بنو اور ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ تمہیں ان احکام کی تعمیل سے روک دیں جو اللہ کی طرف سے نازل ہو چکے ہیں اور اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ پکارو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں بجز اس کی ذات کے۔ اسی کی حکومت ہے اور اور اسی کے پاس تم سب کو جانا ہے۔ یہاں سورۂ قصص ختم ہوتی ہے اور سورۂ

Marfat.com

عنکبوت کا آغاز ہوتا ہے۔

سورۃ : ۲۹

عنکبوت

سورۂ عنکبوت کے آغاز میں مخلصین اور منافقین، صادقین اور کاذبین کے درمیان فرق واضح کرنے کے لئے ارشاد فرمایا گیا کہ کیا ان لوگوں کا یہ گمان ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو ان کے دعوےٰ ایمان میں آزمایا نہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ظاہر فرما دے گا جو ایمان کے دعوے میں سچے تھے اور جھوٹوں کو بھی ظاہر فرما دے گا۔ یعنی مخلص اور منافق، صادق اور کاذب سب کی پہچان ہو جائیگی کہ کون ایمان و اسلام کے دعوے میں سچا ہے اور کون جھوٹا۔ کون ایمان و اسلام کے دعوے میں مخلص ہے اور کون منافق۔

جو لوگ بُرے بُرے کام کر رہے ہیں کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ سے کہیں بچ کر نکل بھاگیں گے یعنی وہ ضرور ایک دن اللہ کے سامنے لائے جائیں گے اور انہیں اپنے اعمالِ بد کا بدلہ ملے گا اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اللہ ان کے گناہ معاف فرما دے گا اور انہیں اچھا بدلہ دے گا۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جب ان کو راہِ خدا میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُسے خدا کا عذاب سمجھ بیٹھتے ہیں اور اگر اللہ کی طرف سے کوئی مدد پہنچتی ہے تو اس وقت کہتے ہیں کہ ہم تو دین و عقیدے میں تمہارے ساتھ تھے، یعنی مسلمان تھے۔ گویا کفار کے اِکراہ اور ان کی زبردستی کی وجہ سے ان کے ساتھ ہو لئے تھے۔ اس پر فرمایا گیا کہ کیا اللہ تعالیٰ کو دنیا

Marfat.com

جہان والوں کے دلوں کی باتیں معلوم نہیں ہیں یعنی درحقیقت ان لوگوں کے دلوں میں ایمان نہ تھا اور دراصل یہ آزمائشیں اسی لئے ہوتی رہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبِ ایمان اور منافق لوگوں کے درمیان فرق کو واضح فرما دیتا ہے۔ اور وہ اس دنیا میں جو کچھ جھوٹ گھڑتے تھے ان سے قیامت کے روز اس کی باز پرس ضرور ہوگی۔

پھر انبیائے سابقین میں سے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور قوم عاد و ثمود اور فرعون و ہامان کا ذکر فرمایا گیا اور آخر میں یہ تعلیم دی گئی کہ جو لوگ اللہ کے سوا بتوں پر یا کسی انسان وغیرہ پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا بھروسہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مکڑی کا جالا۔ کہ مکڑی اپنے زعم میں اپنی ایک جائے پناہ بناتی ہے۔ مگر حقیقت میں اس کی کمزوری کے سبب اس گھر کا وجود عدم برابر ہوتا ہے۔ یعنی اصل بھروسے کے قابل اللہ اور صرف اللہ ہی کی ذات ہے اور صرف وہی مستحق عبادت ہے۔

Marfat.com

پارہ: ۲۱

اتل ما اوحی

اکیسواں پارہ سورۂ عنکبوت کے آخری تین رکوع، سورۂ روم، سورۂ لقمان، سورۂ سجدہ اور سورۂ احزاب کے ابتدائی تین رکوع کل انیس (۱۹) رکوع پر مشتمل ہے۔

پارے کا آغاز رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حق میں اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ جو کتاب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی کی گئی ہے آپ اس کو لوگوں کے سامنے پڑھا کیجیے اور اس تبلیغِ قولی کے ساتھ تبلیغِ عملی میں خصوصاً نماز کو قائم رکھیے۔ بے شک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ دعوتِ حق میں اہلِ کتاب کے ساتھ بہتر طریق پر تبلیغ کرو۔ اور جو لوگ باطل پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے منکر ہوئے وہ سخت خسارے میں ہیں۔ پھر اہلِ ایمان سے ارشاد ہوا کہ میری ہی کی بندگی کرو اور یہ کہ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کیے ان کے لئے جنت ہے۔ پھر فرمایا کہ بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اُٹھا کر نہیں رکھتے یعنی جمع نہیں کرتے۔ اللہ ہی اُن کو روزی پہنچاتا ہے اور تم کو بھی۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا

Marfat.com

ہے، بے شک اللہ ہی سب چیز کے حال سے واقف ہے۔ مراد یہ ہے کہ رزق کا اصلی ذریعہ حق تعالیٰ کی عطا ہے، انسان کا کسب ہنر نہیں۔ پھر اس دنیا کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا:۔

وما هٰذه الحيٰوة الدنيا الا لهو ولعب وان الدار الآخرة لهي الحيوان لو كانوا يعلمون۔

اور اس دنیا کی زندگی سوائے لہو و لعب کے کچھ نہیں اور دارِ آخرت میں ہی حقیقت میں زندہ رہنا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ایک چیز جو فانی ہونے والی ہے اور بے حقیقت ہے اس میں اس قدر انہماک کہ جو چیز باقی رہنے والی ہے اس سے غفلت اور محرومی ہو، یہ بڑی بے عقلی کی بات ہے۔

ایک مثال سے اس کو واضح کیا گیا کہ جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور وہ کشتی زیر و زبر ہونے لگتی ہے تو اس وقت خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں مگر جب ان کو اس آفت سے نجات دے کر اللہ خشکی کی طرف لے آتا ہے تو وہ فوراً ہی شرک کرنے لگتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ نے جو نعمت ان کو دی ہے اس کی ناقدری کرتے ہیں۔ یہ لوگ کچھ اور وقت مزا اڑا لیں پھر جلد ہی ان سب کو خبر ہو جائے گی۔ مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کو دنیا میں اس قدر انہماک اور مشغولیت ہے کہ جلد ہی حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں اور جھوٹ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کا احسان نہیں مانتے پھر ارشاد ہوا: "والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وان الله لمع المحسنين" کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش و محنت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہوں کی طرف ضرور ہدایت دیں گے اور بیشک اللہ ساتھ ہے نیکی کرنے والوں کے۔ اس پر سورۂ عنکبوت ختم ہوتی ہے اور سورۂ روم

Marfat.com

کا آغاز ہوتا ہے۔

سورۃ: ۳۰

روم

اس سورۃ کے آغاز میں خوشخبری دی گئی کہ اہلِ روم جو مغلوب ہو گئے تھے عنقریب چند برسوں میں پھر غالب ہوں گے۔ واقعہ یوں ہے کہ اہلِ فارس جو مشرکین و آتش پرست تھے اہلِ روم (نصاریٰ اہلِ کتاب) پر حملہ کر کے غالب ہو گئے جس سے مشرکین و کفارِ مکہ بہت خوش ہوئے اور چونکہ بمقابلہ کفار کے اہلِ کتاب مسلمانوں سے نسبتاً قریب ہیں اس لئے مسلمان دردل مغموم ہوئے چنانچہ مسلمانوں کو خوشخبری دی گئی کہ عنقریب اہلِ روم یعنی اہل کتاب اہلِ فارس یعنی آتش پرستوں پر غالب ہوں گے۔ (چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ یہ پیشینگوئی چند ہی سال بعد پوری ہوئی۔)

پھر ارشاد فرمایا گیا کہ لوگ دنیا کی زندگی کو اس کی زیب و زینت سے ظاہرا طور پر جانتے ہیں لیکن وہ لوگ آخرت سے غافل ہیں۔ مراد یہ ہے کہ دنیا کی ضروریات کو بقدر ضرورت رکھنا چاہیئے۔ اپنی زندگی کا مقصد نہ بنایا جائے اور اس دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کو نہ بھولیں، آخرت کو پہچانیں اور اسی کے لئے عمل کریں۔ پھر فرمایا گیا کہ اللہ نے یہ آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ پیدا فرمایا ان کی تخلیق کا مقصد اور حکمت یہی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ان بے شمار نعمتوں کے ذریعے ان کے پیدا کرنے والے کو بھی جانیں اور اس کی تلاش میں لگ جائیں کہ وہ کن کاموں سے خوش ہوتا ہے اور کن سے ناراض۔ اور محض دنیا کی چند روزہ زندگی کی نعمتوں میں ایسے مست نہ ہو جائیں کہ آخرت ہی کو سرے سے بھلا بیٹھیں۔

پھر آخرت کا ذکر فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ خلق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی دوبارہ

Marfat.com

اس کو پیدا فرمائے گا اور پھر روزِ قیامت ان سے حساب کتاب لیا جائے گا۔ جن لوگوں نے اللہ کی توحید اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کا اقرار کیا اور دنیا میں رہ کر اچھے کام کئے وہ بہشت کے باغوں میں شاداں و فرحاں ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی آیتوں اور یومِ آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ پھر فرمایا اللہ کو ایسی قدرت ہے کہ وہ جاندار کو بے جان سے باہر لاتا ہے اور بے جان کو جاندار سے اور زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ یعنی سرسبز و شاداب کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ قیامت کے روز قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

توحید کے مضمون کو مختلف شواہد اور دلائل کے ساتھ فطری انداز میں سمجھایا گیا اور ایک مثال دی گئی کہ تم اپنے نوکروں کو حالانکہ وہ شکل و صورت میں تم جیسے ہیں، اپنے اختیار میں اپنے برابر درجہ نہیں دیتے کہ وہ آزادانہ طور پر جو چاہیں کرتے پھریں، پھر بھلا اللہ جو ساری کائنات کا خالق ہے ان کو تم اللہ کے برابر یا اس کا شریک کیسے بناتے ہو، ذرا غور تو کرو۔

چنانچہ اسلام کے دینِ فطرت ہونے اور اس کی طرف رُخ کرنے کی تلقین کی گئی "فاقم وجھک للدین حنیفاً" اور نماز قائم کرنے اور ذوی القربیٰ اور مسافروں کو ان کے حقوق ادا کر دینے کا ذکر فرمایا گیا۔ ساتھ ہی یہ ہدایت کی گئی کہ رشتہ داروں کے حقوق اس طرح ادا کئے جائیں کہ کسی بدلہ پر نظر نہ رکھی جائے۔

پھر فرمایا گیا کہ تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی کے سبب سے ہے۔ یعنی دنیا کی بڑی بڑی آفتیں اور مصیبتیں انسانوں کے گناہوں کے سبب آتی ہیں۔

پھر فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں بنایا یعنی بچہ بنایا پھر توانائی یعنی جوانی عطا کی پھر اس کے بعد ضعف اور بڑھاپا دیا اور وہ جو چاہتا ہے کرتا

Marfat.com

ہے اور وہ ہر تصرّف پر قادر ہے اور جس روز قیامت آئے گی تو اس کی آمد کو دیکھ کر مجرم لوگ کہیں گے کہ قیامت جلد آگئی اور اہل ایمان و علم کہیں گے کہ نوشتۂ خداوندی کے مطابق قیامت اپنے وقت پر آئی۔ چنانچہ اس صورت کے آخر میں منکرین قیامت کے شبہات کے ازالہ کے لئے مختلف دلیلیں پیش کی گئیں تا کہ غافل انسان بیدار ہو جائے اور آخرت کی فکر میں لگ جائے۔

سورۃ: ۳۱ لقمان

اور اب سورۃ لقمان کا آغاز ہوتا ہے۔ سورہ کے آغاز میں کتاب قرآن کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے، نیکی کرنے والوں کے لئے، جو نماز کو قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ فلاح یاب ہیں۔ پھر ان لوگوں کا ذکر فرمایا گیا جو لہو و لعب کی باتوں کے طلب گار ہیں اور فرمایا گیا کہ یہ لہو و لعب کی باتیں اللہ کی یاد سے غافل کرنے والی ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

پھر آثارِ فطرت کا ذکر کر کے توحید کا پیغام دیا گیا۔ چنانچہ فرمایا گیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بلا ستون کے بنایا اور زمین پر پہاڑ کھڑے کر دیئے تا کہ زمین تم کو زیر و زبر نہ کر دے اور اس زمین میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے اور آسمان سے پانی برسایا اور زمین میں ہر طرح کے عمدہ پھل، سبزیاں اور اناج اگائے۔ یہ سب چیزیں اللہ کی بنائی ہوئی ہیں۔ ان شواہد کی موجودگی میں ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ لوگ ہدایت پر آجاتے مگر یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

پھر لقمان کو حکمت یعنی عقلمندی کی باتیں سکھلائے جانے کا ذکر ہے کہ اللہ کا حق مانو اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو۔ چند دوسری نصیحتوں کا ذکر فرمایا گیا جن میں ماں باپ کی اور بالخصوص ماں کی اطاعت اور خدمت کرنے کی تاکید ہے ماسوا امر توحید کے

Marfat.com

کہ دین کی راہ میں صرف اسی کے راستہ پر چلنا ہے جو اللہ کی طرف رجوع ہو یعنی وہ شخص اللہ کے احکام کی حقانیت کا دل سے قائل ہو اور اس پر عامل بھی ہو۔ پھر فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر شئے کو محیط ہے خواہ وہ رائی کے دانہ کے برابر ہو یا کسی پتھر کے اندر چھپی ہو یا وہ آسمانوں یا زمین کے اندر ہو' قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو ضرور حاضر کر دے گا۔ پھر مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کا ذکر کر کے بارِ دگر توحید کی طرف دعوت دی گئی اور قیامت کے روز سے ڈرنے کی تلقین کی گئی اور سورہ لقمان کے آخر میں فرمایا گیا کہ قیامت کب آئے گی اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور وہی اپنے علم کے موافق مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور یہ بھی کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔" ان اللہ علیم خبیر "تحقیق اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ اور اس پر سورۂ لقمان ختم ہوتی ہے اور سورۂ سجدہ کا آغاز ہوتا ہے۔

سجدہ

سورۃ : ۳۲

سورۂ سجدہ کے آغاز میں ارشاد فرمایا گیا "تنزیل الکتاب لا ریب فیہ من رب العالمین" کہ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اور جس میں کوئی شبہ نہیں اور یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد قرآن مجید کی حقانیت اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی رسالت کے برحق ہونے کا ذکر ہے۔ پھر انسان کی تخلیق اور اس کے اشرف المخلوقات بنائے جانے کا ذکر ہے اور پھر قبض رُوح اور ملک الموت کا تذکرہ ہے کہ انسان کس طرح موت سے ہمکنار ہو گا۔

Marfat.com

سورۃ: ۳۳

احزاب

اور پھر سورۂ احزاب شروع ہوتی ہے جس کے آغاز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو تلقین کی گئی کہ آپ کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانیے اور آپ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپ پر وحی کیا جاتا ہے، اس پر چلیے۔ گویا دوسرے لفظوں میں ساری اُمتِ مسلمہ کے لئے یہ ابدی ہدایت ہے کہ وہ اللہ کے احکام پر چلے اور منکروں اور دغابازوں کی چالوں میں نہ آئے اور صرف اللہ پر بھروسہ کرے۔ پھر ظہار اور تبنیت سے متعلق اسلامی احکام بیان کئے گئے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شانِ محبوبیت اور عظمت کے بارے میں چند آیات ہیں جن میں مسلمانوں کو آپ کی مکمّل اتباع کا حکم دیا گیا اور اس کے متصل غزوۂ احزاب جس کو غزوۂ خندق بھی کہا جاتا ہے کا ذکر ہے جس میں اللہ پر توکّل، باہمی صلاح ومشورہ اور مادّی وسائل کی بقدرِ وسعت فراہمی کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے۔

Marfat.com

پارہ : ۲۲

ومن یقنت

بائیسواں پارہ سورۂ احزاب کے آخری چھ رکوع، سورۂ سبا، سورۂ فاطر اور سورۂ یٰسین کے ابتدائی رکوع کُل اٹھارہ (۱۸) رکوع پر مشتمل ہے۔

سورۂ احزاب کے پچھلے تین رکوع میں غزوۂ احزاب کا تفصیلی ذکر کیا گیا تھا۔ اس میں کفار و منافقین کی جانب سے آپ کو ایذا دینے اور رنج پہنچانے اور بالآخر ان کفار و منافقین کے ذلیل و خوار ہونے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے فتح مند و کامران ہونے کا ذکر تھا۔ ساتھ ہی مومنوں کو یہ تعلیم دی گئی تھی کہ وہ اس امر کا خیال رکھیں کہ ان کے کسی قول و فعل سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تکلیف نہ پہنچے اور اب ازواج مطہرات کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ وہ خاص طور پر اس کا اہتمام کریں۔ چنانچہ چوتھے رکوع کے آغاز میں ازواج مطہرات کو تخییر طلاق یعنی طلاق لینے کا اختیار دینا مذکور ہے جس کو قانونی اصطلاح میں تفویضِ طلاق کہا جاتا ہے۔

پھر مکمّل پردے کی ہدایت کی گئی کہ عورتیں اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں یعنی بلا ضرورت شرعی گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا گیا کہ جس طرح اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں عورتیں علانیہ بے پردہ باہر پھرا کرتی تھیں نہ پھریں اور غیر مردوں

Marfat.com

پر اظہارِ زیب و زینت نہ کریں۔

اور پھر فرمایا گیا۔" وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لہم الخیرۃ من امرھم، ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا " اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لئے یہ سزاوار نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کسی معاملہ میں فیصلہ فرما دیں تو پھر ان کے اپنے معاملہ میں انہیں کچھ بھی اختیار باقی رہے یعنی مسلمانوں پر یہ امر لازم ہے کہ وہ فیصلہ کے مطابق عمل کریں، مطلقاً سرتابی نہ کریں اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے حکم کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہ ہوا۔

پھر رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّین ہیں۔ یعنی آپ انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والے اور سب سے آخری نبی ہیں یعنی خواہ وہ صاحبِ شریعت نبی ہو یا صرف پہلے نبی کے تابع، آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔

پھر اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے انہیں اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے اور صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے کی تلقین کی گئی۔

پھر بعض احکامِ نکاح بیان فرمائے گئے کہ جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کر لو اور پھر انہیں کسی وجہ سے ہاتھ لگانے سے قبل طلاق دے دو تو ان عورتوں پر عدت واجب نہیں ہے اور مردوں کو چاہیئے کہ وہ ان کو کچھ مال و متاع دے کر خوش اسلوبی کے ساتھ رخصت کریں۔

پھر چند آیات کے بعد پردہ کے حکم کے سلسلہ میں فرمایا گیا کہ آپ کہہ دیجیئے کہ مسلمان عورتیں اپنی چادریں تھوڑی سی نیچی کر لیا کریں یعنی گھونگھٹ نکال کر باہر نکلا کریں۔

Marfat.com

بعد ازاں فرمایا گیا۔

"یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً، یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزاً عظیما"

کہ اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو کہ اللہ تمہارے اعمال کو سنوار دے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کے کہنے پر چلا وہ بامراد ہوا۔

سورہ کے آخر میں امانت کا ذکر فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے احکام یعنی شریعتِ الٰہی کو امانت سے تعبیر کیا گیا اور فرمایا گیا کہ ہم نے اس امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو سب نے اس کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے کہ ہم اس کے حقوق ادا نہ کر سکیں گے اور انسان نے یہ بوجھ اُٹھالیا۔ گویا اب اُمتِ مسلمہ کے افراد کے ذمہ خاص فریضہ عائد ہو گیا کہ وہ خود کو اس امانت کا اہل ثابت کریں یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام پر دل و جان سے عمل کریں۔ چنانچہ جن انسانوں نے اس امانت کو ظالم و جاہل بن کر ضائع کیا اور اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سرکشی اختیار کی وہ مستحق عذاب ہوں گے اور جنہوں نے اس امانت کا حق ادا کیا، یعنی احکامِ شرعی کی تعمیل کی اور اللہ کے مطیع بندے ہو گئے ان کے لئے رحمت و مغفرت ہے یہاں سورۂ احزاب ختم ہوتی ہے۔

سبا

سورۃ : ۳۴

سورۂ سبا کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی گئی کہ سب تعریفیں اللہ ہی

Marfat.com

کے لئے خاص ہیں جس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے پھر منکرین سے خطاب فرمایا گیا جو مرنے اور جسم کے اعضاء ادھر اُدھر بکھر جانے کے بعد دوبارہ ان اجزاء کے جمع کرنے اور ان میں حیاتِ انسانی کے پیدا کرنے کو خلافِ عقل سمجھتے تھے اور قیامت کے منکر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ازالہ کے لئے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے قصّے بیان فرمائے کہ ان دو پیغمبروں کے ذریعے اسی چیز کا مشاہدہ کرایا جو عقلاً محال تھی۔ مثلاً حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں لوہے کو موم بنا دینا، ہوا کو تابع سلیمان علیہ السلام کر دینا، تانبہ جو جمادات میں سے ہے اس کو پگھلا ہوا چشمہ بنا دینا۔ گویا اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں کہ منتشر اعضاء کو یکجا کر کے انہیں پھر حیاتِ نو عطا کرے اور روزِ قیامت انہیں پھر زندگی دے کر ان سے دنیاوی اعمال و افعال کا حساب لے۔

پھر قومِ سبا پر اپنے احسانات اور ان کی ناشکری کی وجہ سے ان پر عذاب آنے کا ذکر کیا گیا کہ کس طرح دو پہاڑوں کے درمیان تعمیر شدہ بند (ڈیم) کو توڑ کر سیلاب نے تباہی مچا دی اور دو طرفہ باغات کی قطاریں غارت اور بستیاں برباد و تاراج ہو گئیں۔

پھر رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت کا تمام عالموں کے لئے ہونا بیان کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا گیا۔ "وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً ولکن اکثر الناس لا یعلمون" کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے جو لوگوں کو ایمان لے آنے پر خوشخبری سنانے والے اور ایمان نہ لانے پر اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں، لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ گویا اس آیت میں رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اس خاص اور امتیازی شان کا ذکر فرمایا گیا کہ جبکہ دوسرے انبیاء اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمائے گئے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو

Marfat.com

تمام اقوامِ عالم، موجودہ اور آئندہ آنے والی، سب کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ پھر رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دعوتِ اسلامی کو پیش کرنے اور منکرین کے اپنے کفر پر جمے رہنے اور ان کے اپنے مال و اولاد کی کثرت پر نازاں ہونے کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ تمہارے اموال اور اولاد ایسی چیزیں نہیں ہیں جو تم کو درجے میں ہمارا مقرب بنا دیں، ہمارے یہاں قرب کا سبب ایمان اور اچھے اعمال ہیں۔ سو جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلانے اور عاجز کرنے میں کوشاں ہیں وہ عذاب میں پکڑے ہوئے لائے جائیں گے۔ پھر رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ارشاد ہوا کہ آپ ان منکرین سے کہہ دیجئے کہ میں تم کو صرف ایک بات سمجھاتا ہوں کہ تم محض خدا کے واسطے کھڑے یعنی مستعد ہو جاؤ، دو دو اور ایک ایک پھر خوب سوچو کہ تمہارے اس ساتھی کو (یعنی مجھے) جنون تو نہیں ہے جو تمہارے سامنے قرآن پر ایمان لانے کی دعوت پیش کر رہا ہے۔ یہ قرآن یقیناً حق ہے۔ تو تمہیں غور و فکر کے بعد یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ تمہارا ساتھی پیغمبر ہے اور بحیثیت ایک پیغمبر تم کو ایک سخت عذاب آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب حق بات کو غالب کر رہا ہے۔ اور آپ کہہ دیجئے کہ دینِ حق آگیا اور باطل مہمل ہے۔ اور پھر سورہ کے آخر میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہ لوگ جنہیں رسول اللہ کی نبوت اور قرآنِ حکیم کے کتابِ الٰہی ہونے پر یقین اور ایمان نہیں ہے اور بلا دلیل اپنے خیال اور گمان پر چلتے ہیں جلد ہی پکڑے ہوئے آئیں گے کیونکہ یہ سب لوگ شک و شبہ اور تردّد کا شکار تھے۔ یہاں سورۂ سبا ختم ہوتی ہے اور سورۂ فاطر کا آغاز ہوتا ہے۔

فاطر

سورۂ ۳۵

سورۂ فاطر کا آغاز بھی اللہ کی حمد و ثنا کے ساتھ فرمایا گیا کہ تمام تر حمد و ثنا اسی کو

Marfat.com

سزاوار ہے جو آسمان وزمین کو پیدا کرنے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے۔
وہ اللہ جو رحمت مثلاً بارش، نباتات اور عام رزق لوگوں کے لئے کھول دے تو اس کا
کوئی بند کرنے والا نہیں اور اگر بند کردے تو اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں۔ اے لوگو!
تم پر اللہ کے جو احسانات ہیں ان کو یاد کرو اور سوچو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق ہے؟
جو آسمان وزمین سے تم کو رزق پہنچاتا ہو؟ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو
پھر تم اس کی خدائی میں دوسروں کو شریک کرکے کہاں اُلٹے جارہے ہو؟

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ اے پیغمبر! اگر یہ لوگ توحید
ورسالت اور قرآن کریم کے حق ہونے میں آپ کو جھٹلائیں تو آپ دلگیر نہ ہوں۔ آپ
سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر جھٹلائے جاچکے ہیں۔ والی اللہ ترجع الامور
اور یہ سب امُور اللہ ہی کے رُوبرو پیش کیے جائیں گے۔ پھر لوپے عالم انسانیت
کو مخاطب کرکے فرمایا گیا "یا ایھا الناس" اے لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے۔
ہوشیار رہو کہ کہیں تم کو یہ دنیوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے رکھے اور یہ شیطان
تمہیں بہکا نہ لے کہ تم اس دنیا میں ہمہ تن محو ہوکر یوم موعود یعنی اس آنے والے
دن سے جس کا وعدہ کیا جاچکا ہے، غافل ہو جاؤ۔

پھر فرمایا گیا "یا ایھا الناس" اے لوگو! "انتم الفقراء الی اللہ واللہ
ھو الغنی الحمید" تم ہی خدا کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز اور تمام خوبیوں
والا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمہارے ہی بھلے کے لئے توحید کی تعلیم دی گئی، رسول بھیجے گئے
اور قرآن کریم نازل کیا گیا اگر تم نہیں مانو گے تو اپنا ہی نقصان کروگے۔ سوجو کوئی ایمان
لاکر شرک وکفر سے پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لئے پاک ہوتا ہے اور جو ایمان نہیں
لاتا وہ اپنے کیے کا عذاب وہاں بھگتے گا، کیونکہ سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

Marfat.com

پھر توحید کے مضمون کی مختلف مثالوں سے توضیح کی گئی اور فرمایا گیا کہ جو لوگ اللہ کی کتاب یعنی قرآن پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں تو وہ ایسی دائم نفع والی تجارت کے اُمیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی۔ اور یہ کتاب قرآن جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعے بھیجی ہے بالکل ٹھیک ہے۔ اور یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا اور ان بندوں میں بعض وہ ہیں جو گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں وہ ہیں جو بتوفیقِ ایزدی نیکیوں میں ترقی کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جو لوگ کتاب قرآن پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہوں گے اور جو لوگ کافر ہیں، احکامِ قرآن کے منکر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے، نہ تو ان کو موت ہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا، اور ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

پھر فرمایا گیا کہ آسمانوں اور زمین کو ہم ہی اپنی قدرت سے تھامے ہوئے ہیں کہ وہ موجودہ حالت کو نہ چھوڑیں اور اگر وہ موجودہ حالت کو چھوڑ دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھامنے والا بھی نہیں۔ مراد یہ ہے کہ باوجود قدرت کی ان کھلی نشانیوں کے منکرینِ حق اپنے انکارِ باطل پر جمے ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا گیا۔ انہ کان حلیماً غفوراً۔ کہ اللہ تعالیٰ تحمل والا اور بخشنے والا ہے اسی لئے اس نے مہلت دے رکھی ہے کہ اگر اس مہلت میں یہ لوگ حق کو اختیار کر لیں اور باطل کو چھوڑ دیں تو وہ اپنی رحمت سے بخشنے والا ہے۔

پھر ان منکرینِ حق کی ایک حالت کا ذکر کیا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

بعثت سے پہلے ان لوگوں نے قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا یعنی پیغمبر آئے تو وہ ہر اُمت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں اور جب ان کے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپہنچے تو بر بنائے تکبر آپ کی نبوت کا انکار کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بُری تدبیروں میں لگ گئے۔ حالانکہ بُری تدبیروں کا حقیقی وبال ان بُری تدبیر کرنے والوں پر ہی ہوتا ہے۔ پھر فرمایا گیا کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو منکر قومیں ان سے پہلے گزری ہیں اپنے نبیوں کی دعوتِ اسلامی کو جھٹلانے کے سبب ان کا آخری انجام کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھی ہوئی تھیں۔ پھر فرمایا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ان کے اعمالِ کفر کے سبب فوراً دارو گیر فرماتا تو روئے زمین پر ایک متنفس بھی باقی نہ رہتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعادِ معین تک مہلت دے رہا ہے۔ سو جب ان کی وہ میعادِ مقررہ آپہنچے گی تو ان میں جو کفار ہوں گے وہ اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ یہاں سورۂ فاطر ختم ہو کر سورۂ یٰسین کا آغاز ہوتا ہے۔

سورۃ ۳۶: یٰس

سورۂ یٰسین میں قیامت اور حشر و نشر کے مضامین خاص تفصیل اور بلاغت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں، چنانچہ فرمایا گیا۔ قسم ہے اس قرآنِ حکیم کی کہ آپ نبی مُرسل ہیں اور سیدھی راہ پر ہیں اور یہ قرآنِ حکیم تنزیل العزیز الرحیم ہے یعنی اسے ایک بڑی رحم کرنے والی ذات نے اتارا ہے تاکہ آپ ڈرائیں اس قوم کو جس کے آباؤ اجداد نے ڈر نہیں سُنا۔ سو ان کو خبر نہیں۔ پھر فرمایا گیا کہ جو لوگ ایمان نہیں لائیں گے ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے اور وہ طوق ان کی ٹھوڑیوں تک اڑے رہیں گے جس سے ان کے

Marfat.com

سر اوپر کو اٹھے رہ جائیں گے اور جو اس نصیحت یعنی قرآن پر چلا اور خدا سے ڈرا آپ
اس کو عمدہ عوض کی خوشخبری سُنا دیجیے۔

Marfat.com

پارہ: ۲۳

ومالی

تیئسواں پارہ سورۂ یٰسٓ کے بقیہ چار رکوع، سورۂ صٰفّٰت، سورۂ ص اور سورۂ زمر کے ابتدائی تین رکوع کل سترہ (۱۷) رکوع پر مشتمل ہے۔

سورۂ یٰسٓ جس کا بیان بائیسویں پارے کے آخر میں شروع ہوا تھا جاری ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ آپ ان منکرین کے سامنے ایک بستی والوں کا قصہ بیان کیجئے کہ اس بستی میں ہم نے ان کے پاس پہلے دو رسول بھیجے۔ ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے رسول کو بھیجا، جس نے پہلے دو رسولوں کی تائید و تصدیق کی مگر اس بستی والوں نے اس تیسرے رسول کو بھی جھٹلایا۔ حالانکہ ان تینوں رسولوں نے بستی والوں سے کہا کہ ہم تمہارے پاس خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں، تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ تم تو ہماری ہی طرح عام آدمی ہو اور خدا تعالیٰ نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی، تم صاف جھوٹ بول رہے ہو۔ مجبوراً ان رسولوں نے قسم کھائی کہ ہم تمہارے پاس بطور رسول کے بھیجے گئے ہیں تو وہ لوگ کہنے لگے کہ تم ہمارے لئے منحوس ہو اور اگر تم اپنے دعویٰ رسالت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا تم اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تمہیں حق بات کی نصیحت کی جائے۔ درحقیقت تم لوگ حد سے آگے نکل جانے والے ہو۔ دریں اثنا ایک

Marfat.com

مردِ مسلمان شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا ہوا آیا اور بولا اے قوم! اللہ کے رسولوں کے بتائے ہوئے راستے پر چلو کہ وہ ٹھیک راستے پر ہیں، اور وہ شخص بولا کہ میں کیوں نہ اس ذات کی بندگی کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ شخص ان رسولوں سے مخاطب ہو کر بولا۔ انی اٰمنت بربکم فاسمعون کہ میں ایمان لایا تمہارے رب پر، پس مجھ سے سُن لو۔ چنانچہ اس مردِ حق آگاہ کے لئے بہشت میں داخلے کا حکم ہوا۔ وہ بولا کہ کسی طرح میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ میرے اللہ نے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے عزت والوں میں شامل فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک چنگھاڑ نے اس کی قوم والوں کو آلیا اور وہ سب اسی دم اس سے بجھ کر یعنی مر کر رہ گئے۔ مطلب یہ ہے کہ جن قوموں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا اور ان کے ساتھ استہزا کیا وہ غارت و برباد کر دی گئیں۔ اور یہ سزا تو جھٹلانے والوں کو دنیا میں دی گئی اور پھر آخرت میں جب وہ اللہ کے رُوبرو حاضر ہوں گے وہاں پھر سزا ہو گی اور وہ سزا دائمی ہو گی۔

پھر توحید کے دلائل کے طور پر قدرت کی عظیم الشان نشانیاں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتیں بیان کی گئیں اور فرمایا گیا کہ ہماری ہی مہربانی ہے کہ لوگوں کو ایک وقتِ معین تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے تاکہ وہ قدرت کی ان نشانیوں پر غور کر کے اور اللہ کے عظیم احسانات کو یاد کر کے اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کو پہچانیں اور اس پر ایمان لے آئیں۔ پھر دلائل توحید نہ ماننے پر عذاب کی وعید سنائی گئی اور کہا گیا کہ تم لوگ اس عذاب سے ڈرو جو تمہارے سامنے آسکتا ہے اور جو تمہارے مرنے کے بعد یعنی آخرت میں یقینی آنے والا ہے۔ ایمان لے آؤ تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ مگر یہ منکرین اس عذاب سے ڈرانے کی ذرا پرواہ نہیں کرتے اور ان کے رب کی آیتوں میں

Marfat.com

سے کوئی آیت بھی ایسی نہیں جس سے یہ منکرین لوگ سرتابی نہ کرتے ہوں۔ اس کے بعد قیامت کی ہولناکیوں کے مزید ذکر کے ساتھ سورۂ یٰسٓ ختم ہوتی ہے۔

صافات

سورۃ: ۳۷

اب سورۂ صٰفّٰت کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سورۃ میں بھی توحید، رسالت اور آخرت کے عقائد کو مختلف دلیلوں سے مزید آراستہ کیا گیا اور آخرت میں جنّت و دوزخ کے حالات کی منظرکشی بھی کی گئی اور کفار و مشرکین کے شبہات اور اعتراضات کی تردید کے بعد یہ بیان کیا گیا کہ ماضی میں جو لوگ توحید و رسالت اور آخرت پر ایمان لائے ان کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ اور جن لوگوں نے اپنے لئے کفر و شرک ہی کے راستے کو پسند کیا وہ بالآخر کس انجام سے دوچار ہوئے۔ چنانچہ اس ضمن میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ، حضرت الیاسؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت یونسؑ کے واقعات کا کہیں مختصراً اور کہیں ذرا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر توحید کے سلسلے میں آسمانوں، ستاروں اور شہابِ ثاقب کا تذکرہ کر کے توحید کے اثبات میں یہ ایک زبردست دلیل پیش کی گئی کہ جس ذات نے یکہ و تنہا اتنے زبردست اور عظیم پیمانے پر آفاقی انتظامات کئے ہوئے ہیں وہی لائقِ عبادت ہے۔

اور پھر عقیدۂ توحید کو ثابت کرنے کے بعد عقیدۂ آخرت کو تفصیلاً بیان کیا گیا اور انسانوں کے دوبارہ زندہ ہونے کے امکان پر عقلی دلائل پیش فرمائے گئے اور منقولی دلائل کے طور پر معجزوں کا ذکر کر کے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت اور رسالت پر دلیلیں لائی گئیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ کے پاس آسمانی خبریں آتی ہیں۔ جب آپ یہ خبر دے رہے ہیں کہ قیامت آئے گی، حشر و نشر ہوگا اور تمام دنیا والوں سے

Marfat.com

حساب وکتاب ہوگا تو یہ خبر یقیناً سچی ہے اسے مان لینا چاہیئے۔ پھر فرمایا گیا کہ قیامت تو بس ایک للکار ہوگی۔ پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ سو اس سے سب یکایک زندہ ہو کر اس روز حیران و پریشان سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔

پھر اہلِ دوزخ کے حالات بیان کئے گئے اور اس کے بعد اہلِ جنّت کے احوال کا تذکرہ کیا گیا اور دوزخ و جنّت کے احوال کا موازنہ کرنے کی انسان کو دعوت دی گئی کہ غور کرو کون سی حالت بہتر ہے؟ منکرینِ حق کو حضرت نوح علیہ السلام کے واقعۂ طوفان کا ذکر کر کے ڈرایا گیا اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے محض اللہ کی خاطر عظیم قربانی اور ان کو آگ میں ڈالنے کا واقعہ اجمالاً بیان کیا گیا۔ پھر حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے واقعے کی نسبت فرمایا گیا جس کا اصل مقصود یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص اور اطاعت گزار بندوں کی کس طرح مدد فرماتے ہیں اور انہیں کیسے کیسے انعامات سے نوازتے ہیں اور پھر لوط علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا اور حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے نگل جانے اور پھر بطنِ ماہی سے ان کے صحیح سلامت نکل آنے کا ذکر ہے۔

ان انبیاء علیہم السلام کے واقعات نصیحت و عبرت کے لئے بیان کئے گئے تاکہ سننے والے منکرینِ حق کے انجامِ بد سے آگاہ ہوں اور انبیاء و رُسل کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔

سورۃ کے آخر میں ان کفار و مشرکین کے بے سروپا اعتراض کا رَد کیا گیا جو وہ ملائکہ اور اللہ کی بیٹیاں ہونے کے بارے میں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا گیا۔ سبحٰن ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین۔ آپ کا رب جو بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ کافر لوگ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو ان پیغمبروں پر اور

Marfat.com

تمام تر تعریفیں اللہ ہی کے لئے خاص ہیں ۔

سورۃ : ۳۸

ص

اور اب سورۂ ص کا آغاز ہوتا ہے ۔ فرمایا گیا : ص والقرآن ذی الذکر ۔ قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے پُر ہے لیکن جو لوگ منکر ہیں اور حق کی مخالفت میں ہیں اس کا وبال ایک روز ان پر آنے والا ہے جیسا کہ ان سے پہلے بہت سی اُمتیں عذاب سے دوچار ہو چکی ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کو تسلّی دی گئی کہ ان سے پہلے بھی قوم نوح، عاد، فرعون، ثمود اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ سب نے رسولوں کی تکذیب کی تھی جیسے کہ کفّار آپ کو جھٹلا رہے ہیں ۔ سو اللہ کا عذاب ان پر نازل ہو گیا ۔ لہٰذا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم ان لوگوں کی بے سر و پا باتوں پر صبر کیجیئے اور ہمارے بندے داؤد علیہ السلام کو یاد کیجیئے ۔ وہ خدا کی طرف بہت رجوع ہونے والے تھے ۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے ایک مقدمے کا حال بیان فرمایا گیا کہ ایک شخص بولا کہ یہ شخص میرا دینی بھائی ہے ۔ اس کے پاس ۹۹ دُنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دُنبی ہے ۔ یہ کہتا ہے کہ وہ ایک دُنبی بھی مجھ کو دے ڈالو اور بات چیت میں مجھ کو دباتا ہے یعنی میری بات اس کی منہ زوری اور ضد سے آگے نہیں چلتی ۔ داؤد علیہ السلام نے کہا کہ یہ جو تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کی خواہش رکھتا ہے تو وہ واقعی تجھ پر ظلم کرتا ہے اور فرمایا ۔ وان کثیرًا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض ۔ کہ اکثر شرکاء (PARTNERS) کی یہ عادت ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں ۔ اس آیت میں عام لوگوں

Marfat.com

کے لئے تنبیہہ ہے کہ شرکاء آپس میں ایک دوسرے کی حق تلفیوں اور ناانصافیوں سے باز رہیں اور کمزور شریک کا حصہ مار کر نہ بیٹھ جائیں کہ یہ بڑے گناہ کی بات ہے پھر داؤد علیہ السلام کو تلقین کی گئی ،۔ یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ ، ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لھم عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب ۔ اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین پر حاکم بنایا۔ تم لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور اپنی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ خدا کے راستے سے تم کو بھٹکا دے گی اور جو لوگ خدا کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے ،اس وجہ سے کہ انہوں نے یوم حساب کو بھلا دیا۔

پھر آخرت کے اثبات کا ذکر فرمایا گیا اور منکرینِ آخرت کو دوزخ کی وعید دی گئی ۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک واقعہ ذکر کیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک روز عمدہ گھوڑوں کے معائنہ میں ایسے منہمک ہوئے نمازِ عصر کا وقت نکل گیا۔ بعد میں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی اس فروگزاشت پر متنبہ ہوئے تو ان تمام گھوڑوں کو ذبح کر ڈالا کیونکہ ان کی وجہ سے یادِ الٰہی میں خلل واقع ہوا تھا۔ اس واقعہ کے ذکر سے اہلِ ایمان لوگوں کو یہ تعلیم دینا مقصود ہے کہ دنیا میں ایسے نہ گھسو اور دنیا طلبی میں ایسے نہ لگو کہ تمہارے دل یادِ خدا سے غافل ہو جائیں ۔

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک امتحان میں ڈالنے اور ان کے اللہ کی طرف رجوع ہونے کا ذکر ہے ۔ اس واقعہ کا ذکر کرنے کا مدّعا یہ ہے کہ جب مسلمان انفرادی یا اجتماعی طور پر کسی مصیبت، امتحان اور آزمائش میں مبتلا ہوں تو انہیں زیادہ سے زیادہ

Marfat.com

اللہ کی طرف رجوع ہو کر توبہ واستغفار کرنا چاہیے۔ پھر حضرت ایوب علیہ السّلام کے شدت تکلیف سے اپنے رب کو پکارنے اور بفضل ایزدی ان کے پاؤں مارنے سے ایک چشمہ بہہ نکلنے اور پھر ان کے اس سے غسل کرنے اور صحت یاب ہونے کا ذکر ہے۔ حضرت ایوب علیہ السّلام کے اس واقعے کے ذکر کے ذریعے صبر کی تلقین کی گئی۔

پھر حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السّلام کی اس خصوصیت کا ذکر فرمایا گیا کہ یہ تینوں انبیاء دیاد آخرت کے لئے دوسرے انبیاء ماسبق کے مقابلے میں خاص کئے گئے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ آپ ان منکرین سے کہہ دیجئے کہ میں تو ڈرانے والا پیغمبر ہوں، بجز اللہ وحدہٗ لاشریک کے کوئی لائق عبادت نہیں مگر افسوس کہ تم حق قبول کرنے سے بالکل ہی بے پروا اور بے فکر ہو۔ پھر فرمایا گیا کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس قرآن کی تبلیغ پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں۔ فی الواقع یہ قرآن اللہ کا کلام اور دنیا جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ اور تھوڑے دنوں بعد تمہیں اس کا حال معلوم ہو جائے گا یعنی مرنے کے ساتھ ہی تم پر یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جائے گی کہ جو کچھ تمہارے سامنے پیش کیا گیا وہ سراسر حق تھا اور تمہارا انکار ضد، ہٹ دھرمی اور تعصّب اور عناد و دشمنی پر مبنی تھا مگر اس وقت تمہیں معلوم ہونے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور اس کے ساتھ ہی سورۂ ص ختم ہو کر سورۂ زمر کا آغاز ہوتا ہے۔

زمر — سورۃ ۳۹

سورۂ زمر کا آغاز تنزیل الکتاب من اللہِ العزیز الحکیم کے

Marfat.com

الفاظ سے ہوا۔ فرمایا گیا کہ یہ کتاب قرآن اللہ کی جانب سے نازل کی گئی جو زبردست حکمتوں والا ہے۔ انا انزلنا الیک الکتاب بالحق، فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین، ٹھیک طور پر اس کتاب کو آپ کی طرف نازل کیا ہے سو آپ قرآن کی تعلیم کے مطابق خالص اللہ پر اعتقاد کر کے اللہ کی عبادت کرتے رہیے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے پوری اُمتِ مسلمہ کو یہ تعلیم دی گئی کہ وہ اللہ کی اطاعت و عبادت میں اخلاص کے ساتھ مشغول ہوں۔ کیونکہ اعمال کی عنداللہ مقبولیت اخلاص پر ہے۔ پھر فرمایا گیا کہ اگر تم منکر ہو گے تو خدائے تعالیٰ کو تمہاری کوئی حاجت نہیں، ہاں وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو اس کو وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ پھر عذاب سے ڈرایا گیا کہ اپنے کفر کی بہار تھوڑے دنوں اور لوٹ لو پھر دوزخ تمہارا مقدر ہے۔ اور اہلِ ایمان کی مدح و توصیف میں ارشاد ہوا کہ جو لوگ اوقاتِ شب میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں یعنی نمازیں پڑھتے ہیں اور آخرت سے ڈرتے ہیں اور اپنے پروردگار سے رحمت کی اُمید بھی رکھتے ہیں اور جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک صلہ ہے۔ اور پھر فرمایا۔

ولقد ضربنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل لعلھم یتذکرون قرآنا عربیا غیر ذی عوج لعلھم یتقون۔

اور ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے ضروری عمدہ مضامین بیان کئے ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں اور یہ قرآن عربی زبان کا ہے جس میں ذرا بھی کجی نہیں اور یہ مضامین اس لئے بیان کئے گئے تاکہ لوگ ان سچے اور صاف مضامین کو سُن کر تقویٰ اختیار کریں

Marfat.com

پارہ : ۲۴

فمن اظلم

چوبیسواں پارہ سورۂ زمر کے آخری پانچ رکوع، سورۂ مومن اور سورۂ حم کے ابتدائی پانچ رکوع کل اُنیس (۱۹) رکوع پر مشتمل ہے۔

اس چوبیسویں پارے کے آغاز میں فرمایا گیا۔ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذجاءہ۔ کہ اس شخص سے زیادہ ظالم یعنی بے انصاف اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات یعنی قرآن کو جبکہ وہ اس کے پاس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعے پہنچی جھٹلائے اور قیامت کے دن ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور اس کے برخلاف جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور اس کو سچ جانا تو یہ لوگ پرہیزگار ہیں اور ان نیکو کاروں کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے۔

پھر ارشاد ہوا کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کے لئے اُتاری جو حق کو لئے ہوئے ہے اور جو شخص راہِ راست اختیار کرے گا تو وہ خود اس کے اپنے لئے ہوگا اور جو شخص بے راہ رہے گا تو بے راہ ہونے کا وبال اسی پر پڑے گا۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا گیا کہ آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے کفر و شرک کر کے اپنے اُوپر زیادتیاں کی ہیں خدا کی رحمت

Marfat.com

سے نا اُمید نہ ہوں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان لانے کی برکت سے تمام گزشتہ گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ وہ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع ہو اور اس کی حکم برداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر اس وقت کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے گا۔ اور اتباع کرو اس بہتر بات کی جو تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف بھیجی گئی یعنی قرآن حمید کی اس سے پہلے کہ تم پر آخرت کا عذاب اچانک آپڑے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

پھر توحید باری تعالیٰ کے اثبات میں چند نظائر پیش کیے گئے، روزِ قیامت صور پھونکے جانے اور ہر ایک کو اپنے کیے کا بدلہ ملنے کا ذکر فرمایا گیا کہ منکر لوگ گروہ در گروہ جہنم میں دھکیلے جائیں گے اور اللہ سے ڈرنے والے گروہ در گروہ جنت کے دروازے میں داخل ہوں گے۔

مومن

سورة : ۴۰

اور اب سورۂ مومن کا آغاز ہوتا ہے۔ ارشاد فرمایا گیا۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم۔ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہر چیز کا جاننے والا ہے، گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ سخت سزا دینے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اسی کے پاس سب کو جانا ہے۔ پھر فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں میں وہی لوگ ناحق جھگڑے نکالتے ہیں جو اس کے منکر ہیں۔

اثبات توحید کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی چند نشانیاں بیان فرمائی گئیں اور قیامت کے دن حساب وکتاب اور جزاوسزا کا ذکر فرمایا گیا، اور منکروں کو

Marfat.com

برے انجام سے ڈرانے اور عبرت دلانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام، فرعون، ہامان اور قارون کے واقعات باندازِ دگر بیان فرمائے گئے جس میں وہ طویل مکالمہ بھی نقل کیا گیا جو فرعون اور قومِ فرعون کے ساتھ ایک مردِ مومن کا جو خفیہ ایمان لے آیا تھا ہوا تھا اور آخر میں فرمایا گیا کہ جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرنے کا حکم ہوگا۔ پھر اللہ کی جانب سے فرمایا گیا کہ مجھ کو پکار دمیں تمہاری درخواست قبول کروں گا یعنی اللہ کے سوا دوسروں کو اپنی حاجت براری کے لئے نہ پکارو۔ اور جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے مزید انعامات اور قدرتِ الٰہی کے چند مزید مظاہر پیش کر کے توحید کا پیغام دیا گیا کہ تمہارے لئے رات سکون کے لئے بنائی اور دن دیکھنے کے واسطے اور انسان کی صورت کو تمام جانداروں سے ممتاز اور بہترین ہیئت اور صورت پر پیدا فرمایا اور اس کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔

پھر فرمایا گیا کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں اور وہ حق بات سے کہاں پھرے چلے جارہے ہیں اور جن لوگوں نے اس کتاب قرآن کو جھٹلایا اور اس چیز کو بھی جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجی تھی، روزِ قیامت ان کی گردنوں میں زنجیر دار طوق پہنائے جائیں گے اور وہ گھسیٹتے ہوئے کھولتے پانی میں ڈالے جائیں گے اور پھر یہ لوگ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

پھر فرمایا گیا کہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تاکہ ان میں بعض سے سواری کا کام لو اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تم انہیں کھاتے ہو اور تمہارے

Marfat.com

لئے ان میں بہت فائدے ہیں۔ اور وہ اللہ تم کو اپنی قدرت کی اور نشانیاں بھی دکھلاتا رہتا ہے۔ سو تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کروگے اور ذرا چل پھر کر دیکھو کہ منکرینِ حق کا کیسا بُرا انجام ہوا۔ جب ان کے پیغمبران کے پاس کھُلی دلیلیں لیکر آئے تو وہ لوگ اپنے علمِ معاش پر بڑے نازاں ہوئے یعنی معاش کو مقصود سمجھ کر معاد یعنی آخرت کا انکار کیا اور ان پیغمبروں کی دعوتِ اسلامی کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کرنے لگے۔ اور پھر ان لوگوں نے ہمارا عذاب چکھ لیا اور خسارے میں رہ گئے۔ اس پر سورۂ مومن ختم ہوئی اور سورۂ حٰمٓ السجدہ کا آغاز ہوتا ہے۔

سورۃ: ۴۱ حٰمٓ السجدہ

اس سورہ کا آغاز بھی قرآن کریم کے ذکر سے ہوتا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا گیا۔

تنزیل من الرحمٰن الرحیم، کتاب فصلت آیاتہ قرآناً عربیاً لقوم یعلمون۔ یہ کلام رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں صاف صاف بیان کی گئی ہیں یعنی ایسا قرآن ہے جو عربی زبان میں ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے نافع ہے جو سمجھ دار ہیں۔ پھر فرمایا گیا کہ اکثر لوگ اس کتابِ مبین سے اعراض اور روگردانی اختیار کئے ہوئے ہیں اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ نہیں سُنتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہے، آپ کے اور ہمارے درمیان پردہ حائل ہے کہ ہماری سمجھ میں یہ قرآن نہیں آتا۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ مشرکین کے لئے بربادی اور خرابی ہے البتہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کے لئے آخرت میں ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف نہ ہوگا۔

اثباتِ توحید کے لئے ان منکرین کے سامنے زمین اور آسمان کے بہت سے

Marfat.com

فطری مظاہر بطور دلیل پیش کر کے ایک بلیغ انداز میں تنبیہ کی گئی کہ وہ حق تعالیٰ کی صفت تخلیق اور آسمان و زمین کی ان گنت مخلوقات کو پیدا کرنے کے باوجود اس کی خدائی میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں پھر فرمایا گیا کہ اگر یہ لوگ ان تمام تر دلائل و شواہد کے باوجود توحید سے رُوگردانی اختیار کئے رہیں گے تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم کو ایسی آفت یعنی ہلاکت سے ڈراتا ہوں جیسی عاد و ثمود پر آئی تھی۔

پھر منکروں کی اس بُری حرکت کا ذکر کیا گیا جو انہوں نے آپس میں طے کی تھی کہ قرآن کو سنو ہی مت۔ اور اگر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سنانے بھی لگیں تو اس کے بیچ میں غل غپاڑہ مچا دیا کرو تاکہ لوگوں کو پتہ ہی نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور اس طرح ہم غالب رہیں گے۔

وقال الذین کفروا لاتسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون۔ اس آیت میں اُمتِ مسلمہ کو یہ تعلیم دی گئی کہ تلاوتِ قرآن میں خلل ڈالنے کی نیت سے شور و غل کرنا کفر کی علامت ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قرآن پڑھا جایا کرے تو خاموش ہو کر سُننا چاہیے جو ایمان کی نشانی ہے۔ گویا جس وقت قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو اس وقت قرآن پاک کا خاموشی سے نہ سننا اور اپنے دنیاوی دھندوں میں لگے رہنا قرآن کی بے حُرمتی اور کسی وقت سلب ایمان کا موجب بن سکتا ہے۔

پھر منکرین قرآن اور منکرینِ توحید و رسالت سے خطاب کے بعد مومنین کے حالات اور دنیا و آخرت میں ان کے اعزاز و اکرام کا ذکر کیا گیا اور اس سلسلے میں خاص طور پر صبر اور بُرائی کے بدلے بھلائی کرنے کی تلقین کی گئی۔ اور پھر فرمایا گیا کہ جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی اختیار کرتے ہیں وہ لوگ ہم سے پوشیدہ

Marfat.com

نہیں ہیں ۔

پھر فرمایا گیا کہ جو لوگ اس قرآن کے منزل من اللہ ہونے کا انکار کرتے ہیں جس میں کوئی غیر واقعی بات نہیں اور یہ قرآن خدائے حکیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ۔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے رہنما اور شفا ہے اور جو باوجود ظہورِ حق کے بربنائے عناد ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں ڈاٹ ہے اور وہ قرآن ان کے حق میں نابینائی ہے ۔ اور یہ لوگ ابھی تک قیامت اور عذابِ آخرت کے معاملے میں شک و شبہ کا شکار ہیں جس نے ان کو قرآن کی حقانیت تسلیم کرنے سے تردّد میں ڈال رکھا ہے ۔ حالانکہ فیصلہ کا دن ضرور آئے گا اور اس فیصلہ کا حاصل اور نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہاں اس کو اس کا پورا ثواب ملے گا اور جو شخص بُرا عمل کرتا ہے اس کا وبال اسی پر پڑے گا ۔

Marfat.com

پارہ: ۲۵

الیہ یردّ

پچیسواں پارہ سورۂ حٰم السجدہ کے آخری رکوع، سورۂ شوریٰ، سورۂ زخرف، سورۂ دخان اور سورۂ جاثیہ کُل بیس رکوع پر مشتمل ہے۔

اس پارے کے آغاز میں ارشاد فرمایا گیا۔ الیہ یرد علم الساعۃ۔ قیامت کا علم خدا ہی کو ہے یعنی جس قیامت کا ذکر پچھلی آیت میں کیا گیا ہے اس قیامت کے علم کا حوالہ خدا ہی کی طرف دیا جاسکتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ قیامت کب واقع ہوگی اور کوئی پھل اپنے خول سے باہر نہیں نکلتا اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچّہ جنتی ہے مگر یہ سب اس کے علم سے ہوتا ہے۔

پھر منکرینِ حق کے بارے میں ایک جزئیہ ارشاد فرمایا گیا کہ ترقی کی خواہش سے منکرِ حق کا جی نہیں بھرتا اور جب اس کو کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو وہ نا اُمید اور ہراساں ہوجاتا ہے اور جب اس کو تکلیف کے بعد راحت ملتی ہے تو کہتا ہے یہ تو میرے لئے ہونا ہی چاہیئے تھا۔ گویا یہ منکر شخص انتہائی متکبّر اور ناشکرا ہے حتیٰ کہ قیامت تک کو نہیں مانتا لیکن عنقریب وہ اپنے انکار کے سبب سخت عذاب کا مزہ چکھیں گے۔

پھر ارشاد ہوا۔ سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم۔ یعنی ہم اپنی قدرتِ کاملہ اور وحدانیت کی نشانیاں ان لوگوں کو دکھاتے ہیں اطرافِ عالم

Marfat.com

میں بھی اور خود ان کے اپنے تن بدن میں بھی یعنی اطرافِ عالم میں اللہ تعالیٰ کی ہزاروں لاکھوں انواع و اقسام کی مخلوقات و مصنوعات پھیلی ہوئی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے یکتا ہونے پر شاہد ہیں اور پھر خود اللہ کی قدرتِ کاملہ کا مکمل نمونہ انسان کی ذات ہے جس میں کوئی معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی اگر غور کرے تو وہ یقیناً اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اس جسم و جان کی پیدا کرنے والی ضرور کوئی ایسی ذات ہے جس کے علم و قدرت کی کوئی انتہا نہیں اور جس کی کوئی نظیر نہیں۔ یہاں سورۂ حٰم السجدہ ختم ہوتی ہے اور سورۂ شوریٰ کا آغاز ہوتا ہے۔

سورۃ : ۴۲ شوریٰ

سورۂ شوریٰ میں توحید کے مضمون کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ آپ ان لوگوں سے جو توحید میں آپ سے جھگڑا کرتے ہیں کہہ دیجیے کہ جس جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو ان سب کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد ہے جس کے قبضۂ قدرت میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں اور وہ جس کے حق میں چاہتا ہے روزی میں فراخی عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ایک اندازے کے مطابق دیتا ہے۔ انّہ بکل شئی علیم۔ اور وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔

اور پھر فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعے بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو حکم دیا تھا اور ان کی اُمتوں کو یہ کہا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا مراد یہ ہے کہ تمام شرائع اور ادیان میں بحالتِ اصلی توحید، رسالت اور معاد یعنی آخرت

Marfat.com

کے عقائد مشترک تھے۔ لہٰذا چاہیے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ اسلامی کو قبول کرنے میں کسی کو ردّ وکد نہ ہوتا مگر مشرکین کو توحید بڑی گراں گزرتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب کا فیصلہ فرما دے گا۔

پھر فرمایا: اللہ ہی ہے جس نے اس کتاب قرآن کو اور اس میں حکمِ خاص کو نازل فرمایا اور جو لوگ قیامت کے منکر ہیں اور اس کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی گمراہی میں مبتلا ہیں اور اللہ تعالیٰ رزق کے معاملے میں اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے اور جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہو اللہ اُس کی کھیتی میں ترقی دیتا ہے یعنی اعمالِ صالحہ کی توفیق اور اس پر ملنے والے ثواب میں اس کو ترقی ہوتی ہے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طالب ہو یعنی اس کی ساری سعی وکوشش کا مقصد دنیا سمیٹنا ہو آخرت کے لئے کچھ کوشش نہ کرے تو اللہ اس کو کچھ تھوڑی سی دنیا دے دیتا ہے اور وماله فی الآخرة من نصیب۔ اور آخرت میں اس کے لئے کچھ بھی حصہ نہیں۔

پھر منکرینِ حق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے رسالت کے انکار اور قرآن مبین کو غلط کہنے اور اللہ پر افترا وبہتان باندھنے کی تردید کی گئی اور فرمایا گیا اللہ تعالیٰ نبوت کے باطل دعوے کو مٹایا کرتا ہے اور نبوّت کے دعویٰ برحق کو اپنے احکام سے ثابت اور غالب کیا کرتا ہے اور وہ ایسا رحیم ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس توبہ کی برکت سے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ ثواب پہنچاتا ہے اور جو لوگ اپنے کفر پر بضد اور مصر ہیں ان کے لئے سخت عذاب مقرر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کی ایک حکمت بیان ہوئی جس سے کائنات کا نظام قائم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لئے روزی میں کشائش اور

Marfat.com

فراخی عطا فرماتا تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے۔ مراد یہ ہے کہ جب سارے انسانی مالدار ہوتے اور کوئی کسی کا مطلقاً محتاج نہ ہوتا تو کوئی کسی سے نہ دبتا اور نہ کوئی کسی کا کہا مانتا اور ہر وقت فساد برپا رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ جس انداز سے اور جتنا سب سے اور جتنا رزق چاہتا ہے ہر ایک کے لئے اتارتا ہے اور وہ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو جاننے والا اور ان کا حال دیکھنے والا ہے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں انہیں معلوم ہو جانا چاہیئے کہ ان کے لئے کہیں بچاؤ کی صورت نہیں۔

پھر دنیا کی نعمتوں کا ناقص اور فانی ہونا اور ان کے مقابل آخرت کی نعمتوں کا کامل اور دائمی ہونا بیان فرمایا گیا۔ اور آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لئے سب سے اہم شرط ایمان قرار دی گئی اور عملِ صالح کا اہتمام کرنے کی تلقین کی گئی اور اہلِ ایمان کے خاص خاص اعمال کا ذکر بھی فرمایا گیا کہ وہ ہر کام اور ہر حال میں اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔ اس کے سوا کسی کو حقیقی کارساز اور چارہ گر نہ سمجھیں، کبیرہ گناہ اور بالخصوص بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کریں اور جب غصہ آئے تو معاف کر دیں اور اللہ کی طرف سے جو حکم ملے اس کو فوراً بے چون وچرا قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار و آمادہ رہیں اور آپس کے کاموں میں مشورہ کر لیا کریں اور اللہ نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے نیک کاموں میں خرچ کیا کریں اور جب کوئی ان پر ظلم کرے اور بدلہ لینے کا داعیہ ان کے دل میں پیدا ہو تو وہ حدِ مساوات سے تجاوز نہ کریں۔

پھر فرمایا گیا کہ جس کو اللہ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس شخص کا دنیا میں بھی کوئی مونس وہمدرد نہیں کہ اس کو راہ پر لے آئے اور قیامت میں بھی اس کا بُرا

Marfat.com

حال ہوگا۔ پھر ارشاد ہوا کہ اے پیغمبر! ان منکرینِ حق کو قیامت کا حال بتا دیجئے پھر بھی اگر یہ لوگ روگردانی اختیار کئے رہیں اور ایمان نہ لائیں تو آپ غمگین نہ ہوں۔ ہم نے آپ کو ان پر نگران کر کے نہیں بھیجا بلکہ آپ کے ذمہ تو صرف حکم کا پہنچا دینا ہی ہے۔

پھر فرمایا۔ اللہ نے اس قرآن کو ایک نور بنایا جس کے ذریعے سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں یعنی اس اللہ کے راستے کی کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور سب امور اللہ ہی کی طرف رجوع ہوں گے یعنی وہ سب کاموں پر جزا و سزا دے گا۔ یہاں سورۂ شوریٰ ختم ہو کر سورۂ زخرف شروع ہوتی ہے۔

زخرف

سورۃ: ۴۳

سورۂ زخرف کا آغاز بھی کتابِ مبین کے ذکر سے ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا حٰمٓ والکتاب المبین، اناجعلناه قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون۔ قسم ہے اس کتابِ مبین کی، ہم نے بنایا اس کو قرآن عربی زبان کا تاکہ تم سمجھو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دلائل توحید کے طرز پر زمین کو فرش بنانے، کشتیوں اور چوپایوں کو انسانوں کے لئے سواری بنانے اور دوسری نعمتوں کا ذکر فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ تم اپنے پروردگار کی نعمتوں کو یاد کرو۔

پھر ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ اور اپنی قوم کے شرک سے بیزاری کا ذکر فرمایا گیا اور مشرکین کے دوبارہ قرآن پر اعتراض کا جواب دیا گیا اور فرمایا گیا کہ مال

Marfat.com

و دولت کی زیادتی فضیلت کا سبب نہیں بلکہ وہ اللہ کی یاد سے غافل بنانے کا سبب ہو جاتی ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا جس کا یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کفارِ مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت پر آپ کے مالدار نہ ہونے سے جو شبہ کر رہے ہیں یہ کوئی نیا شبہ نہیں ہے بلکہ فرعون اور اس کی قوم نے بھی یہی شبہ موسیٰ علیہ السلام کی نبوّت پر کیا تھا۔ فرعون کا کہنا یہ تھا کہ میں ملک مصر کا بادشاہ ہوں پھر میرے مقابلے میں موسیٰ علیہ السلام کو کیونکر نبوّت مل سکتی ہے لیکن جس طرح اس کا یہ ادعا اور زعم باطل اس کے کام نہ آسکا اور اپنی قوم سمیت غرقاب ہوا، اسی طرح کفارِ مکہ کا یہ اعتراض بھی انہیں دنیا اور آخرت کے وبال سے نہ بچا سکے گا۔

پھر قیامت کا ذکر کیا گیا کہ یہ لوگ جو حق واضح ہونے کے باوجود اپنے باطل پر اصرار کر رہے ہیں اس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ دفعتاً ان پر آپڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو اور اس دن جتنے دوست ہیں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے ماسوا متقیوں کے جن کے لئے نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان لائے اور اس کے حکم بردار رہے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے اور مجرمین یعنی کافر لوگ دوزخ کے عذاب میں پڑے رہیں گے۔ اور یہ سزا اس لئے دی جائے گی کہ ہم نے سچا دین تمہارے پاس پہنچایا لیکن تم میں اکثر لوگ سچے دین سے نفرت رکھتے ہیں۔

پھر فرمایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کہنے کی قسم کہ اے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے سو آپ منہ پھیر لیجئے ان کی طرف سے اور ان سے کچھ واسطہ نہ رکھئے اور وہ جلد ہی اپنے انکار کا بدلہ اور عذاب، مان جائیں گے۔

Marfat.com

یہاں سورۂ زخرف ختم ہوتی ہے اور سورۂ الدخان شروع ہوتی ہے۔

سورۃ: ۴۴ دخان

سورۂ الدخان کے آغاز ہی میں فرمایا گیا۔ حٰمٓ والکتاب المبین، انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین۔ فیھا یفرق کل امر حکیم امراً من عندنا، انا کنا مرسلین، رحمۃ من ربک، انہ ھوالسمیع العلیم۔ قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو ایک برکت والی رات یعنی شب قدر میں اتارا، ہم ہیں آگاہ کرنے والے۔ اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ ہماری پیشی میں طے کیا جاتا ہے۔ ہم ہی بطور رحمت بھیجنے والے، پیغمبر بنانے والے ہیں۔ بیشک وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

پھر رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ارشاد ہوا کہ منکر لوگ اس قرآن مبین پر ایمان نہیں لاتے تو آپ انتظار کیجئے اس دن کا جب آسمان دھواں دھواں ہو جائے گا اور لوگوں کو دردناک عذاب اپنے گھیرے میں لے لے گا۔ اور کافروں کے کھانے کا یہ حال ہو گا جیسے پگھلا ہوا تانبہ، جو تیز گرم پانی کی طرح پیٹوں میں کھولے گا۔ یہ لوگ بھی منتظر ہیں اور آپ بھی انتظار کیجئے۔

سورۃ: ۴۵ جاثیہ

اور اب سورۂ جاثیہ شروع ہوتی ہے جس کا آغاز بھی حٰمٓ، تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم سے ہوتا ہے کہ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے

Marfat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ، غالب حکمت والے کی طرف سے۔ سورۂ جاثیہ کا بنیادی مضمون عقائد کی اصلاح ہے۔ چنانچہ اس میں توحید ورسالت اور آخرت کے عقائد کو مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے، خاص طور سے آخرت کے اثبات کے لئے دلائل، منکرین کے شبہات اور دہریوں کی تردید اس میں زیادہ تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

پارہ ۲۶

حٰمٓ

قرآن حکیم کا چھبیسواں پارہ سورۂ احقاف، سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سورۂ فتح، سورۂ حجرات، سورۂ قٓ اور سورۂ ذاریات کے ابتدائی رکوع کل ۱۸ رکوعات پر مشتمل ہے۔

سورۃ ۴۶

احقاف

اس پارے کا آغاز بھی قرآن پاک کے ذکر سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم۔ کہ یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ اور توحید کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ منکر لوگ اس سچی بات کی نسبت جو ان تک پہنچتی ہے یوں کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے یا کہتے ہیں کہ آپ اپنے پاس سے گھڑ لاتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے پاس سے ان آیتوں کو بنا لاتا تو کیا تم اللہ کے سامنے میرا کچھ بھی بھلا کر سکتے؟ اور میں تو اسی حکم پر چلتا ہوں جو میرے پاس وحی کے ذریعے آتا ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے جھٹلائے جانے کا ذکر ہے۔ پھر فرمایا گیا کہ اللہ نے انسان

Marfat.com

کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے خاص کر ماں کے ساتھ، جس نے اسے قبل از پیدائش پیٹ میں رکھنے اور پھر جننے کی تکالیف برداشت کیں۔ اسی مضمون میں حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت بیان فرمائی گئی کہ دونوں کی مدت کل تیس مہینے ہے اور پھر منکرینِ حق کے عذاب بھگتنے کا ذکر ہے اور ساتھ ہی عاد کے بھائی کا اپنی قوم کو حق کی طرف بلانے اور نافرمانیوں کے سبب ان پر بادِ صرصر بھیجے جانے کا ذکر ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے سوائے کھنڈرات کے ڈھیر کے کچھ باقی نہ رہا۔ پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تسلّی دی گئی کہ ان لوگوں کے اسلام نہ لانے پر دل گرفتہ نہ ہوں اور عجلت سے کام نہ لیں بلکہ ایک میعادِ معین تک صبر کرتے رہیں جیسے کہ اولوالعزم پیغمبروں نے آپ سے پہلے صبر کیا ہے۔ اور اب سورۂ احقاف ختم ہو کر سورۂ محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) شروع ہوتی ہے۔

محمد

سورۃ : ۴۷

سورۂ محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) کا دوسرا نام سورۂ قتال بھی ہے کیونکہ اس میں زیادہ تر کفّار سے جنگ وجدال کے احکام نازل ہوئے ہیں جن کے ذیل میں جنگی قیدیوں کی گرفتاری اور قتل اور کفّار سے صلح کرنے کے بعض احکام شامل ہیں۔ سب سے پہلے کفّار کا مفسد ہونا بیان فرمایا گیا اور اسی سبب سے ان کے ساتھ جہاد کرنے کا ذکر فرمایا گیا کہ جب تمہارا مقابلہ کفّار سے ہو تو ان کے ساتھ خوب قتال کرو اور جب ان کا زور ٹوٹ جائے تو پھر ان کو گرفتار کرلو اور پھر تمہیں اختیار ہے کہ انہیں فدیہ لے کر رہا کردو یا بغیر فدیہ لئے۔ مطلب یہ ہے کہ قتل وقید کا حکم اس وقت تک کے لئے ہے کہ یا تو وہ اسلام لے آئیں یا ہتھیار رکھ دیں اور اسلامی

Marfat.com

مملکت میں ذمی ہو کر رہنا قبول کرلیں، اس کے بعد قتل یا قید جائز نہیں۔ اور اس جہاد و قتال میں جو مسلمان شہید ہوں گے ان کو اللہ بہشت میں داخل فرمائے گا۔ ساتھ ہی بہشت کی خوبیوں کا ذکر بھی فرمایا گیا۔

پھر منافقین کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تبلیغ میں دل نہ لگانے کا ذکر ہے۔ فرمایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے اور یہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں، ہدایت سے دُور ہو گئے ہیں۔ پھر منافقین کے لئے وعید بیان فرمائی گئی۔ ساتھ ہی ہدایت پانے والے مخلص مسلمانوں کا ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو تقویٰ کی مزید توفیق ہوتی ہے۔

پھر آیتِ جہاد نازل ہونے پر یعنی جہاد کرنے کا حکم آجانے پر منافقین کی اندرونی گھبراہٹ اور بے چینی کا ذکر فرمایا گیا کہ کس طرح وہ شرکتِ جہاد سے دل چراتے ہیں۔ اور درپردہ کفار کی مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ یہ منافق اللہ کے دین کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ اللہ ان کی سازش اور کوششوں کو ملیا میٹ کر دے گا۔ اور فرمایا گیا۔ والذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ۔ کہ جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کا راستہ روکا اور پھر کفر ہی کی حالت میں مرے، خدا تعالیٰ ان کو کبھی بھی نہ بخشے گا۔ پھر مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دلائی گئی کہ یہ دنیوی زندگی تو محض ایک لہو و لعب ہے۔ یعنی اگر کوئی اس چند روزہ زندگی کے لئے جہاد سے جی چرائے اور اپنی جان و مال کو محفوظ رکھنا چاہے تو کتنے روز کے لئے اور اس کا کیا حاصل؟ اصل فائدہ اللہ ہی کے پاس ہے۔ پھر فرمایا کہ جب تم کو جہاد فی سبیل اللہ میں تھوڑا سا مال خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے بعض لوگ بخل کرتے ہیں، اور وہ لوگ درحقیقت اپنے آپ سے بخل

Marfat.com

کرتے ہیں، اللہ تو کسی کا محتاج نہیں۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ اگر تم اللہ کے احکام سے روگردانی اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا فرما دے گا۔

فتح

سورۃ : ۴۸

اور اب سورۂ فتح کا آغاز ہوتا ہے جو صلح حدیبیہ کے فوراً بعد نازل ہوئی جس کے آغاز ہی میں انا فتحنالک فتحاً مبیناً۔ صلح حدیبیہ کو فتح مبین قرار دے کر فتح مکہ کی خوش خبری دی گئی اور یہ حقیقت ہے کہ صلح حدیبیہ ہی فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اس سورہ کے پس منظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب اور مکّہ کی روانگی، کفار قریش کی آپ کی آمد کی خبر سُن کر جنگ کی تیاری، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی اُونٹنی کا راستہ میں بیٹھ جانا اور آپ کا وہیں پڑاؤ ڈال دینا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجنا اور ان کی شہادت کی خبر اُڑ جانے کے واقعات ہیں۔ پھر آپ کے صحابہؓ سے جہاد کے لئے بیعتِ رضوان لینے، صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آنے اور واپسی میں فتح خیبر کا واقعہ پیش آنے اور آخر میں صحابہ کرامؓ کے جنّتی ہونے کی بشارت کا ذکر ہے۔

سورہ کی آخری آیات میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے مشن کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدّین کلہ، وکفیٰ باللہ شھیدا۔ کہ اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس دینِ حق کو تمام دوسرے دینوں پر غالب کر دے۔ اس ارشادِ ربّانی میں اُمتِ مسلمہ کے ہر فرد کے ذمہ ایک فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے اس دین یعنی اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے اپنی

Marfat.com

تمام تر توانائیاں صرف کر دے۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن اور نصب العین کو آگے بڑھائے گا اور سورہ کے آخر میں ارشاد فرمایا گیا۔ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصلحت منھم مغفرۃ واجراً عظیما۔ اللہ نے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ اور اسی پر سورۂ فتح ختم ہوتی ہے اور سورۂ حجرات کا آغاز ہوتا ہے۔

حجرات

سورہ: ۴۹

سورۂ حجرات میں زیادہ تر اصلاحِ نفس اور عام معاشرتی آداب کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے مسلمانوں کی تہذیبِ نفس کے سلسلہ میں ارشاد ہوا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلّم) کے سامنے کسی قول یا فعل سے پیش قدمی نہ کرو، اور آپ کے سامنے آپ کی آواز سے زیادہ بلند آواز میں گفتگو نہ کرو۔ مراد یہ ہے کہ آپ کے سامنے اپنی آواز نیچی اور دھیمی رکھو۔ مبادا اس کی خلاف ورزی حضورؐ کی شان میں بے ادبی اور حبطِ اعمال کا سبب نہ بن جائے یعنی تمہاری اس بے ادبی کے سبب تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔ پھر مسلمانوں کو تاکید فرمائی گئی کہ منافق کی بات کو بلا تحقیق نہ مان لیا کرو۔ پھر فرمایا گیا کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دیا کرو، اور صلح میں انصاف کو پیشِ نظر رکھو یعنی کسی کی مروّت نہ کیا کرو۔ کسی مسلمان کے ساتھ تمسخر اور استہزا نہ کرو، اس کا مذاق نہ اڑاؤ، کسی دوسرے پر طعنہ زنی نہ کرو، کسی دوسرے کو بُرے لقب سے یاد نہ کرو، تہمت طرازی اور بہتان تراشی سے بچتے رہو۔ خاص کر غیبت سے بچنے کی انتہائی

Marfat.com

کوشش کرنی چاہیئے۔ کسی مسلمان کی غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا، اور پھر تجسّس یا کسی کی ٹوہ میں نہ رہو کہ اس کا بھید تلاش کرو۔

انسانی مساوات کا اصول بیان فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ خلقی اعتبار سے تمام لوگ برابر ہیں، اور یہ جو تمہیں شعوب اور قبائل بنایا تو یہ صرف آپس میں پہچان کے لئے ہے ورنہ تم میں اللہ کے نزدیک وہ شخص مکرّم اور عزت والا ہے جو متقی ہے یعنی نسلی یا گروہی امتیاز قطعاً باعثِ فضیلت نہیں، اصل فضیلت پرہیزگاری ہے۔ نسلی تفاوت تعارف کے لئے ہے نہ کہ تفاخر کے لئے مگر کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ تقویٰ کا مدعی بنے۔ لا تزکوا انفسکم۔ اور کسی کے تقویٰ کا باطنی حال اللہ ہی کو معلوم ہے اور پھر سورہ کے آخر میں فرمایا گیا کہ آخرت میں سب اعمال کی مقبولیت کا دار و مدار ایمان، تصدیقِ قلبی اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام ماننے اور ان پر عمل کرنے میں ہے۔ اور اب سورۂ حجرات ختم ہو کر سورۂ قٓ شروع ہوتی ہے۔

سورۃ: ۵۰

قٓ

سورۂ قٓ کا بنیادی مضمون آخرت، قیامت اور بعث بعد الموت یعنی مُردوں کے دوبارہ جی اٹھنے، زندہ ہو جانے سے متعلق ہے چنانچہ ارشاد فرمایا گیا۔ قٓ والقرآن المجید۔ بل عجبوا ان جاءھم منذر منھم فقال الکٰفرون ھذا شیءٌ عجیب۔ قسم ہے قرآن مجید کی، ان منکرین نے اس بات پر تعجّب کیا کہ ان کے پاس انہی کی جنس میں سے ایک ڈرانے والا پیغمبر آ گیا اور یہ ایک عجیب اور انہونی بات ہے، کہ جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو کیا

Marfat.com

دو بارہ زندہ ہوں گے ؟ یہ دوبارہ زندہ ہونا امکان سے بعید بات ہے۔ آگے اس شبہ کا رد فرمایا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دوبارہ زندہ نہ ہونا دو وجوہ سے ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ جو چیز دوبارہ زندہ کی جائے وہ اس صلاحیت سے محروم ہو اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی کو دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت نہ ہو کیونکہ اجزاء منتشر ہو گئے، خبر نہیں کون جز کس حال میں ہے اور کہاں ہے ؟ ارشاد ہوا کہ ہمارے علم میں ہے اور ہم ان اجزاء کو جانتے ہیں جن کو زمین کھا جاتی ہے، اور جن کو نہیں کھاتی، اور سب اشیاء کے حالات لوحِ محفوظ میں پہلے ہی لکھے جا چکے ہیں۔ پھر اللہ کی قدرتِ کاملہ اور علم وسیع کے اثبات میں آسمان کے بنانے، اسے ستاروں سے آراستہ کرنے، زمین کو پھیلانے، پہاڑوں کے جمانے اور زمین سے ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگانے، آسمان سے پانی برسانے اور اس کے ذریعے مُردہ زمین کو زندہ کرنے کا ذکر کیا گیا اور فرمایا گیا کہ اسی طرح زمین سے نکلنا ہو گا۔ گویا آسمان و زمین کی موجودہ تخلیق بظاہر بڑی بات ہے۔ اللہ کے لئے مُردہ کو دوبارہ زندہ کرنا کچھ بھی بڑی بات نہیں، اللہ بڑی قدرت والا ہے۔ کیا وہ پہلی بار پیدا کرنے میں تھک گیا ہے جو دوبارہ پیدا کرنا اس کے لئے دشوار ہو گا۔ دراصل یہ لوگ از سرِ نو پیدا کرنے کی طرف سے محض بلا کسی دلیل کے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ پھر انسان کی تخلیق، اس کی موت، صور کے پھونکے جانے اور دوبارہ زندہ ہونے، جزا و سزا اور شکر نہ کرنے والوں کے دوزخ میں ڈالے جانے کا ذکر ہے۔ پھر دوزخ کے بھر جانے کے بارے میں دوزخ سے پوچھنے اور اس کے ھل من مزید کہنے کے ذکر کے بعد اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندوں کے جنّت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔

آخر سورۃ میں لوگوں کو قیامت کا دن یاد رکھنے کی تلقین کی گئی کہ ہم ہی جلاتے ہیں

Marfat.com

ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی تک سب کو پہنچنا ہے۔ جس دن کہ زمین پھٹ جائے گی اور لوگ اس میں سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے اور آخر میں رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا۔ فذکر بالقرآن من یخاف وعید کہ آپ اس قرآن کے ذریعے اس شخص کو جو میری وعید یعنی عذاب کی خبر سے ڈرتا ہو، نصیحت کرتے رہیے۔ اور اب سورۃ قٓ ختم ہو کر سورۃ ذاریات شروع ہوتی ہے۔

سورۃ: ۵۱ ذاریات

سورۃ ذاریات میں بھی ماسبق سورۃ کے مثل آخرت وقیامت، دوبارہ زندہ ہونے، حساب وکتاب اور ثواب وعذاب کا ذکر ہے۔ چنانچہ سورۃ کے آغاز ہی میں چند چیزوں کی قسم کھا کر قیامت کے آنے کی خبر کو سچا کہا گیا اور منکرینِ آخرت کو دردناک عذاب کی وعید دی گئی اور مومنوں کو جنّت میں داخلہ کی خوش خبری دیتے ہوئے ان مومنین کی صفات بیان کی گئیں کہ یہ لوگ رات کو بہت کم سوتے ہیں یعنی رات کا زیادہ حصہ عبادت میں صرف کرتے ہیں، آخر شب میں استغفار کیا کرتے ہیں۔ اپنے مال میں سے واجب وغیر واجب دونوں حقوق ادا کرتے ہیں اور پھر فرمایا گیا کہ قسم ہے آسمان وزمین کے پروردگار کی، روزِ جزا ایسا برحق ہے جیسے کہ تم باتیں کر رہے ہو۔

پارے کے آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتوں کے بصورتِ انسان مہمان بن کر آنے کا ذکر ہے، جس کی تفصیل اگلے پارہ کے خلاصہ میں بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

پارہ:۲۷

قال فما خطبکم

ستائیسواں پارہ سورۂ ذاریات کے آخری دو رکوع، سورۂ طور، سورۂ نجم، سورۂ قمر، سورۂ رحمٰن، سورۂ واقعہ اور سورۂ حدید کل بیس رکوعات پر مشتمل ہے۔

سابقہ پارے کی آخری چند آیتوں میں خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتوں کے بشکل انسان آنے اور بیٹے اسحٰقؑ کی پیدائش کی خوشخبری دینے کا ذکر تھا، اب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوچھنے پر ان فرشتوں نے کہا کہ ہم مجرمین پر پتھر برسانے کے لئے بھیجے گئے ہیں، گویا قومِ لوطؑ پر عذاب نازل کرنے پر مامور ہوئے ہیں۔ پھر قومِ موسیٰؑ اور فرعون کا ذکر فرمایا گیا۔ اس کے بعد قومِ عاد و ثمود اور آخر میں قومِ نوحؑ کا واقعہ بیان کیا گیا۔

اس کے بعد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا بیان ہے نیز توحید کے اثبات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی گئی۔ پھر فرمایا گیا۔ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ کہ تمام جن وانس اللہ کی عبادت کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ جس سے غایتِ تخلیق معلوم ہوتی۔ پھر اللہ کو الٰہ نہ ماننے اور اس کی احدیت ومعبودیت کے منکرین کے لئے قیامت کی وعید دی گئی۔ اور اس پر سورۂ ذاریات ختم ہو کر سورۂ طور شروع ہوتی ہے۔

Marfat.com

سورۃ : ۵۲

طور

سورۂ طور کے آغاز میں ہی طور اور بعض دوسری چیزوں کی قسم کھا کر اللہ کی طرف سے عذاب کے یقینی طور پر آنے کی خبر دی گئی اور قیامت کا حال بیان کیا گیا کہ اس روز آسمان تھر تھرائے گا اور پہاڑ چلنے لگیں گے۔ اس دن حق کو جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے، وہ دوزخ کی آگ میں جھونکے جائیں گے اور متقی لوگ جنّت نعیم میں داخل ہوں گے اور اس دن ان منکرین کا کوئی داؤ کام نہ آئے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں مشغول ہو جانے کا حکم ہے اور اس کے ساتھ ہی سورۂ طور ختم ہو کر سورۂ نجم شروع ہوتی ہے۔

سورۃ : ۵۳

نجم

سورۂ نجم کے شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسولِ برحق ہونے اور آپ پر نازل ہونے والی وحی کے ہر قسم کے شک وشبہ سے مبرّا اور منزّا ہونے کا بیان ہے چنانچہ ارشاد فرمایا گیا۔ وما ینطق عن الھوی، ان ھو الا وحی یوحی، کہ آپ اپنی خواہشِ نفس سے کچھ نہیں کہتے، جو کچھ کہتے ہیں وہ حکم ہی ہوتا ہے بھیجا ہوا۔ علّمہ شدید القوی۔ جس کو سکھلایا ایک بڑی طاقت والے نے۔

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی حقیقت کے اظہار کے بعد توحید کا بیان فرمایا گیا اور بت پرستی اور شرک سے منع کیا گیا۔ پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجئے جو ہماری

Marfat.com

نصیحت کا خیال نہ کرے اور بجز دنیاوی زندگی کے اس کا کوئی مقصود نہ ہو۔ پھر انبیاء سابقین کی امتوں کے ان کو جھٹلانے کا ذکر ہے اور ساتھ ہی ان پر عذاب نازل کرنے کا، اور یہ کہ آخرت میں کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا، ہر شخص کو اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اور سورۃ کے آخر میں قربِ قیامت کا ذکر فرمایا گیا۔

قمر

سورۃ: ۵۴

اور اب سورۂ قمر شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا۔ اقتربت الساعۃ۔ قریب آلگی وہ ساعت یعنی قیامت قریب آگئی اور اس کے لئے بطورِ دلیل معجزۂ شق القمر دکھایا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔ وانشق القمر اور چاند پھٹ گیا۔ مگر منکرینِ حق اس معجزہ سے بھی مطمئن نہ ہوئے، اور آپ کی نبوّت کو جھٹلایا اور یہ پہلے سے ہوتا آیا ہے۔ چنانچہ نوح علیہ السلام کے جھٹلائے جانے کا ذکر کیا گیا اور ساتھ ہی طوفانِ نوح کا کہ کس طرح ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین سے پانی جاری کر دیا اور اس طرح آسمان و زمین کا پانی مل گیا اور وہ سب غرق ہو گئے ماسوا مومنین کے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے یہ قصے لوگوں کی عبرت کے لئے بیان کئے ہیں، کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ پھر فرمایا گیا۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدّکر۔ کہ ہم نے قرآن حکیم کو یاد کرنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنایا۔ اس آیتِ قرآنی سے قرآن کریم کے کثرت سے حفاظ ہونے کا راز سمجھ میں آتا ہے کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے اس کے بندوں کے حق میں ایک رحمت ہے۔ پھر قوم

Marfat.com

نوح پر عذاب کے بعد قومِ عاد و ثمود، قومِ لوط اور قومِ فرعون کا ذکر اجمالاً فرمایا گیا اور بار بار فرمایا گیا۔ فکیف کان عذابی ونذر۔ سو کیسا تھا میرا عذاب اور ڈرانا۔ تاکہ کفار و مشرکین دنیا کی ہوس چھوڑیں اور آخرت کی فکر میں لگیں۔ چنانچہ فرمایا گیا۔ ولقد اھلکنا اشیاعکم فھل من مدکر۔ کہ ہم برباد کر چکے ہیں تمہارے ساتھ والوں کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا؟

رحمٰن

سورۃ: ۵۵

اور اب سورۂ رحمٰن کا آغاز ہوتا ہے۔ سورۂ رحمٰن کا بنیادی مضمون اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا بیان ہے اور ہر نئی نعمت کے ذکر کے فوراً بعد فرمایا گیا۔ فبای آلآء ربکما تکذبٰن۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ فقرہ پوری سورۃ میں اکتیس بار آیا ہے جس کا اصل مقصود اللہ کی نعمتوں کا ادراک، احساس اور استحضار ہے۔ ان نعمتوں میں "نعمتِ قرآن" کا ذکر سب سے پہلے کیا گیا۔ الرحمٰن، علم القرآن۔ رحمٰن جس نے سکھلایا قرآن ـــــ جس کے نزول کا مقصد ہی یہ ہے کہ اللہ کے بندے اس پر ایمان لائیں، اس کا قرار واقعی علم حاصل کریں اور اس علم کے مطابق عمل کریں۔ قرآنِ کریم کی رُوحانی نعمت کے ذکر کے بعد انسان کی پیدائش اس کی قوتِ گویائی کا ذکر فرمایا گیا۔ پھر کائناتی نعمتوں کا ذکر فرمایا۔ گویا انسان کی انفسی نعمتوں کے بعد آفاقی نعمتوں کا ذکر فرمایا گیا۔ جس میں چاند، سورج، زمین، درخت، باغات، غلّہ، ترکاریاں، پہاڑ، دریا، غرض بے شمار نعمتیں ہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مرحمت فرمائیں۔ اور پھر ہر نئی نعمت کے ذکر

Marfat.com

کے بعد فرمایا جارہا ہے۔ فبای آلآء ربکما تکذبٰن۔ کہ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے! مراد یہ ہے کہ یہ نعمتیں تم کو دی گئیں۔ ان پر تمہیں شکر ادا کرنا چاہیئے اور ناشکری نہ کرنی چاہیئے' بلکہ نعمت کے ساتھ ہی منعم یعنی نعمت دینے والے کو پہچان لینا چاہیئے اور اس کے احکام کے مطابق ان نعمتوں کا استعمال بھی کرنا چاہیئے تاکہ تخلیقِ انسانی کا منشا پورا ہو اور آخرت کی تیاری ہو سکے جہاں سارے دنیاوی اعمال اور ان نعمتوں کے صحیح استعمال کے بارے میں بازپرس ہوگی' کیونکہ کل من علیھا فان۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور اللہ کے دربار میں ہر کسی کو حاضر ہونا ہے جہاں مجرمین کو سخت سزا اور مومنین کو عمدہ جزا ملے گی۔

سورۃ: ۵۶

واقعہ

اور اب سورۂ واقعہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سورۃ میں واقعۂ قیامت کا ذکر ایک نئے انداز سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ انسانی تخلیق کے مقصد کو واضح کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ آپ لوگ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے' انسانوں کی بلحاظ عمل اور درجاتِ عمل کے تین قسمیں کی جائیں گی اور ان پر جزا و سزا مرتب ہوگی۔ یعنی دوزخی' عام جنتی اور خاص جنتی' یعنی مقربینِ خاص جو جنّت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوں گے۔ دوزخی' دوزخ کی آگ کی تپش میں بھنتے رہیں گے۔ وہ بھوک سے مضطر ہوں گے' پیاس کی شدت سے پیاسے اونٹ کی طرح بلبلائے پھریں گے لیکن جب گرم پانی منہ کے قریب آئے گا تو ان کے منہ جھلس جائیں گے اور جب پیٹ میں پہنچے گا تو آنتیں کٹ کر باہر آجائیں گی۔ یہ ان منکرینِ حق کی دنیوی زندگی میں اس مال و دولت

Marfat.com

کی فراوانی کا جواب ہوگا جس کی حرص وطمع میں وہ احکامِ الٰہی سے رُوگرداں ہے۔
عام جنّتیوں کے بعد خاص جنّتیوں کے عیش و آرام کا تفصیلی ذکر کیا گیا اور منکرینِ قیامت کے اعتراضات کا عقلی جواب دیا گیا کہ جلانا مارنا سب ہمارے قبضہ میں ہے۔ جب نیست سے ہست اور ہست سے نیست گویا وجود و عدم کی باگ ہمارے ہی ہاتھ میں ہے تو ہمارے لئے مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دینا کیا مشکل ہے۔

سورۃ کے آخر میں فسبح باسم ربک العظیم کا حکم دیا گیا کہ قیامت کی ہولناکیوں اور آخرت میں عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے ربِ عظیم کے نام کی تسبیح پڑھتے رہیئے یعنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہنا چاہیئے کہ یہی آخرت کی بڑی تیاریوں میں سے ہے۔

سورۃ: ۵۷ حدید

اور اب سورۃ حدید کا آغاز ہوتا ہے جس کے شروع میں فرمایا گیا۔ سبح للہ مافی السمٰوات والارض، کہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی حاکمیتِ اعلیٰ اور قدرتِ کاملہ کے بیان کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا گیا۔ وھو معکم این ماکنتم واللہ بما تعملون بصیر۔ کہ تم کہیں بھی ہو، کسی حال میں ہو، اللہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے۔

پھر اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی تلقین کی گئی اور اللہ اور رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) جس راستہ کی طرف تمہیں بلاتے ہیں اس کو اختیار کرنے کی تلقین کی گئی، اور اس عہد ومیثاق کو یاد دلایا گیا جو اللہ کے ساتھ باندھا گیا تھا۔

Marfat.com

پھر قیامت کے دن مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کا ذکر فرمایا گیا جن کا نور ان کے آگے داہنی طرف دوڑتا ہوگا اور ان کے لئے جنّت کی بشارت دی گئی۔ اور مومنین صالحین اور منافقین کے درمیان اندھیرے کی ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ یعنی منافقین کے مقدر میں کچھ بھی نور نہ ہوگا جب وہ پل راط پر پہنچیں گے۔

پھر فرمایا۔ جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اور مال و اولاد کی کثرت آخرت میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ دوڑو اپنے رب کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف۔ یعنی اس سے اپنے گناہوں کی جو تم سے سرزد ہو چکے ہیں معافی مانگو اور آئندہ صرف ان کاموں کی طرف متوجہ رہو جن سے وہ راضی ہو، اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

اور پھر فرمایا گیا کہ کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر یہ کہ وہ مصیبت پہلے ہی سے کتاب یعنی لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمام مصیبتیں خواہ خارجی ہوں یا داخلی، سب مرقوم اور مقدر ہیں۔ اس لئے تم سے اگر کوئی نعمت چھین لی جایا کرے تو اس سے رنج میں نہ پڑنا چاہیئے اور نہ نعمت ملنے پر اترانا چاہیئے کہ سب اللہ کی عطا ہے۔

پھر فرمایا گیا۔ لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط۔ کہ ہم نے بیّنات یعنی کھلی نشانیوں کے ساتھ رسولوں کو بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزانِ عدل اتاری تاکہ لوگ عدل و انصاف پر قائم ہو جائیں۔ گویا رسولوں کی بعثت کا منشاء لوگوں میں عدل و انصاف قائم کرنا ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ انصاف

Marfat.com

پر قائم رہیں اور دوسروں کے ساتھ بے انصافیاں اور ان کی حق تلفیاں نہ کریں۔ آخر میں بعض انبیاء کے اجمالی ذکر کے ساتھ سورۂ حدید اختتام کو پہنچی۔

Marfat.com

پارہ: ۲۸

قد سمع اللہ

اٹھائیسواں پارہ سورۂ مجادلہ، سورۂ حشر، سورۂ ممتحنہ، سورۂ صف، سورۂ جمعہ، سورۂ منافقون، سورۂ تغابن، سورۂ طلاق اور سورۂ تحریم کل بیس (۲۰) رکوعات پر مشتمل ہے۔

مجادلہ

سورۃ: ۵۸

اٹھائیسویں پارے کا آغاز سورۂ مجادلہ سے ہوتا ہے۔ سورۂ مجادلہ کے شروع میں ایک شرعی مسئلے کا حکم بیان فرمایا گیا جس کا نام "ظہار" ہے ظہار کی تعریف یہ ہے کہ اپنی بیوی کو ایسی عورت سے، جس سے نکاح ابدی طور پر حرام ہو مثلاً ماں، بہن، بیٹی وغیرہ اس کے کسی ایسے عضو سے جس کا دیکھنا اس مرد کے لئے حرام ہو، تشبیہہ دینا۔ جیسے کہنا۔ انت علی کظھر امی۔ کہ تو میرے لئے میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ زمانہ قبل از اسلام میں عرب اس کو لفظ طلاق سے زیادہ سخت شمار کرتے تھے کیونکہ طلاق کی صورت میں تو رجوع یا نکاحِ جدید کی گنجائش موجود تھی لیکن ظہار کی صورت میں اس عورت سے تعلق زناشوئی قائم کرنے کی قطعی کوئی صورت نہ تھی۔ قرآنِ پاک کی اس سورۃ میں بیان کردہ ظہار

Marfat.com

کے حکم کے بعد یہ گنجائش پیدا ہوگئی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرے اور پھر تعلقِ زناشوئی قائم کرنا چاہے تو رجوع سے پہلے اس پر بطورِ کفّارہ ایک غلام یا کنیز آزاد کرنا اور قدرت نہ ہونے کی صورت میں دو مہینے مسلسل بلاانقطاع روزے رکھنا واجب ہے یا ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو خوب پیٹ بھر کے دونوں وقت کھانا کھلائے۔ تب وہ بیوی اس کے لئے دوبارہ حلال ہو سکتی ہے، ورنہ نہیں۔

پھر ایسی سرگوشی سے منع فرمایا گیا جس سے دوسرے کسی مسلمان کو ایذا پہنچے یعنی گناہ کی بات کرتے یا دوسرے پر ظلم کرنے کی۔ یا کسی کے خلاف چپکے چپکے سازش سے منع کیا گیا۔ پھر منافقین کا تذکرہ فرمایا گیا کہ وہ جھوٹی بات پر قسمیں کھا جاتے ہیں، اور بُرے بُرے کام کرتے ہیں، اسلام کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ یہود سے دوستی رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شیطانی گروہ سے تعبیر کیا گیا کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب مقرر کر رکھا ہے۔ پھر اہلِ ایمان کے لئے جنت کی خوشخبری دی گئی اور ان کو اللہ کے گروہ کے افراد فرمایا گیا جو فلاح یاب ہیں۔ اسی پر سورۂ مجادلہ ختم ہو کر سورۂ حشر شروع ہوتی ہے۔

حشر

سورۃ: ۵۹

سورۂ مجادلہ میں منافقین کی یہود سے دوستی رکھنے کی مذمت بیان کی گئی تھی، اس سورۃ میں یہود پر جلاوطنی کی سزا اور آخرت میں عذاب کا ذکر ہے۔ پھر مالِ فے کے مصارف کا ذکر فرمایا گیا یعنی وہ مال جو غیر مسلموں کے ساتھ بغیر جنگ کئے مسلمان حکومت کے ہاتھ آئے۔ پھر فرمایا گیا، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے

Marfat.com

رہو اور ہر شخص اس بات کی جانچ پڑتال کر لے کہ اس نے آخرت کے لئے نیک اعمال کا کون سا ذخیرہ بھیجا ہے' اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ سورۃ کے آخر میں توحید کے مضمون کو پھر بیان کیا گیا تاکہ مسلمان متنبہ رہیں اور اعمالِ صالح کی پابندی کرتے رہیں۔

سورۃ: ۶۰

ممتحنہ

اور اب سورۂ ممتحنہ شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ کی ابتداء میں کفار و مشرکین کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کو منع فرمایا گیا اور فرمایا گیا کہ جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں دار الحرب یعنی مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے آیا کریں تو ان کے مسلمان ہونے کا امتحان کر لیا کرو۔ پھر مسلمان عورتوں کے کفار پر حرام ہونے کا ذکر فرمایا گیا اور آخر سورۃ میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا عورتوں سے بیعت لینے کا ذکر ہے' جنہیں ایمان و عقائد کے ساتھ احکام شرعیہ کی پابندی کی ہدایت کی گئی۔

سورۃ: ۶۱

صف

اور اب سورۂ صف کا آغاز ہوتا ہے جس میں جہاد فی سبیل اللہ کو "احب الاعمال" یعنی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل فرمایا گیا۔ سورۃ کے آغاز میں ارشاد فرمایا گیا۔ یاایھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون، کبر مقتاً عند اللہ۔ اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں' خدا کے نزدیک یہ بہت ناراضی کی بات ہے۔ پھر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا مجملاً ذکر فرمایا گیا اور بتایا گیا کہ انجیل میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی نوید

Marfat.com

دے دی گئی تھی مگر اب جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں تو یہود ونصاریٰ آپ کی نبوّت کی تکذیب کر رہے ہیں۔ یہود ونصاریٰ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ اس نورِ اسلام کو مکمل فرمائے گا اور اسی غرض سے اُس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا تاکہ وہ اس دینِ حق کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کر دیں، چاہے یہ بات مشرکوں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ آخر سورۃ میں مسلمانوں کو دینِ اسلام کی خاطر جہاد کی ترغیب دی گئی۔

جمعہ

سورۃ: ۶۲

اور اب سورۂ جمعہ شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ میں اللہ کی تسبیح وتقدیس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد بیان فرمائے گئے۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم، یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ولیعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے عرب کے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی کی قوم میں سے یعنی عرب میں سے ایک پیغمبر بھیجے جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور ان کو باطل عقائد اور مذموم اخلاق سے پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ پھر نمازِ جمعہ کے ضمن میں ارشاد ہوا۔ یاایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع، ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ کہ اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نمازِ جمعہ کے لئے اذان دی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد یعنی نماز وخطبہ کی طرف فوراً چل پڑا کرو اور خرید و فروخت

Marfat.com

یعنی دنیا کے کام چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے، اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔ ہاں نماز سے فراغت پا چکنے کے بعد تم زمین پر چلو اور خدا کی روزی تلاش کرو اس وقت کوئی ممانعت نہیں اور اس میں بھی یعنی ضروریاتِ دنیوی میں بھی اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ دنیا طلبی تمہیں اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔ اسی میں تمہارے لئے فلاح ہے۔

سورۃ ۶۳

منافقون

اس کے بعد سورۂ منافقون کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سورۃ میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ایک خاص واقعہ کے پس منظر میں منافقین کے بارے میں ذکر فرمایا گیا اور پھر مسلمانوں کو حکم ہوا کہ اے مسلمانو! تمہارے مال اور اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ پھر تلقین فرمائی گئی کہ اس سے پہلے کہ تم کو موت آئے، اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے صدقات و خیرات کر جاؤ۔

سورۃ ۶۴

تغابن

اور اب سورۂ تغابن کا آغاز ہوتا ہے جس میں پوری انسانی برادری کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک کافر اور دوسرے مومن۔ یعنی ایک وہ جو اللہ اور اس کے احکام کے تحت قائم نظام کو مانیں اور دوسرے وہ جو اس سے انکاری ہوں، یعنی وحدتِ ایمانی اور وحدتِ کفر۔ پھر روزِ قیامت تمام لوگوں کے جمع کرنے کا ذکر ہے۔ اور یہ دن اہلِ کفر کے لئے تغابن یعنی خسارے کا دن ہوگا۔ پھر اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ تمہاری بعض بیویاں اور اولاد تمہاری دشمن ہیں اور

Marfat.com

تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش اور فتنہ ہیں۔ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ۔ لہٰذا تم جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرو اور سنو اور جاؤ اور خرچ کرو اپنے بھلے کو۔ پھر فرمایا گیا۔ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون۔ کہ جو کوئی اپنے نفس کے لالچ سے بچا دیا گیا پس وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔

طلاق

سورۃ: ۶۵

اور اب سورۂ طلاق کا آغاز ہوتا ہے جس میں طلاق کے سلسلہ کے بعض مزید احکام بیان فرمائے گئے کہ جن عورتوں کے ساتھ خلوت ہو چکی ہو ان کو زمانۂ عدت یعنی زمانۂ طہر میں طلاق دو جبکہ وہ حیض سے پاک ہوں اور عدّت کو شمار کرو اور اس کو یاد رکھو۔ اور اس باب میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ پھر حکم ہوا کہ زمانۂ عدت میں اپنی ان عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو الّا یہ کہ وہ صریح بے حیائی کی مرتکب ہوں۔ اور جب زمانۂ عدت کی تکمیل کا وقت قریب آ پہنچے تو یا تو رجوع کر کے انہیں اپنے پاس روک لو یا ان کو خوش اسلوبی کے ساتھ رخصت کر دو اور ایسی صورت میں دو عادل مرد گواہ کر لو۔ پھر ان عورتوں کی عدت کے بارے میں جو زیادتیِ عمر یا بیماری کے سبب حیض آنے سے نا اُمید ہو چکی ہوں، فرمایا گیا کہ ان کی عدّت تین ماہ ہے۔ جن عورتوں کو بوجہ کم عمری حیض نہیں آیا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے۔ اور زمانۂ عدت میں مطلقہ عورتوں کا نان نفقہ مرد کے ذمہ ہے۔ اور حاملہ کی صورت میں وضع حمل کے بعد بچّہ کی دودھ پلائی بھی مرد پر واجب ہے جو حیثیت کے مطابق ہو گی۔ ان

Marfat.com

احکام کے ساتھ ہی اللہ پر توکل کرنے اور اس سے ڈرنے کی تلقین فرمائی گئی۔ اور ایمان و عمل صالح کرنے والوں کے لئے آخرت میں جنّت کی بشارت دی گئی۔

سورۃ: ۶۶

تحریم

اٹھائیسویں پارے کی آخری سورۃ سورۃ تحریم ہے۔ جس میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ایک خانگی واقعہ کے تعلق سے ہدایت کی گئی کہ جو اللہ نے آپ پر حلال کیا ہے' اس کو آپ اپنے اوپر کیونکر حرام کرتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوا۔ یاایھاالذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً وقودھا الناس والحجارۃ۔ اے مسلمانو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچایئے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اس آیت سے ہر خاندان کے بڑے پر ذمّہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خود بھی اعمالِ صالح کرے اور اپنے اہل وعیال کو بھی احکامِ الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین اور سامان کرے۔ اس کے ساتھ ہی توبہ کرنے کی تلقین کی گئی۔ سورۃ کے آخر میں حضرت نوح اور حضرت لوط (علیہما السلام) کی بیویوں کا حال بیان فرمایا گیا۔ پھر فرعون کی ایک بیوی کا حال بیان ہوا' پھر حضرت مریمؑ کا ذکر فرمایا گیا جس میں اوّل الذکر دو کے جہنم میں داخل ہونے اور آخر الذکر دو کے جنّت میں داخل ہونے کا ذکر فرمایا گیا جس سے یہ ثابت ہوا کہ ہر شخص کا آخرت میں نتیجہ اس کے عقیدہ وعمل پر منحصر ہے' محض کسی تعلق کی بنا پر وہاں کسی کا کوئی زور نہیں چل سکتا۔

Marfat.com

پارہ: ۲۹

تبارک الذی

اُنتیسواں پارہ سورۂ ملک، سورۂ قلم، سورۃ حاقہ، سورۂ معارج، سورۂ نوحؑ، سورہ جن، سورۂ مزمل، سورۂ مدثر، سورہ قیامہ، سورۂ دہر اور سورۂ مرسلات کُل گیارہ سورتیں اور ۲۲ رکوعات پر مشتمل ہے۔

سورۃ ۶۷

ملک

سورۂ ملک کا آغاز اللہ تبارک و تعالیٰ کی حاکمیتِ اعلیٰ کے ذکر سے ہوتا ہے اور پھر ارشاد ہوتا ہے۔ الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ اللہ نے موت اور زندگی اس لئے پیدا فرمائی تاکہ تم جانچے جاؤ کہ کون تم میں باعتبار عمل کے اچھا ہے۔ یعنی یہاں زندگی کی تخلیق عمل کے لئے ہوئی کیونکہ زندگی کے بغیر عمل کا تصوّر ممکن نہیں اور موت اس لئے معیار قرار پائی کہ موت کی حقیقت انسان کو اس دنیاوی زندگی کو فانی سمجھنے پر مجبور کرتی ہے اور حیات بعد الممات کے عقیدہ کے سبب آخرت کے لئے اس کے دل میں اعمالِ صالح کرنے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر اللہ نے اپنی قدرتِ کاملہ کے اثبات کے لئے آسمانوں کی تخلیق کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی

Marfat.com

تخلیق میں یعنی بنانے میں تم کوئی نقص نہیں پاؤ گے۔ تم نے دیکھا تو ہوگا، اب ذرا پھر نظر ڈالو مگر تمہیں کوئی رخنہ، کوئی فرق نہیں دکھائی دے گا اور تمہاری نظر تھک کر واپس لوٹ آئے گی۔ اس پر بھی جو لوگ خدا پر بے دیکھے ایمان لاتے اور اس سے ڈرتے ہیں ان کے لئے اجرِ عظیم ہے۔

دلائلِ توحید میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد فضا میں اُڑتے پرندوں کا ذکر فرمایا گیا کہ بجز اللہ کے انہیں کوئی دوسرا تھامنے والا نہیں۔ تخلیقِ آفاق کے ذکر کے بعد تخلیق الفس یعنی خود انسان کی اپنی تخلیق کا ذکر فرمایا گیا کہ اللہ ہی وہ ذات قادر و منعم ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، آنکھ، کان اور دل دیئے مگر تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ پھر فرمایا آپ کہہ دیجئے کہ قیامت کے دن وہ اللہ تم سب کو اکٹھا فرمائے گا اس طرح اور ہر شخص کے کئے پر جزا و سزا مرتب ہوگی۔

قلم

سورۃ ۶۸

اور اب سورۂ قلم میں ان طعنوں کا ذکر فرمایا گیا جو کفار و مشرکین آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی دعوتِ توحید و دعویٰ نبوّت کو جنون سے تعبیر کیا کرتے تھے۔ اس سورۃ میں ان کا رَدّ فرمایا گیا اور متقی بندوں کی جزا کا ذکر فرماتے ہوئے منکرین کو قیامت کے روز عذابِ آخرت سے ڈرایا گیا۔

حاقہ

سورۃ ۶۹

سورۂ حاقہ میں بھی قیامت کے ہولناک واقعات کا ذکر فرماتے ہوئے منکرین

Marfat.com

کے لئے سخت سزا کی وعید اور متقیوں کے لئے جزائے خیر کی خوشخبری دی گئی۔

سورۃ: ۷۰

معارج

سورۃ معارج کا آغاز بھی قیامت کے ذکر سے ہوتا ہے کہ روز قیامت دنیا کے پچاس ہزار سالوں کی مثل ہوگا۔ اس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح سرخ و گرم ہوگا اور پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اِدھر اُدھر اُڑتے پھریں گے۔ کفار و منکرین اس دن کی ہولناکیوں کو دیکھ کر چاہیں گے کہ بیٹے، بیوی، بھائی اور اپنے اہلِ خاندان کو فدیہ میں دے کر چھوٹ جائیں مگر ایسا ممکن نہ ہوگا۔ بلکہ وہ تپتی ہوئی آگ ایسے لوگوں کو اپنی طرف پکارے گی جنہوں نے حق سے رُوگردانی اختیار کی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہ کر کے مال جمع کر کے رکھا۔ پھر فرمایا گیا کہ انسان بڑا ہلکا ہے۔ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو جزع و فزع، آہ و زاری کرتا ہے اور جب اسے کوئی اچھی بات پہنچتی ہے تو ناشکری کرتا ہے۔ مگر وہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں جو نماز پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں، جو اپنے مالوں میں سائل اور محروم شخص کو اس کا حصّہ دیتے رہتے ہیں، جو یومِ جزا پر یقین رکھتے ہیں، جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، جو امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنے قول و قرار کو نباہتے ہیں، جو اپنی گواہیوں میں سچے ہیں اور نمازوں کے اوقات اور ان کی بروقت ادائی کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ پھر فرمایا گیا کہ ایسے لوگ جنّت میں عزت کے ساتھ رہیں گے اور جو لوگ احکام الٰہی کے ساتھ کھیلتے ہیں یعنی احکامِ الٰہی کی ان کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں، ان کے لئے اس دن ذلت ہی ذلت ہوگی۔

Marfat.com

سورۃ ۷۱

نوح

اس کے بعد سورۂ نوحؑ میں قوم نوحؑ کے انکار اور ضد اور ان پر عذاب الٰہی آنے اور مومنین و مومنات کے بچائے جانے کا ایک نئے انداز سے ذکر کیا گیا ہے۔

سورۃ ۷۲

جن

سورۂ جن کے آغاز میں فرمایا گیا کہ آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سُنا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سُنا جو راہِ راست بتلاتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔ پھر ارشاد فرمایا گیا کہ جنوں میں بھی دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے حق کا راستہ اختیار کیا اور دوسرے وہ جو حسبِ سابق بے راہ ہیں، سو جو مسلمان ہو گیا اس نے بھلائی کا راستہ اختیار کیا اور جو بے راہ ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہیں۔ توحید و رسالت کے مختصراً بیان کے بعد فرمایا گیا کہ غیب کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں۔ وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کے بذریعہ وحی تو اس وقت محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے۔

سورۃ ۷۳

مزمل

سورۂ مزمل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنے اور قرآنِ پاک صاف صاف پڑھنے کی ہدایت کی گئی اور توحید کا مضمون

Marfat.com

مختصراً بیان فرماتے ہوئے قیامت کے بارے میں ارشاد ہوا کہ اُس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ریگ زار بن جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ اور آخر میں ارشاد ہوا کہ لوگ جو نیک عمل اپنے لئے آگے ذخیرۂ آخرت بنا کر بھیج دیں گے اس کو وہ اللہ کے ہاں سے اچھے اور بہتر ثواب کی صورت میں پائیں گے۔ پھر ہدایت کی گئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے رہا کرو۔

مدثر

سورۃ: ۷۴

سورۂ مدثر میں سب سے پہلا حکم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا، وہ "قم فانذر" ہے کہ اُٹھ کھڑے ہو جایئے اور لوگوں کو شفقت و محبت کے ساتھ ڈرایئے۔ پھر فرمایا گیا کہ صرف اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔ اس سورۃ میں توحید کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی ہدایت کی گئی اور قرآن مجید کے بارے میں بیان فرمایا گیا کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی رحمت و غضب اور عذاب و ثواب یاد دلانے والی بے نظیر کتاب ہے۔ گویا اس کتاب قرآن مجید کو لوگوں کے سامنے پیش کیجئے تاکہ وہ اس پر ایمان لا کر اور عمل کر کے نافرمانی سے بچ جائیں۔

قیامہ

سورۃ: ۷۵

سورۂ قیامت کے آغاز میں فرمایا گیا کہ کیا منکرینِ قیامت یہ سمجھتے ہیں کہ ہم روزِ قیامت انسان کے جسموں کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے؟ یقیناً ہم ضرور جمع کریں گے کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پوریوں تک درست

Marfat.com

کر دیں۔ یعنی تمام جسم مع ایک چھوٹی سی چیز انگلی کی پوری کے دوبارہ بنائیں گے اور قیامت کا دن جب آئے گا تو آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی، چاند بے نور ہو جائے گا اور اس روز انسان کہے گا کہ کدھر بھاگوں۔ یقول الانسان این المفر کلا لا وزر۔ مگر اسے کہیں پناہ نہ ملے گی۔ پھر فرمایا گیا کہ قرآن کی حفاظت اور اس کی تبیین یعنی آپ کے ذریعے کھول کھول کر بیان کر دینا وضاحت کرا دینا ہمارے ذمے ہے۔ پھر قیامت کے انکار کی ایک نفسیاتی وجہ بیان فرمائی گئی کہ لوگ اس لئے قیامت کا انکار کرتے ہیں کہ ان کے دل دنیا اور اس کی لذتوں میں اٹکے ہوئے ہیں۔ دنیا کی محبّت میں آخرت سے غافل ہو کر اس کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور پھر فرمایا گیا کہ بوقت سکرات موت پنڈلی پر پنڈلی لپٹ جائے گی یعنی یہی دنیا پنڈلیوں سے لپٹ جائے گی مگر بالآخر اس دنیا کو چھوڑ کر ان سب کو اپنے رب کے حضور جانا ہے۔ ایحسب الانسان ان یترک سدی۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو یونہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا؟ اور فرمایا گیا کہ آخرت میں خود انسان کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے اور اس پر جزا و سزا مرتب ہو گی۔

دھر

سورۃ: ۷۶

اس کے بعد سورۂ دہر کا آغاز ہوتا ہے جس میں انسان کی ابتدائے آفرینش کا ذکر فرمایا گیا کہ اس کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ وہ کسی اعتبار سے بھی قابل تذکرہ نہ تھا۔ کیونکہ پہلے وہ عناصر کا جزو بنا۔ اس کے بعد غذا، اور پھر محض ایک نطفہ، اور اللہ ہی نے اس کو مرد و عورت کے مخلوط نطفے سے پیدا فرمایا۔ سننے، دیکھنے اور

Marfat.com

سوچنے سمجھنے کی قوتیں عطا فرمائیں۔ پھر اس کو بھلائی بُرائی کے راستے کی تمیز دی۔ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکراً واما کفوراً۔ کہ ہم نے اس کو سجھائی راہ، چاہے تو وہ اپنے اللہ کا شاکر بندہ بن جائے یا ناشکرا۔

پھر قرآنِ حکیم کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا۔ انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلاً۔ کہ ہم نے اتارا آپ پر قرآن ٹھہر ٹھہر کر، تھوڑا تھوڑا۔ یہ قرآن ایک نصیحت ہے۔ جو کوئی چاہے اس کے ذریعے اپنے رب کی طرف راہِ ہدایت اختیار کرے۔ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرما لیتا ہے۔ اور ظالموں کے لئے آخرت میں بڑا دردناک عذاب ہے۔

مرسلات

سورۃ: ۷۷

اُنتیسویں پارہ کی آخری سورۃ سورۂ مرسلٰت کے آغاز میں فرمایا گیا۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو نفع پہنچانے کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی جو سختی سے چلتی ہیں اور ان ہواؤں کی جو بادلوں کو اٹھا کر بارش کے لئے پھیلاتی ہیں، پھر ان ہواؤں کی جو بارش کے بعد ان بادلوں کو منتشر کر دیتی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی جو دل میں اللہ کی یاد کا القاء کرتی ہیں کہ جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ اڑتے پھریں گے اور جب سب پیغمبر وقتِ معین پر جمع ہو جائیں گے، فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا دن آ پہنچے گا۔ اس دن حق کو جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔ ویل یومئذ للمکذبین۔ اس کے بعد بعث بعد الموت یعنی موت کے

Marfat.com

بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل قائم کئے گئے اور کفار و منکرین کے لئے قیامت کی بعض سزاؤں کا تذکرہ کیا گیا اور اس کے بعد اہلِ ایمان کے ثواب کا ذکر فرمایا گیا پھر سورۃ کے آخر میں فرمایا گیا۔ واذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون۔ کہ ان کافروں، منکروں کی سرکشی کا یہ عالم ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی طرف جھکو یعنی ایمان اور عبدیت اختیار کرو تو وہ نہیں جھکتے حالانکہ ان قرآنی تہدیدات و ترہیبات کا اقتضاء یہ تھا کہ عذابِ آخرت کا سنتے ہی ایمان لے آتے۔ فبای حدیث بعدہ یومنون۔ تو پھر اس کے بعد اور کون سی بات پر ایمان لائیں گے! یعنی ڈرانے والی کتاب بھی آگئی اور ڈرانے والا رسول بھی، مگر نہ یہ کتاب قرآن ہی کی حقانیت کو تسلیم کرتے ہیں اور نہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نبوّت ہی پر ایمان لاتے ہیں، بلکہ اپنے کفر و عصیان اور سرکشی وطغیان میں اس درجہ بڑھ گئے ہیں کہ اب کوئی اور چیز ان کو ایمان کی طرف نہیں لا سکتی۔

Marfat.com

پارہ: ۳۰

عم

قرآنِ حکیم کے تیسویں اور آخری پارے میں کُل سینتیس (۳۷) سورتیں اور انتالیس (۳۹) رکوعات ہیں۔

سورۃ: ۷۸

نبا

سورۂ نبا کا آغاز عم یتساءلون عن النباء العظیم سے ہوتا ہے کہ قیامت کا انکار کرنے والے اس عظیم واقعہ یعنی قیامت کا انکار کرتے ہوئے قیامت کے آنے کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں کہ بقول ان کے قیامت نہ آئے گی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قیامت ضرور آئے گی اور انہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ اس کے بعد قیامت کے آنے کے امکان پر عقلی روشنی ڈالی گئی۔ چونکہ انکارِ قیامت سے اللہ کی قدرت کا انکار لازم آتا ہے اس لئے دلائل توحید کے استحضار کے طور پر فرمایا گیا کہ کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں بنایا ہم ہی نے تو تمہیں جوڑا جوڑا (نر و مادہ، مرد و عورت) بنایا اور ہم ہی نے تمہاری نیند کو راحت کی چیز بنایا اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا۔ اور ہم ہی نے آسمان میں ایک روشن چراغ یعنی آفتاب بنایا۔ اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے

Marfat.com

بہت سا پانی برسایا اور ہم ہی نے اس پانی کے ذریعے سے غلّہ، سبزیاں اور باغات پیدا کئے۔ گویا ان سب چیزوں کے پیدا کرنے سے ہمارا کمالِ قدرت ظاہر ہے۔ پھر قیامت کے بارے میں ہمارے قادر ہونے کا کیوں انکار کیا جاتا ہے کہ ہم روزِ قیامت مُردوں کو دوبارہ زندہ کر کے نہ اُٹھا سکیں گے۔ یعنی جو ایک بار ان تمام چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ انسانوں کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

امکانِ قیامت کے ذکر کے بعد وقوعِ قیامت کا بیان فرمایا گیا کہ بلا شُبہ فیصلے کا ایک دن معین ہے۔ اس دن صور پھُونکا جائے گا۔ پھر تم لوگ گروہ در گروہ آؤ گے اور آسمان کھُل جائے گا اور اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جائیں گے، وہ ریت ہو جائیں گے۔ پھر کافر و سرکش لوگ دوزخ میں داخل کئے جائیں گے۔ ان کے پینے کے لئے گرم پانی اور پیپ کے سوا کچھ نہ ہو گا۔ یہ لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے، سو اب اس کا مزا چکھیں گے۔ پھر سورۃ کے آخر میں فرمایا گیا کہ قیامت کا یہ دن یقینی ہے، سو جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس اپنا ٹھکانہ بنالے یعنی نیک اعمال کر کے جنّت میں داخل ہو جائے۔

نازعات

سورۃ: ۷۹

سورۂ نازعات میں ان فرشتوں کی قسم کھائی گئی جو کافروں کی جان سختی اور مسلمانوں کی آسانی سے نکالتے ہیں اور فرمایا گیا کہ قیامت ضرور آئے گی۔ وہ ایک سخت آواز ہو گی۔ اس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا اور دوزخ دیکھنے والوں کے سامنے کی جائے گی اور جس نے حق سے سرکشی کی ہو گی اور آخرت کا منکر ہو کر

Marfat.com

دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہوگی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی۔ اور جو شخص دنیا میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشاتِ نفسانی سے روکا، اس کا ٹھکانا جنّت ہے۔

سورۃ: ۸۰

عبس

سورۂ عبس میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ایک اجتہادی فروگزاشت کی طرف متوجہ فرمایا گیا جس سے ہم مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی کہ مسلمان کی تعلیم اور اس کی تکمیل اور دلجوئی اور اصلاح غیر مُسلموں کو ہدایت و تبلیغ کے مقابلے میں مقدم ہے۔ بعدازاں روزِ قیامت کا ذکر فرمایا گیا کہ اس دن نفسانفسی کا عالم ہوگا۔ آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا یعنی کوئی کسی کا ہمدرد و پُرسانِ حال نہ ہوگا۔ بہت سے چہرے نورِ ایمان کی وجہ سے شاداں و فرحاں ہوں گے اور بہت سوں پر ظلمتِ کفر کے سبب کدُورت چھائی ہوگی اور یہ لوگ کافر و فاجر ہوں گے۔

سورۃ: ۸۱

تکویر

سورۂ تکویر میں بھی قیامت کا حال بیان فرمایا گیا کہ جب آفتاب بے نُور ہوجائے گا، ستارے ٹُوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب گابھن اُونٹنیاں چھُٹی پھریں گی اور جب وحشی جانور مارے گھبراہٹ کے سب جمع ہوجائیں گے اور جب دریاؤں میں طغیانی آجائے گا اور پھر جب

Marfat.com

ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے ہو جائیں گے (یعنی کافر و مسلمان علیحدہ علیحدہ) اور جب اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے اور جب گناہ گاروں کے لئے دوزخ دہکائی جائے گی اور نیکوکاروں کے لئے جنت نزدیک کی جائے گی تو ہر شخص اپنے ان اعمال کے بارے میں جان لے گا جو وہ دنیا سے دارالآخرت میں لے کر آیا۔

پھر فرمایا گیا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو اللہ کے پاس سے ایک معزّز ذی قوّت فرشتے کا لایا ہوا ہے۔ مراد یہ ہے کہ قرآن کی تصدیق اور اس پر عمل کرنا موجب نجات ہے۔ ان ھو الا ذکر للعالمین۔ یہ قرآن دنیا والوں کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے۔

انفطار

سورۃ: ۸۲

سورۂ انفطار میں قیامت کا ذکر ہے کہ وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کو نفع پہنچانے کے لئے کچھ بس اور اختیار نہیں چلے گا۔ والامر یومئذ للہ۔ اور تمام تر حکم اس دن اللہ ہی کے لئے خاص ہو گا۔

تطفیف

سورۃ: ۸۳

سورۂ تطفیف میں ناپ تول میں کمی کرنے والے لوگوں کی مذمّت بیان کی گئی کہ ایسے لوگوں کے لئے بڑی خرابی ہے کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب لوگوں کو ناپ کر اور تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۔ کیا ایسے لوگوں کو

Marfat.com

اس امر کا یقین نہیں ہے کہ وہ روزِ قیامت اٹھائے جائیں گے اور رب العالمین کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور انہیں ان کی کرتوتوں کا بدلہ دیا جائے گا پھر ایسے لوگوں کے بارے میں جو قیامت کے منکر ہیں فرمایا گیا دراصل ان لوگوں پر اعمالِ بد کا زنگ بیٹھ گیا ہے یعنی ان کی حق قبول کرنے کی استعداد فاسد ہو گئی ہے اور ان کو اپنے کئے کا خوب بدلہ ملے گا اور اہلِ ایمان نیکوکار اعلیٰ علیین میں ہوں گے۔

سورۂ انشقاق میں بھی ظہورِ قیامت کے واقعات کا تذکرہ ہے اور منکرین کے لئے دردناک عذاب اور اہلِ ایمان اور عملِ صالح کرنے والوں کے لئے اجر غیر ممنون یعنی بے انتہا ثواب کی بشارت دی گئی۔

بروج

سورۃ: ۸۵

سورۂ بروج میں ایک واقعہ کے پس منظر میں فرمایا گیا۔ ان بطش ربک لشدید۔ کہ بلاشبہ تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اللہ نے تکذیب کرنے والوں کو گھیرے میں لے رکھا ہے ساتھ ہی فرمایا گیا۔ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ۔ کہ قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلائی جائے، وہ ایک باعظمت کتاب ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے۔

طارق

سورۃ: ۸۶

سورۂ طارق میں انسانوں کے اعمال لکھنے پر فرشتوں "کراماً کاتبین" کے تقرر

Marfat.com

کا ذکر ہے جس میں ہر انسان کا ہر ہر عمل محفوظ ہے اور نامۂ اعمال میں لکھا ہوا ہے جو قیامت کے روز دکھایا جائے گا اور فرمایا گیا کہ قیامت کا وقوع یقینی ہے۔ پھر قرآن حکیم کے بارے میں فرمایا گیا۔ انه لقول فصل ۔ قرآن حکیم ایک قولِ فیصل ہے جو حق و باطل میں فیصلہ کرتا ہے جس میں شک و شبہ کی کچھ گنجائش نہیں ہے ۔

سورۃ ۸۷: اعلیٰ

سورۂ اعلیٰ میں اللہ کی تسبیح بیان کرنے کا حکم دیا گیا اور فرمایا گیا۔ قد افلح من تزکی ۔ جس شخص نے تزکیہ کیا وہ بامراد ہوا۔ پھر منکرینِ قرآن سے کہا گیا کہ تم آخرت کی زندگی پر دنیا کی چند روزہ زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ والآخرۃ خیر و ابقی حالانکہ آخرت بہتر اور قائم رہنے والی ہے۔ اور یہ بات قرآن ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ اس سے پہلے آسمانی صحیفوں میں بھی یہی بات سمجھائی گئی ہے ۔

سورۃ ۸۸: غاشیہ

سورۂ غاشیہ میں پھر واقعۂ قیامت کی خبر دی گئی کہ بہت سے چہرے اس روز ذلیل و درماندہ ہوں گے اور آتشِ سوزاں میں داخل ہوں گے اور گرم کھولتا ہوا پانی پلائے جائیں گے۔ اس کے برخلاف بہت سے چہرے اُس روز پُر رونق اور اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش ہوں گے۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تسلی دی گئی کہ آپ صرف ان منکرین کو نصیحت کر دیا کیجیے۔

Marfat.com

لست علیھم بمصیطر۔ آپ اُن پر داروغہ مقرر نہیں کیے گئے جو رُوگردانی اور کفر کرے گا آخرت میں سزایاب ہوگا، آخر کو ان سب کو ہمارے پاس آنا ہے اور ہم ان سے حساب وکتاب لیں گے۔

سورۃ: ۸۹

فجر

سورۂ فجر میں فجر اور بعض دوسری چیزوں کی قسم کھاتے ہوئے قومِ عاد وثمود اور فرعون کے انجامِ بد سے آگاہ کرتے ہوئے ان لوگوں کی مذمّت کی گئی جو یتیم کی عزّت نہیں کرتے، محتاجوں کو کھانا کھلانے کی تاکید نہیں کرتے اور مُردے کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہیں۔ اور مال سے خوب جی بھر کر پیار کرتے ہیں۔ اور جب ایسے لوگ دوزخ میں داخل کیے جائیں گے تو کہیں گے کاش ہم کچھ نیک عمل اس دن کے لئے آگے بھیج دیتے۔

سورۃ: ۹۰

بلد

سورۂ الفجر کے بعد سورۂ بلد کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سورۃ میں شہر مکّہ کی قسم کھا کر پیشگوئی فرمائی گئی کہ اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے۔ چنانچہ فتح مکّہ کے دن آنحضرتؐ کے لئے مکّہ میں لڑائی حلال ہوگئی تھی۔

پھر انسان کی تخلیق کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ انسان کو بڑی مشقّت میں پیدا کیا گیا اور اس سے ضرور باز پُرس ہوگی۔ پھر فرمایا گیا کہ صاحبِ ایمان ایک دوسرے پر رحم کرنے والے اور ترکِ ظلم کی فہمائش کرنے والے ہی جنّت میں داخل کیے جائیں گے۔

Marfat.com

سورۃ: ۹۱

شمس

سورۂ شمس میں بھی سورج، چاند، آسمان و زمین اور دوسری کئی چیزوں کی قسم کھا کر ثمود کے انجامِ بد سے باخبر کیا گیا اور فرمایا گیا۔ قد افلح من زکاھا وقد خاب من دسھا۔ کہ جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ بامراد ہوا اور جس نے اپنے نفس کو فسق و فجور میں ڈالے رکھا وہ نامراد ہوا۔

سورۃ: ۹۲

لیل

سورۂ لیل میں بھی بعض چیزوں کی قسم کھاتے ہوئے خبردار کیا گیا کہ جس نے بُخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا اور بے پرواہ رہا، اور بھلی بات کو جھوٹ جانا، وہ سختی میں مبتلا کر دیا جائے گا اور جو اپنے مال کو اپنا دل پاک کرنے کی خاطر اللہ کی راہ میں صرف اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے، ایسا شخص عنقریب خوش ہو گا۔

سورۃ: ۹۳

ضحیٰ

سورۂ ضحیٰ میں بھی بعض چیزوں کی قسم کھاتے ہوئے یتیم کو دبانے اور سائل کو جھڑکنے سے منع فرمایا گیا او ۰ ما بنعمۃ ربک فحدث۔ اللہ کا احسان یاد کرنے کی ہدایت کی گئی۔

Marfat.com

انشراح

سورۃ ۹۴

سورۂ انشراح میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے صدر مبارک کی کشادگی یعنی علم وسیع اور تحمل و بردباری کی دولت سے نوازے جانے اور آپ کا آوازۂ شہرت بلند کئے جانے کا ذکر ہے اور فرمایا گیا۔ فاذا فرغت فانصب والی ربک فرغب ۔ کہ جب تبلیغ کے کاموں سے فارغ ہو جایا کریں تو اللہ کی طرف دل لگایا کیجئے۔

تین

سورۃ ۹۵

سورۂ التین میں انسان کے بہترین اندازے پر پیدا کئے جانے اور فسق و فجور کے سبب اس کے سب سے نچلے درجہ میں پھینکے جانے کا ذکر ہے۔ ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ فلھم اجر غیر ممنون۔ ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے۔

علق

سورۃ ۹۶

سورۂ علق اقراء سے مالم یعلم تک پہلی وحی ہے جس سے علم کی فضیلت واضح کی گئی اور نماز پڑھنے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کی ہدایت کی گئی۔

Marfat.com

قــدر

سورۃ: ۹۷

سورۂ قدر میں شبِ قدر میں نزولِ قرآن کا ذکر کیا گیا اور اس رات کی فضیلت بیان کی گئی۔

بیّنہ

سورۃ: ۹۸

سورۂ البیّنہ میں خاص اللہ کی عبادت کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہنے کا ذکر ہے اور کفار و مشرکین اور منکرین اہلِ کتاب کے دوزخ میں رہنے اور ایمان و عملِ صالح والوں کے لئے جنتِ عدن کی خوش خبری دی گئی اور جن سے اللہ کے راضی ہونے اور جن کے اللہ سے راضی ہونے کی بشارت دی گئی۔ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ یہ رضا اُس کو ملتی ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

زلزال

سورۃ: ۹۹

سورۂ زلزال میں قیامت رُونما ہونے کی خبر کے ساتھ فرمایا گیا۔ فمن یعمل مثقال ذرۃٍ خیراً یّرہ، ومن یعمل مثقال ذرۃٍ شرّاً یّرہ۔ جس نے دنیا میں ذرہ بھر بھی بھلائی یا بُرائی کی وہ اسے وہاں آخرت میں دیکھ لے گا۔

Marfat.com

سورۃ: ۱۰۰ عادیات

سورۂ عادیات میں انسان کے ناشکرے ہونے کی خبر دی گئی اور فرمایا گیا کہ وہ مال کی محبّت میں بہت پکا ہے۔

سورۃ: ۱۰۱ قارعہ

اور پھر سورۂ قارعہ میں بھی قیامت کا ذکر کیا گیا کہ اُس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ اُدن کے گالوں کی طرح پھریں گے۔ جس شخص کے ایمان کا وزن بھاری ہوگا وہ خاطر خواہ آرام میں ہوگا اور جس کے ایمان کا پلّہ ہلکا ہوگا اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

سورۃ: ۱۰۲ تکاثر

سورۂ تکاثر میں مال کی محبّت کی مذمّت بیان کی گئی کہ ان لوگوں کو مال کی حرص نے غفلت میں ڈال رکھا ہے اور کثرتِ مال ان کو ہلاک کر دے گی۔

سورۃ: ۱۰۳ عصر

سورۂ عصر میں زمانہ کی قسم کھا کر انسان کے خسارہ میں ہونے کا پتہ دیا گیا مگر صاحبِ ایمان، صاحبِ عمل، صاحبِ تلقینِ حق اور صبر لوگوں کو اس سے مستثنٰی قرار دیا گیا۔

Marfat.com

سورہ: ۱۰۴

ھمزہ

سورۂ ہُمزہ میں ایسے شخص کی جو عیب جُو اور طعنہ دینے والا ہو اور مال کو حرص کے سبب سمیٹ کر رکھتا ہو اور اس پر فخر کرتا ہو جیسے کہ وہ مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا، سخت مذمّت بیان کی گئی اور اُسے روند ڈالنے والی آگ میں ڈالے جانے کا ذکر فرمایا گیا۔

سورہ: ۱۰۵

فیل

سورۂ فیل میں اصحابِ فیل کے واقعہ کا مختصراً بیان ہے کہ انہوں نے بیت اللہ کو مسمار کرنے کے لئے ہاتھیوں کے ساتھ جو چڑھائی کی تو اللہ نے معمولی پرندوں کے ذریعے عذابِ آسمانی نازل کر کے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔

سورہ: ۱۰۶

قریش

سورۂ قریش میں قریش کو خانۂ کعبہ کے اس مالک کی عبادت کرنے کی تلقین کی گئی جس نے ان کو بھوک اور خوف سے نجات بخشی۔

سورہ: ۱۰۷

ماعون

سورۂ ماعون میں ان لوگوں کی مذمّت بیان کی گئی جو یتیم کو دھکّے دیتے ہیں اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کی تاکید نہیں کرتے، اپنی نمازوں سے بے خبر

Marfat.com

ہیں یعنی نمازیں چھوڑ بیٹھتے ہیں اور ریاکاری کرتے ہیں، اور برتنے کی چیز عاریتہً نہیں دیتے۔

سورۃ ۱۰۸

کوثر

سورۂ کوثر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو جنّت میں حوضِ کوثر عطا کئے جانے کا ذکر ہے اور نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کی تلقین ہے۔

سورۃ ۱۰۹

کافرون

سورۂ کافرون میں شرک و توحید کے درمیان خطِ امتیاز کھینچا گیا ہے کہ توحید و شرک آپس میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو ارشاد ہوا کہ کہہ دیجیے کہ تم کو تمہاری خودساختہ راہ شرک، اور مجھ کو میری اللہ کی بتائی ہوئی راہ توحید مبارک! خدا کے قانونِ توحید میں شرک کی آمیزش اور کسی قسم کی مصالحت (COMPROMISE) کی کوئی گنجائش نہیں۔

سورۃ ۱۱۰

نصر

سورۂ نصر میں فتح اور لوگوں کے جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام ہونے کی خوش خبری دی گئی اور اللہ کی تسبیح بیان کرنے اور استغفار کرنے کی تلقین کی گئی۔

Marfat.com

سورة: ۱۱۱

لھب

سورہ لہب میں ابولہب کی شدید مذمّت بیان کی گئی جو ہمیشہ اور سب سے بڑھ کر آپؐ کے درپئے آزار تھا۔ ساتھ ہی اُس کی بیوی کی بھی مذمّت کی گئی جو آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔

سورة: ۱۱۲

اخلاص

سورۂ اخلاص توحید کا مغز اور قرآن کی رُوح ہے جس میں اللہ کی احدیت اور صمدیت کا مختصر مگر جامع ترین بیان ہے۔

سورة: ۱۱۳ فلق — سورة: ۱۱۴ ناس

فلق ناس

آخر میں دو سورتیں سورۂ فلق اور سورہ الناس جن کو معوذتین بھی کہا جاتا ہے، ان سورتوں میں استعاذہ یعنی اللہ سے پناہ مانگنے کا بیان ہے ان دونوں سورتوں کا حاصل اللہ پر مکمّل بھروسے اور توکّل کی تعلیم ہے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ معوذتین یعنی یہ دونوں سورتیں ہر قسم کی دنیاوی اور دینی آفات سے حفاظت کا مضبوط قلعہ ہیں۔

تم بحمدہ وفضلہ وکرمہ وعونہ خلاصۃ مضامین القرآن وللہ الحمد اولہ وآخرہ۔

اللہ تعالیٰ قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس خلاصہ کے لکھنے اور بیان کرنے میں جو تقصیر ہوئی ہو، اس کو

Marfat.com

معاف فرمائے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون، وسلام
علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

Marfat.com

خلاصہ مطالبِ قرآن

جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن

سوغاتِ حُرمت

Marfat.com